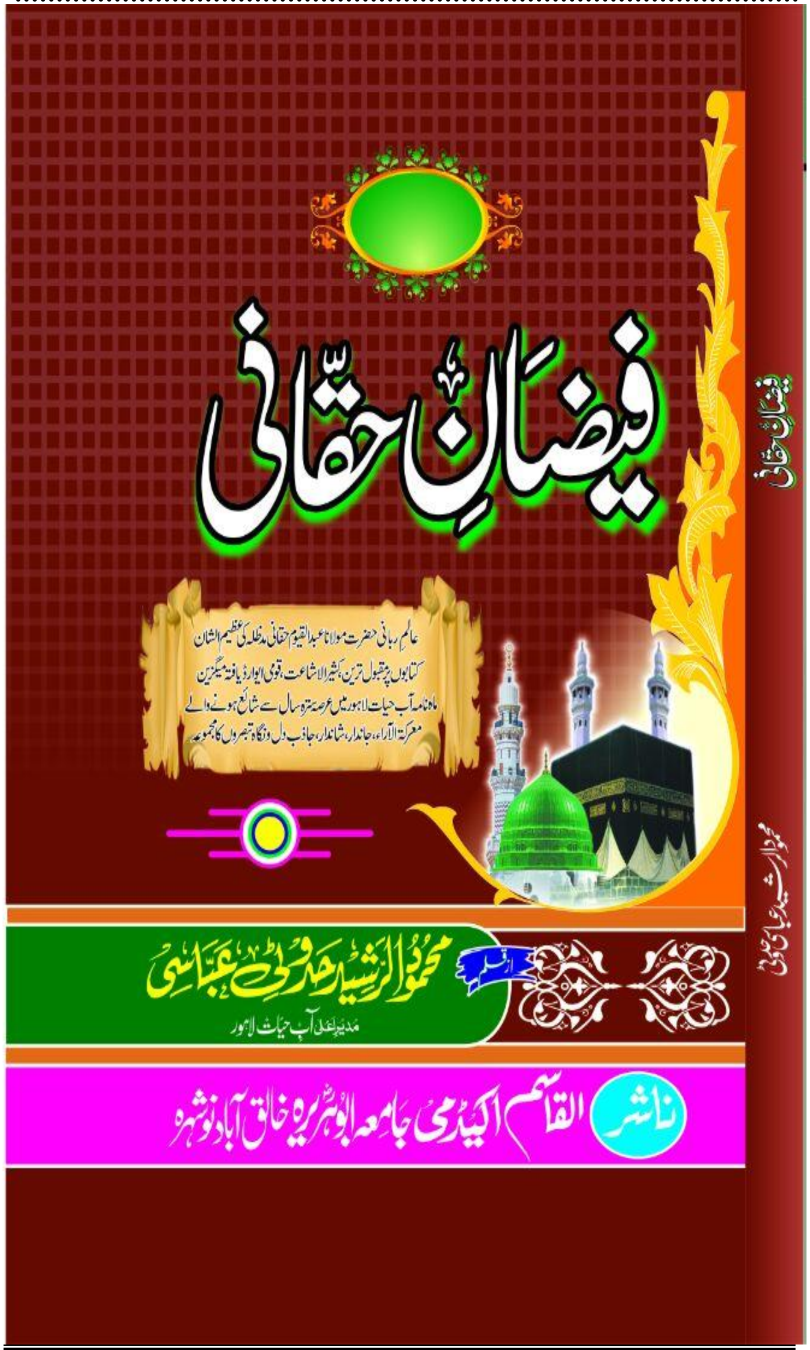
فیضانِ حقانی
عالمِ ربانی حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کی عظیم الشان
کتابوں پر مقبول ترین، کثیر الاشاعت، قومی ایوارڈ یافتہ میگزین
ماہنامہ آبِ حیات لاہور میں عرصہ سترہ سال سے شائع ہونے والے
معرکۃ الآراء، جاندار، شاندار، جاذبِ دل و نگاہ تبصروں کا مجموعہ
از قلم
محمود الرشید حدوٹی عباسی
مدیر اعلیٰ آبِ حیات لاہور
ناشر
القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

تَبْصِرَۃً وَّ ذِکْرٰی لِکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ

فیضانِ حقانی

رشحاتِ قلم

حضرۃ مولانا محمود الرّشید حدوٹی صاحب حفظہ اللہ

مدیر اعلیٰ ماہنامہ آبِ حیات، لاہور

عالم ربانی، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کے قلم حقیقت رقم سے تحریر کی جانے والی کتب پر کثیر الاشاعت، قومی ایوارڈ یافتہ میگزین ماہ نامہ آب حیات لاہور اور ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور میں شائع ہونے والے تبصروں پر مشتمل تحریروں کا خوب صورت مجموعہ۔

ناشر
القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ

ضابطہ

نام کتاب...........................فیضان حقانی

رشحات قلم...........................مولانا محمود الرشید حدوٹی حفظہ اللہ

کمپوزنگ...........................ادارہ آب حیات لاہور

تزئین و آرائش...........................فاروق اعظم حفظہ اللہ

طابع...........................ڈاکٹر طاہر مسعود حفظہ اللہ

مطبع...........................عبداللہ پریس ریٹی گن روڈ لاہور

تاریخ طباعت...........................اکتوبر 2017ء

تعداد........................... 1000

قیمت...........................

ناشر...........................القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ

ملنے کے پتے

☆ ادارہ آب حیات، غوث گارڈن 2، جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ
صدیقی ٹرسٹ، صدیقی ہاؤس، المظفر اپارٹمنٹ 458 گارڈن ایسٹ، لسبیلہ چوک کراچی
مکتبہ رشیدیہ سردار پلازہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ ☆ جدید مکتبہ رشیدیہ محلہ جنگی پشاور
☆ مکتبہ فاروق اعظم، اوقاف پلازہ باچہ خان چوک چارسدہ
☆ کتب خانہ رشیدیہ، مدینہ کلاتھ مارکیٹ، راجہ بازار راولپنڈی
☆ مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی، کراچی ☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد۔ ☆ مکتبہ عثمانیہ کمیٹی چوک راولپنڈی
☆ جامعہ دار القرآن علیوٹ۔ مری۔ ☆ جامعہ ابوہریرہ، چنوں موم سیالکوٹ

تَبۡصِرَةً وَذِكۡرٰى لِكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ

فیضانِ حقانی

رشحاتِ قلم

شَیخُ الحَدِیثِ وَالتَّفسِیر، اُستَاذُ العُلَمَاءِ

حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب حفظہ اللہ

خلیفہ مجاز بیعت

عارفِ وَقت، پیر طَرِیقَت، مُخلِصُ المِلَّت، حَضرَت اَقدس

ڈاکٹر شاہ عبدُ المُقِیم صاحب دامت برکاتہم العالیہ

خلیفہ مجاز

شَیخُ العَرَب وَالعَجَم، عَارِف بِاللہ، مُجَدِّدِ زَمَانَہ

حضرت اقدس حکیم شاہ محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد

نوشہرہ۔ صوبہ کے پی کے

منظوم تأثرات بر حقانی نقوش

از : مولانا حافظ محمد ابراہیم فانیؔ

کس قدر پُر رنگ ہیں پُرکیف حقانی نقوش
ثبت ہیں لوحِ زمانہ پر یہ تابانی نقوش

ترجمانِ دینِ قیم ہے یہ حقانی قلم
اس کی تابانی میں اللہ ہو اضافہ دم بدم

دُھوم ہے سارے وطن میں تیری تصنیفات کی
بات ہی کچھ اور ہے اب ایسی تالیفات کی

آب زَر سے لائقِ تحریر تیری ہر کتاب
اس کا ہر اِک نقش گویا انتخابِ لاجواب

کی عطا تجھ کو قلم اللہ نے معجز رقم
مرحبا صد مرحبا نظرِ عنایت یہ کرم

تیری ہر تصنیف ہے گنجینۂ علم و ادب
مل گئی ان کو یہ شہرت چار سو بر ایں سبب

کس قدر پُرکیف یہ رعنائی تحریر ہے
ذہن و دل کے واسطے جو باعثِ تنویر ہے

تا ابد قائم قلم کی تیری جولانی رہے
جاوداں فانیؔ یہی انعامِ ربانی رہے

فہرستِ مضامین

پیش لفظ	17
اپنی بات	22
آثارِ صالحہ	27
آفتابِ نبوت کی ضیاء پاشیاں	28
ارمغانِ فانی	29
اسلام میں اجتہاد اور مذہب غیر پر فتویٰ وعمل	31
اسلام میں داڑھی کا مقام	32
اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال	33
اسلامی آدابِ زندگی	34
اسلام کا نظامِ سیاست وحکومت (1۔2)	35
اعترافِ ذنوب مع اعترافِ قصور	37
الامام الکبیر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ	38
الفقہ فی السندھ (فقہائے سندھ اور ان کی فقہی خدمات)	39
مطبوعاتِ القاسم اکیڈمی نمبر	40
ماہنامہ القاسم کا سیّد سلیمان ندوی نمبر	41

ماہنامہ القاسم کا سیّد ابوالحسن علی ندوی نمبر------------------ 42
المصنّفات فی الحدیث------------------ 43
امام ابوحنیفہ پر اعتراضات کا علمی جائزہ------------------ 44
امام اعظم ابوحنیفہؒ------------------ 45
امام لاہوریؒ کے رسائل------------------ 45
اماں جی------------------ 47
انوارِ حق (1)------------------ 48
اے زائرحرم------------------ 49
اکابر کی شامِ زندگی------------------ 50
امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ------------------ 50
برگِ سبز------------------ 51
بزمِ منور------------------ 52
بنیاد کا پتھر------------------ 53
تاریخی شاہی مسجد کچھی اور آثارِ صالحین------------------ 55
تحفۃ الاسلام یعنی تفسیر سورۃ الفاتحہ------------------ 57
تذکرۃ المصنفین وتراجم العلماء------------------ 58
تذکرہ مشاہیر چودھوان ------------------ 58
تذکرہ وسوانح سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ------------------ 59
تذکرہ وسوانح علامہ شبیر احمد عثمانیؒ------------------ 61

تذکرہ وسوانح مولانا محمد احمدؒ ---------- 61
تذکرہ وسوانح مولانا ابوالکلام آزادؒ ---------- 62
توضیح السنن ---------- 63
جمالِ انور (تذکرہ وسوانح علامہ انور شاہ کاشمیریؒ) ---------- 64
جمالِ یوسف (سوانح مولانا سیّد یوسف بنوریؒ) ---------- 65
حسن انتخاب ---------- 65
حقانی تبصرے ---------- 66
حقانی وظائف ---------- 67
خصائل نبوی کا دلآویز منظر ---------- 68
درر فرائد ترجمہ وشرح جمع الفوائد ---------- 69
درسِ علم وعرفان ---------- 70
دفاع امام ابوحنیفہؒ ---------- 70
روئے زیبا کی تابانیاں ---------- 71
ساعتے با اہل حق ---------- 72
سراغِ زندگی ---------- 73
سفرنامہ دہلی ---------- 74
سوانح حضرت مولانا مفتی محمودؒ ---------- 74
سوانح حیات سیّد احمدؒ ---------- 76
سوانح شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی ---------- 76

سوانح حضرت مولانا عبدالحق ---------------------- 77

سیرت وسوانح حضرت لاہوریؒ ---------------------- 78

شاہِ کونین کی شہزادیاں ---------------------- 79

مقدمہ صحیح مسلم ---------------------- 80

شرح صحیح مسلم شریف (اُردو) ---------------------- 84

شرح صحیح مسلم جلد سوئم ---------------------- 85

شرح مسلم شریف جلد چہارم ---------------------- 86

شرح مسلم شریف جلد پنجم ---------------------- 88

شرح مسلم شریف جلد ششم ---------------------- 89

شرح مسلم شریف جلد ہفتم ---------------------- 92

شرح مسلم شریف جلد ہشتم ---------------------- 94

شرح مسلم شریف جلد نہم ---------------------- 95

شرح مسلم شریف جلد دہم ---------------------- 96

شرح شمائل ترمذی ---------------------- 98

شمائل نبوی کا ایمان افروز مرقع ---------------------- 99

شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالکریم کلاچویؒ ---------------------- 100

عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن ---------------------- 102

عکس جمیل ---------------------- 104

فانی زندگی کے چند ایام ---------------------- 105

فتنۂ انکارِ حدیث
105
قدرِ زَر
106
قرض کے فضائل، مسائل اور احکام
107
قلم و قرطاس نمبر
108
قلم و کتاب نمبر
108
کشکولِ معرفت
109
کعبہ مرے آگے
110
گل صد پارہ
111
گنبد خضریٰ کے سائے میں
112
مآثر و مکاتیب
113
ماہنامہ الحق خاص نمبر
114
ماہنامہ القاسم کا تعلیم و تربیت نمبر
114
ماہنامہ القاسم کا مفتی اعظم نمبر
115
ماہنامہ القاسم کا مولانا سیّد اسعد مدنی نمبر
116
ماہتابِ نبوت کی ضوافشانیاں
117
محبوبِ خدا کی دلربا ادائیں
117
مرج البحرین فی تذکرۃ الشیخین
118
مسائل قربانی
120
معجزاتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
121

معرکہ صلیب وطالبان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 121
مفکر اسلام مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 123
مکاتیب الکریم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 123
مکاتیب طالب الہاشمیؒ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 124
مکاتیب مولانا یوسف خانؒ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 124
مکتوباتِ حقانی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 125
موبائل فون کے شرعی احکام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 126
مولانا ابوالکلام آزادؒ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 127
مولانا حسین احمد مدنیؒ (سوانح وافکار) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 128
مولانا سمیع الحق: حیات وخدمات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 130
نقوشِ زندگی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 131
واقعاتِ حیرت انگیز، امام ابوحنیفہؒ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 132
والد کا پیغام اولاد کے نام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 132
وفا شعار خواتین ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 133
یادگار روح پرور اجتماع ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 134
مکاتیب مولانا حقانی بنام مولانا حدوٹی (مکتوب اوّل) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 134
مکتوبِ دوم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 135
مکتوبِ سوئم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 136
مکتوبِ چہارم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 137

مکتوبِ پنجم ---------- 137
مکتوبِ ششم ---------- 138
مکتوبِ ہفتم ---------- 138
مکتوبِ ہشتم ---------- 139
مکتوبِ نہم ---------- 139
مکتوبِ دہم ---------- 140
مکتوبِ یازدہم ---------- 140
مکتوبِ دوازدہم ---------- 141
مکتوب سیزدہم ---------- 141
مکتوبِ چہاردہم ---------- 142
مکتوبِ پانزدہم ---------- 142
مکتوب شانزدہم ---------- 143
مکتوب ہیجدہم ---------- 143
مکتوب ہشدہم ---------- 144
مکتوب نوزدہم ---------- 145
پسرانِ مولانا عبدالقیوم حقانی کے مکتوبات ---------- 145
(مکتوب بست) حضرت مولانا محمد قاسم حقانی صاحب ---------- 145
(مکتوب بست و یک) مولانا محمد طیب حقانی صاحب کا مکتوبِ گرامی ---------- 146
(مکتوب بست و دو) القاسم اکیڈمی کے رُکن رکین مولانا نوراللہ کا مکتوبِ گرامی ۔ 147

حقانی تبصرے ---------- 149

ماہنامہ آبِ حیات کے صلاۃ وسلام نمبر ---------- 150

تفسیر حدوٹی یعنی مطالعہ قرآن پر مولانا عبدالقیوم حقانی کا ایمان افروز تبصرہ --- 151

حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر مولانا حقانی کا شاندار تبصرہ ---------- 154

سلطان القلم، علامۂ زماں، حضرت العلام مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کی جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور آمد ---------- 157

منظوم کلام برائے آبِ حیات لاہور، ماہنامہ آبِ حیات لاہور ---------- 159

آبِ حیات ---------- 161

مولانا پیر بابر خان عباسی، لورہ ضلع ایبٹ آباد ---------- 161

آبِ حیات (ڈاکٹر محمد ادریس ارشاد) ---------- 162

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی کی چند شاہکار تصانیف --- 163

مقدمہ

الحمد لحضرة الجلالة والصلوٰة والسلام علی خاتم الرسالة ۔

ماہنامہ ''آبِ حیات'' کے مدیر شہیر حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی کی فروغِ علم وادب، ترویج قلم وکتاب اور تاریخ وتحقیق کے لئے مساعی بے مثال ہیں۔ انہوں نے علوم ومعارفِ اسلامی کی حفاظت وترویج کے لئے نہ جانے کتنے کتب خانے اپنے انداز میں کھنگال ڈالے، نہ جانے کتنے گم گشتہ علمی آثار کا سراغ لگایا اور ان کی چمک دمک سے دامنِ قرطاس کو سجایا، سنوارا، اور اپنے طرزِ عمل سے بہ توفیق الٰہی انہیں نئی زندگی عطا کی۔ تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، تصوف، جہاد، تذکرہ اور ادب......الغرض متنوع موضوعات پر لکھا اور ہر موضوع پر دادِ تحقیق وصول کی، جس کی ترقی وکمال، بلند علمی معیار اور سج دھج کا چرچا چار دانگ عالَم میں پھیلا ہوا ہے، ان کا شمار اسلامی صحافت کے علمبرداروں، منجھے ہوئے ادیبوں، محقق مصنّفین، معتدل مفسرین اور اُردو ادب کے زود نویس درخشاں ستاروں میں ہوتا ہے بلکہ بیسیویں صدی کے اس دور میں تو انہیں ایک بڑے معروف محقق، معتدل مصنف، منجھے ہوئے مؤرخ وادیب اور زود نویس قرار دینے میں کوئی تأمل نہیں ہونا چاہئے کہ اس پُر آشوب زمانے میں درسِ نظامی کی تدریس وترویج، قرآن کی تفسیر، حدیث کی توضیح، قدیم علوم اور اسلامی اخلاقیات وآداب سے مزیّن، سلف صالحین، اکابر وعمائدین کی تاریخ، مشن اور اہداف کو سپردِ قرطاس کرنے، اپنے شاہکار، ادارتی کالموں، اور چھوٹی

بڑی ہمہ جہتی موضوع پر جامع کتابوں کے ذریعے نوجوان نسل کی اُنگلی پکڑ کر انہیں، قرآن کی تفسیر، حدیث کی تشریح پڑھانا، اپنی عالی مرتبت' اکابر، اساتذہ اور بزرگوں' نیک سیرت اجداد اور عظیم اولیاءِ کرام سے علمی و کتابی اور روحانی ملاقات کرانے اور ان کے شفیق محسن اور مخلص مربی ہونے میں کوئی دوسری بلند پایہ ادبی شخصیت ان کے ہم پلہ دکھائی نہیں دیتی۔

مولانا حدوئی یقیناً ایک غیر معمولی عالم اور ہمہ جہت شخصیت کے حامل اِنسان ہیں۔ درس و تدریس' صحافت' تصنیف و تالیف اور اُردو زبان و ادب کے حوالے سے اپنے معاصرین میں ایک نابغہ شخصیت ہیں وہ علامہ اقبالؒ کے اِس شعر کی سچی تعبیر ہیں............

یقین محکم ، عمل پیہم ، محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

اُردو کتابوں اور اُردو کے فروغ میں اُردو اخبارات اور جرائد کا رول جتنا اہم ہے، اس سے کہیں زیادہ اہم رول اُردو کے فروغ میں دینی مدارس' ان کے اساتذہ وفضلاء اور دینی رسائل کا بلکہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ دینی مدارس اور دینی جرائد کا وجود ہی اُردو زبان' اُردو تہذیب و ثقاہت کے فروغ اور اس کی بقا کا ضامن ہے تو بے جا نہیں ہوگا۔

مولانا حدوئی جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل و سابق مدرس' حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالمقیم مدظلہٗ کے خلیفہ مجاز' اور اب خیر سے جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور کے بانی و مہتمم ہیں۔ ان کی تمام تر تحریروں میں جہاں علم و تحقیق کی سلسبیل پوری آن بان کے ساتھ رواں رہتی ہے وہیں ان کے لفظ لفظ سے لسانی اور ادبی لطافتوں کی شاداب کائنات بھی بسی ہوتی ہے، وہ اپنی افتادِ طبع کے موافق ہمیشہ ایسے ہی موضوع پر قلم کو جنبش دیتے ہیں جو علمی دنیا کے لئے دلچسپ اور اچھوتا ہو اور جس سے ان کے ذوقِ جستجو کو بھی سیرابی حاصل ہو، چنانچہ ان

کے گہر فشاں قلم سے نکلنے والی اسلامی نظامِ حیات، معارف القرآن (۶ رجلد)، اسلام میں عورت کا مقام "حديقة الحضارة في العربية المختارة" ،اسلام کا معاشی نظام، اسلام اورعورت، عورت کی حکمرانی، مطالعہ قرآن جیسی کتابیں اُردو کے علمی و دینی لٹریچر میں گراں قدر اضافے کی حیثیت رکھتے ہیں اور متعلقہ موضوعات سے دلچسپی رکھنے والوں کی قلبی تسکین کا مکمل سامان کرتی ہیں۔ کتاب کے آخر میں موصوف کے مطبوعہ کتب کا اِشتہار بھی شریک اشاعت ہے۔

جدید مطبوعات پر تبصرے بھی ان کا ایک پسندیدہ موضوع اور فنی حوالے سے دلچسپ عنوان ہے۔ اس حوالے سے بھی مولانا حدوئیؒ کی انتہائی جامع محقق اور بلند ادبی تحریریں تاریخی، دستاویزی اور ادبی اسلوب کی نمائندہ تحریریں ہیں جو علمی اور مطالعاتی حلقوں سے زبردست خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

مولانا حدوئیؒ سے جب تعارف ہوا تب سے انہیں بے حد شفیق، خلیق اور اپنے قریب پایا۔ ''فیضانِ حقانی'' بھی ان کی ایک محبانہ ومشفقانہ ادا ہے، علم کی قدر دانی، کتاب نوازی ان کی فطری نہاد ہے۔ ''فیضانِ حقانی'' اس کا ایک مظہر ہے۔ کتاب مرتب صورت میں دیکھی اور ایک سفر میں مکمل پڑھ ڈالی تو بے اختیار دِل سے دُعائیں نکلیں۔ میں اسے اپنے لئے دُنیا میں استناد اور آخرت میں نجات کا وسیلہ سمجھتا ہوں۔

مولانا حدوئیؒ صاحب کو پڑھنے والے جانتے ہیں اور سمجھنے والے یقین رکھتے ہیں۔ آپ اگر پہلی مرتبہ انہیں پڑھ رہے ہیں تو یقیناً آپ کا وجدان بھی شہادت دے گا کہ مولانا حدوئیؒ گہر اعلم، متوازن فکر اور بیدار شعور رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کی تحریروں میں معلومات کا وفور، افکار وخیالات میں حد درجہ سنجیدگی، توازن اور حالات ومسائل حاضرہ کا

بھرپور تجزیہ پایا جاتا ہے اور قلم سے طویل رفاقت رکھنے کی بناء پر الفاظ کا زیاں بھی ان کے یہاں سرے سے دیکھنے کو نہیں ملتا وہ جچے تلے الفاظ میں جچی تلی رائے پیش کرنے کے عادی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کا قلم الفاظ کی بھول بھلیوں اور تعبیرات کی جنگل بندیوں میں قاری کو غلطاں و پیچاں نہیں کرتا بلکہ ضرورت کے بہ قدر الفاظ اور برمحل مناسب تعبیرات کے ذریعے اس کے ذہن و دماغ کی آسودگی اور قلب و روح کی آبیاری کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔

میں اپنے حوالے سے مولانا حدوٹی صاحب کا ہر جملہ، اپنے لئے دُعا سمجھتا ہُوں اور دست بہ دُعا ہوں کہ واقعتاً بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس کا اہل بنا دے اور حضرت حدوٹی صاحب کو ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ کے بدلے کروڑوں اجر و ثواب عطا فرمادے۔

و صلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و آلہٖ و صحبہٖ اجمعین۔

عبدالقیوم حقانی

صدر القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ

خالق آباد نوشہرہ کے پی کے

۲رذی الحجہ ۱۴۳۸ھ/۲۴راگست ۲۰۱۷ء

پیش لفظ

شیخ الحدیث والتفسیر، عالم ربانی، شیر یزدانی، حضرت مولانا عبد القیوم حقانی مد ظلہ العالی کے مبارک قلم سے اس وقت تک درجنوں کتابیں لکھی جاچکی ہیں، ان کی حقیقت بین نگاہوں نے اس وقت تک ہزاروں صفحات پر مبنی کتب کو دیکھ لیا ہے، ان کے دل ودماغ پر اپنے اسلاف اور اکابرین کی تحریروں کے نقوش کندہ ہو چکے ہیں، وہ ہزاروں کتابوں کی ورق گردانی کر چکے ہیں، ہزاروں صفحات پڑھے اور لکھے گئے ہیں، ان کی کتابوں میں مسلم شریف، شمائل ترمذی، توضیح السنن جیسی معرکۃ الآراء درسی کتابیں بھی ہیں، اور دفاع امام ابو حنیفہ اور سراغ زندگی جیسی دلچسپ کتابیں بھی ہیں، وہ ایک طرف مدرس ہیں اور دوسری طرف شعلہ نوا خطیب بھی ہیں، وہ ایک طرف ماہ نامہ القاسم کے مدیر المہام بھی ہیں اور دوسری طرف جامعہ ابوہریرہ کے رئیس الاہتمام والانصرام بھی ہیں، وہ ہزاروں لوگوں کے دلوں میں بستے ہیں اور ہزاروں لوگوں کی عقیدت ومودت کا مرکز ومحور بھی ہیں۔

ان کے چاہنے والوں میں عامۃ الناس بھی ہیں اور علمائے امت بھی، ان کے قدر دان خطباء بھی ہیں اور ارباب علم ودانش بھی، ان کے حق میں لکھنے والے عالم لکھاری بھی ہیں اور علمائے حق بھی، ان کی کتابوں پر پاکستان بھر کے دینی جرائد اور رسائل پر وقفے وقفے سے تبصرے شائع ہوتے رہتے ہیں۔

مگر سب لوگوں کے تبصرے ایک طرف، ان میں سب سے زیادہ فوقیت جس شخص کے قلم اور تبصروں کو حاصل ہے وہ ہیں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی مد ظلہ العالی۔

یہ کتاب جو اس وقت آپ حضرات کے ہاتھوں میں جگمگا رہی ہے حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی مد ظلہ العالی ہی کے رشحات قلم ہیں، انہوں نے جب سے ماہ نامہ

آب حیات لاہور شروع کیا ہے تب سے اب تک مسلسل وہ القاسم اکیڈمی کی طرف سے شائع کردہ کتابوں پر دل کھول کر فراخدلانہ تبصرے کر رہے ہیں۔

یہ کتاب شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی مدظلہ العالی کے بے باک، لاجواب، جاندار، شاندار اور دل کو موہ لینے والے مبنی بر حقیقت تبصرے ہیں، جو انہوں نے حضرت الاستاذ، عالم ربانی، مصنف حقانی، شیر ربانی حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم العالیہ کی کتابوں پر گزشتہ سترہ سالوں میں کیے ہیں، گویا کہ ان دونوں بزرگوں کے درمیان گزشتہ دو دہائیوں سے اتنا قرب ہے کہ وہ ایک دوسرے کی تحریریں نہ صرف پڑھ رہے ہیں بلکہ تائید وتوثیق سے نواز کر عامۃ الناس کی خدمت میں مطالعہ کے لیے روانہ کرتے رہے ہیں، یہ مولانا حدوٹی مدظلہ کے وہ تبصرے ہیں جن میں کور چشموں کے لیے سرمہ بصیرت کا سامان موجود ہے۔

مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب کی زیر ادارت ماہ نامہ آب حیات لاہور نے سن ۲۰۰۰ء میں اپنے صحافتی سفر کا آغاز کیا تھا، اس کے بعد مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب اور مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کے درمیان قرب اور محبت کی فضاء قائم ہوتی گئی، پھر یہ رشتہ روز بروز مضبوط سے مضبوط تر ہوتا رہا، دونوں طرف سے انس ومحبت کے جذبات بڑھتے اور ابھرتے رہے، قلمی دوستی اور ایک دوسرے کے قلمی کام کی تائید اور توثیق کی ایک قابل رشک داستان رقم ہوتی رہی، جو اس دور میں قابل تقلید عمل ہے۔

ورنہ کوئی ادارہ کسی ادارے کے کام کو، کوئی شخص کسی شخص کے کام کو، کوئی عالم کسی عالم کے کام کو سراہنے اور داد دینے کے لیے تیار نہیں ہے، مگر مولانا محمود الرشید حدوٹی مدظلہ نے اپنے اسلاف اور اپنے اکابرین کی یاد تازہ کردی، جس طرح ہمارے اکابر نے اپنے معاصرین کے دینی کاموں کی ہمیشہ تائید کی، ہمیشہ حوصلہ افزائی کی مولانا حدوٹی مدظلہ العالی نے بھی وسعت ظرفی اور کمال حوصلے سے مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی

تصنیفات اور تالیفات پر دل کی گہرائیوں سے تبصرے کیے، دل کی گہرائیوں سے انہیں داد دی، حوصلہ افزائی کی اور تشجیع خاطر کا سامان فراہم کرتے رہے۔

حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی نے بعض بعض تبصرے تو ایسے کیے جیسے انہوں نے اپنا قلم توڑ کر رکھ دیا ہو، وہ انتہائی اعلیٰ پیمانے پر پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے اور محبت کے کانوں سے سنے گئے ہیں، جب ان کے یہ تبصرے ماہ نامہ آب حیات میں چھپ کر جامعہ ابوہریرہ پہنچتے تو سبحان اللہ یہاں کی ساری فضا معطر و معنبر ہو جایا کرتی تھی، ہم لوگ ان تبصروں کو پڑھ کر فرط مسرت سے مولانا حدوٹی کو دل سے دعائیں دیتے تھے، ہم کیا ہیں خود صاحب کتاب حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی سارا سارا دن آنے والے مہمانوں کو پڑھ پڑھ کر سناتے رہے اور مولانا حدوٹی کو ان کی اختصار نویسی پر داد دیتے رہے۔

مولانا محمود الرشید حدوٹی اور مولانا عبدالقیوم حقانی دونوں کے لیے کئی اکابرین وبزرگوں نے فرمایا کہ ان کی قلمی خدمات پر دل سے دعائیں نکلتی ہیں، جن بزرگوں سے ہمارے ان دونوں صاحبان قلم وعلم کا تعلق ہے وہ باقاعدگی سے آہ ہائے سحر گاہی میں ان کو دعاؤں سے نوازتے ہیں، دونوں صاحبان علم و قلم میں ایک وصف مشترک ہے کہ لکھتے ہیں تو لکھتے چلے جاتے ہیں، بولتے ہیں تو بولتے چلے جاتے ہیں، محافل کو رونق بخشتے ہیں تو انہیں مشکبار بنا دیتے ہیں، دونوں ہی ہاتھ اور دل کے سخی ہیں کہ کتابیں چھاپتے بھی ہیں اور انہیں مخلوق خدا میں بانٹتے بھی ہیں۔

ہم یہاں شکر گزار ہیں حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب کے جنہوں نے ہمارے ادارے کی شائع کردہ کتب پر تبصرے کیے اور کئی سالوں کے بعد انہیں نیا روپ دے کر القاسم اکیڈمی کے سپرد کیا، اس دوران مولانا حدوٹی اور مولانا حقانی کے درمیان باہمی گفتگو بھی ہوتی رہی، جس کے بعد یہ مختصر سا مجموعہ ہم اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب کی زیر ادارت ماہ نامہ آب حیات نے سن ۲۰۰۰ء میں، ماہ نامہ تحفہ خواتین لاہور نے سن ۲۰۰۹ء میں، ہفت روزہ شاندار لاہور نے سن ۲۰۱۲ء میں، ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور نے سن ۲۰۱۶ء میں اور مجلہ اشاعت اسلام نے اب حال ہی میں اگست ۲۰۱۷ء میں اپنے نئے صحافتی سفر کا آغاز کیا ہے۔

القاسم اکیڈمی کو اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے مختلف موضوعات پر ضخیم اور علمی کتب اہل علم کی خدمت میں پیش کی ہیں، ان کتب میں زیادہ تر استاذی المکرم حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کے قلم سے ہیں، کچھ کچھ کتاب ایسی ہیں جو دوسرے صاحبان علم نے تحریر کی ہیں، مولانا حدوٹی صاحب نے القاسم اکیڈمی کی طرف سے ارسال کی گئی تمام کتابوں پر فراخدلانہ انداز میں تبصرے کیے ہیں، پیش نظر کتاب میں ماہ نامہ آب حیات اور ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور میں شائع ہونے والے تبصرے شامل اشاعت ہیں۔

آئندہ صفحات میں وہ تبصرے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے جو مولانا محمود الرشید حدوٹی مد ظلہ العالی کے قلم حقیقت رقم سے تحریر ہوئے اور ان کی زیر ادارت شائع ہونے والے کثیر الاشاعت، قومی ایوارڈ یافتہ میگزین ماہ نامہ آب حیات لاہور اور ان کی زیر ادارت شائع ہونے والے ان کے جماعتی میگزین ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور میں شائع ہوئے ہیں، ان تبصروں میں تاریخی ترتیب کی بجائے حروف تہجی کے اعتبار سے شائع کیا جارہا ہے۔

حروف تہجی کے لحاظ سے ان تبصروں کو نئے سرے سے مرتب کرنا کوہ ہمالیہ سر کرنے کے مترادف تھا، مگر حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب نے یہ مشکل کام بھی اپنے قلم سے سرانجام دے دیا ہے، سترہ سالہ تحریروں کو یکجا کرنا، پھر ان کو حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کرنا یہ واقعی ایک مشکل کام تھا، جو اللہ نے مولانا حدوٹی سے کروادیا ہے، الحمد للہ علی ذالک

اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی فائدے سے خالی نہیں کہ جب بھی ماہ نامہ آب حیات لاہور میں القاسم اکیڈمی کی کسی کتاب پر تبصرہ شائع ہوتا تو القاسم اکیڈمی کی طرف سے فوراً شکریے کا خط لکھ دیا جاتا تھا، یہ خطوط بھی حضرت مولانا حدوٹی نے کمال فراخدلی سے اپنے میگزین ماہ نامہ آب حیات کی زینت بنائے، اپنی فائلوں میں کسی خوبصورت اور چمکدار موتی کی طرح سجائے اور ان کی دلی قدر کی، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جہاں مولانا حقانی کی کتابوں پر ماہ نامہ آب حیات میں کیا گیا ایک ایک تبصرہ محفوظ ہے اسی طرح القاسم اور ارباب القاسم اکیڈمی کے شکستہ خطوط بھی انہوں نے مرتب کرڈالے ہیں، جس سے ہمیں اس بات کا اندازہ ہوا کہ مولانا حدوٹی علم اور اہل علم کے بہت ہی قدردان ہیں، وہ علم اور علماء سے دلی محبت رکھنے والے سچے اور کھرے مسلمان ہیں۔

حضرت مولانا حقانی لاہور کے ایک سفر میں مولانا حدوٹی کی قائم کردہ جامعہ رشیدیہ مناواں پہنچے تو میں (گل رحمٰن) ان کے ہمراہ تھا، مولانا حدوٹی کے دفتر میں ماہ نامہ آب حیات لاہور کی سترہ سالہ خوبصورت جلدیں دیکھ کر حضرت مولانا حقانی داد دیے بغیر نہ رہ سکے اور رشک بھری نگاہوں سے مولانا حقانی ان مجلدات کو کافی دیر تک دیکھتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں دست بدعا ہوں کہ وہ ہمارے دونوں صاحباب علم و قلم بزرگوں کی زندگی، علم، عمل، تقویٰ، طہارت، للّٰہیت میں ترقی پیدا فرمائے، ان کے فیضان کو رہتی دنیا تک پھیلائے، ان کے قلم سے نکلنے والی تحریروں ان کی زبان سے نکلنے والی ایمان افروز باتوں کو اپنی بارگاہ اقدس میں قبول اور منظور فرمائے۔

یکے از خدام ادارہ

گل رحمٰن

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ

☆☆☆☆

اپنی بات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّم. اَلْحَمْدُ لله الوَاحِدِ القَهَّار. العَزيز الغَفَّار. مُقَدِّرُ الأَقدَار. مُصَرِّف الأُمُور مُكَوِّرُ اللَّيل عَلَى النَّهَار. تَبصِرَةً لأُولى القُلُوب وَالأَبصَار. الَّذِى أَيقَظَ مِن خَلقِهِ مَن اصطَفَاهُ فَأَدخَلَهُ فى جُملَةِ الأَخيَار وَفَّقَ مَن اختَارَ مِن عَبِيدِهِ فَجَعَلَهُ مِنَ الأَبرَار. وَبَصَّرَ مَن أَحَبَّهُ لِلحَقَائِق فَزَهَّدُوا فى هَذِهِ الدَّار. فَاجتَهَدُوا فى مَرضَاتِه وَالتَّأَهبُ لِدَار القَرَار. وَاجتِنَابُ مَا يُسخِطُهُ وَالحَذرُ مِن عَذَابِ النَّار

بندہ محتاج وفقیر نے اپنی زیر ادارت شائع ہونے والے ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور میں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت العلام مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ العالی کے دست مبارک سے لکھی گئی شرح مسلم شریف پر طول وطویل تبصرہ کیا، جو تین ماہ مسلسل مسلم شریف کی دس جلدوں کے مختلف حصوں پر ہوتا رہا۔

جب یہ تبصرہ کئی صفحات پر پھیل گیا تو میرے ذہن میں ایک دن بیٹھے بیٹھے یہ خیال انگڑائی لینے لگا کہ میرے قلم سے آج تک مولانا حقانی صاحب کی کتابوں پر جتنے بھی تبصرے ہوئے اور ماہ نامہ آب حیات لاہور میں شائع ہوئے ان کو یکجا کروں۔

پھر بیٹھے بیٹھے میں نے اپنے موبائل سے ان تبصروں کی تصویریں اتار کر اپنے کمپیوٹر میں محفوظ کر دیں، پھر اس کے بعد میرے ذہن میں دوسرا خیال یہ پیدا ہوا کہ میں ان تمام تبصروں کو ایک فولڈر بنا کر مولانا عبد القیوم حقانی صاحب یا ان کے معتمد خاص بقول ان کے بنیاد کے پتھر جناب مولانا علامہ گل رحمٰن سلمہ کی خدمت میں

روانہ کردوں، وہ خود ہی ان تبصروں کی نوک پلک سنوار کر انہیں کتابی شکل دے دیں گے۔

مگر میری بے قرار، بے چین، ناصبور طبیعت کو قرار، چین اور صبر نہ آیا، حالانکہ میں نے حضرت مولانا حقانی صاحب کی خدمت میں یہ بات عرض بھی کردی تھی، وہ اپنی مرنجاں مرنج شخصیت کے ساتھ ہنستے رہے، مسکراتے رہے اور سبحان اللہ کی گونج میں سر دھنتے رہے، مگر میں نے انہیں یہ تبصرے نامکمل حالت میں بھیجنے سے اجتناب کیا۔

پھر ایک دن بیٹھے بیٹھے میرے دل میں خیال آیا کہ ابھی میری تفسیر کی چھٹی جلد بننے کے لیے دفتری کے پاس گئی ہے، ساتویں جلد پر کام شروع ہو گیا ہے، کیونکہ میں مہینے میں اپنی تفسیر کے صرف اسی یا سو صفحہ لکھ پاتا ہوں، یہ اسی صفحے میری زیر ادارت شائع ہونے والے قوامی ایوارڈ یافتہ میگزین ماہنامہ آب حیات میں پہلے شائع ہوتے ہیں، اس لیے زیادہ نہیں لکھتا، بس اتنا لکھتا ہوں جتنا ایک مہینے میں شائع ہو کر عامۃ الناس کے پاس پہنچ جائے، پھر ایک مہینے کا رسالہ پریس میں روانہ کرنے کے بعد اگلے مہینے آنے والے رسالے پر کام شروع کر دیتا ہوں، یوں رسالے کا پیٹ بھی بھر جاتا ہے اور میں بھی اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اپنی غلامی میں لگایا ہوا ہے، الحمدللہ

چنانچہ میں نے اپنے موبائل سے بنائی گئی کتابی تصویروں کو کمپوز کرنا شروع کر دیا، چند دنوں میں میں اس کام سے فارغ ہو گیا، پھر ماہنامہ آب حیات کی جلدیں کھولتا گیا، پلٹتا گیا، آپ حیران ہوں گے کہ یہ ضخیم جلدیں کھولنا، پلٹنا، ان میں سے تبصرے ڈھونڈھنا، ان موٹی موٹی، وکیلوں والی جلدوں سے فائدہ اٹھانا بہت مشکل کام ہے، بہرحال میں نے اپنے اللہ کی مدد اور خصوصی نصرت سے اپنے ہی ہاتھوں سے ان تبصروں کو پھر سے کمپوز کر لیا، الحمدللہ

اس دوران ماہ نامہ آب حیات کے صفحات پر جوں جوں نظر پڑتی گئی تو القاسم اکیڈمی کے روح رواں مولانا حقانی اور ان کے فرزندان گرامی کی محبتوں کی خوشبو نکھر نکھر کر مشام جاں کو معطر کرتی گئی، ان کے ہاتھوں سے لکھے ہوئے خطوط بھی میں کسی نگینے کی طرح آراستہ کرتا گیا۔

خطوط پر مشتمل ایک فولڈر الگ سے بنادیا، اسی دوران ماہ نامہ آب حیات کے لیے کسی دوسری طرف سے کلمہ خیر سامنے آیا تو اسے بھی کمپوز کرلیا، یوں یہ تین فولڈر بن گئے، ایک میں میرے ہاتھ سے لکھے ہوئے تبصرے تھے، جو حضرت حقانی صاحب کی کتابوں کے تعارف کے طور پر پیش کیے گئے۔

اس دوران مجھے اپنی چند گستاخیوں، بے ادبیوں اور جسارتوں کی طرف بھی توجہ ہوئی، جو میرے شوخ قلم سے صادر ہوئیں، ان کی سب سے پہلے بلکہ زمانہ گزر جانے کے بعد معافی، دست بستہ معافی، ہاتھ جوڑ کر معافی، گھٹنوں کو چھو کر معافی، دونوں کان پکڑ کر معافی، داڑھی ٹھوڑی کو ہاتھ لگا کر معافی مانگتا ہوں۔

ان میں سے چند گستاخیاں، بے ادبیاں اور جسارتیں وہ ہیں جو میں نے امام الہند ابو الکلام آزادؒ کی مسند پر بیٹھ کر کی تھیں، میں نے مولانا حقانی صاحب کی تذکیر اور تانیث کی غلطیاں نمایاں کی تھیں، میں نے ان کو ان کی ادبی غلطیوں پر آگاہ کیا تھا، میں ان کا مصلح بن بیٹھا تھا، ایک کتاب چھاپنے پر میں نے مولانا سے کہا تھا کہ آپ نے یہ کتاب چھاپ کر رقم ضائع کی ہے، ایک جسارت اور گستاخی یہ کی تھی کہ مولانا سرعت اور عجلت میں کتابیں منصہ شہود پر لانے میں بے چین ہوتے ہیں، ان کو رفتار میں کمی لانی چاہیے تاکہ تعداد کم رہے اور معیار بڑھے، میں ان چند گستاخیوں، بے ادبیوں اور جسارتوں پر معافی چاہتا ہوں، اگرچہ موقع اور محل کے اعتبار سے ان باتوں میں گستاخی، بے

ادبی اور جسارت کا کوئی پہلو ظاہر نہیں ہوتا، بلکہ از روئے حدیث جس بندے کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ کرتے ہیں اس کے لیے ایسے مخلص دوست پیدا کر دیتے ہیں جو اس کی تقصیرات پر اسے آگاہ کرتے ہیں، میں نے اسی جذبہ کے تحت ایسا لکھا تھا، ایسا کیا تھا۔

مجھے شروع سے کام کرنے والے لوگوں سے محبت ہے، میں حسد کی بیماری میں کسی دور میں مبتلا نہیں رہا، طبیعت میں اللہ تعالیٰ نے ایسی چیز پیدا کی ہوئی ہے کہ صحیح کو صحیح اور غلط کو بلا کم و کاست غلط کہہ دینے میں ذرا ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی، اس حق گوئی، بے باکی، جرات، جسارت کے باعث اگرچہ فوائد کم اور نقصانات زیادہ ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کرم فرمادے تو کوئی بات نہیں ہے۔

بات کہیں نکلتے نکلتے بہت ہی دور جا نکلی ہے، میں عرض یہ کر رہا تھا کہ بیٹھے بیٹھے خیال نے انگڑائی لی کہ ماہ نامہ آب حیات لاہور جو کہ گزشتہ سولہ سترہ سال سے میری زیر ادارت شائع ہو رہا ہے، اس کے تبصروں کو یکجا کر کے القاسم والوں کے حوالے کروں تاکہ وہ اسے اپنے ادارے کی طرف سے کتابی شکل میں چھاپ دیں۔

یہ بات میرے حاشیہ خیال میں بھی نہ تھی کہ ان سترہ سالوں میں میرے قلم سے اتنا کچھ لکھا جاچکا ہے کہ صرف چند ایام کی مختصر سی محنت کے نتیجے میں سو سے زیادہ صفحات پر ایک نئی کتاب معرض وجود میں آجائے گی، بہر حال نئے سرے سے ایک محنت کی اور اللہ تعالیٰ نے کتاب کی ایک نئی شکل پیدا فرمادی۔

پھر اللہ تعالیٰ کی شان کریمی دیکھیے کہ مولانا حقانی صاحب اور ان کی ادارے القاسم اکیڈمی کی طرف سے درجنوں کتابیں چھپ چکی ہیں، جو ہزاروں صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں، ان میں ضخیم کتابیں بھی ہیں اور ان میں مختصر کتابچے بھی ہیں، مجھ تک

ان کی جو جو کتاب پہنچی اس پر میں نے جلد یا بدیر اپنی طرف سے انصاف پر مبنی تبصرہ کرنے کی کوشش کی ہے، اب جب ان تبصروں کو کتابی شکل ملنے کا وقت آیا تو بلا محنت شاقہ حروف تہجی کی شکل بن گئی، اسی ترتیب پر یہ تبصرے پیش خدمت ہیں۔

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کی خدمت میں جب ہماری طرف سے کیے گئے تبصرے پہنچے تو وہ برابر اظہار تشکر فرماتے رہے، میں نے ان خطوط کو بھی سنبھال کر رکھا، انہیں اپنے میگزین ماہ نامہ آب حیات میں نمایاں جگہ پر شائع کیا، مولانا نے ہمیشہ دعائیں دیں اور بڑے پن کا مظاہرہ کیا۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی زندگی میں برکت عطا فرمائے ان کا سایہ اہل اسلام پر قائم دائم رکھے، وہ امت مسلمہ کا بہترین سرمایہ ہیں، انہوں نے اپنی زندگی میں بہت علمی کام کیا ہے، امت مسلمہ کی خدمت میں مختلف اور نت نئے عنوانات پر کتابیں پیش کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی دینی اور علمی کاوشوں کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول اور منظور فرما کر انہیں ہماری نجات کا سامان بنائے اور ہمارے اور ہمارے والدین کے لیے اس کار خیر کو صدقہ جاریہ بنادے، آمین

محمود الرشید حدوٹی

مدیر اعلیٰ ماہ نامہ آب حیات لاہور۔

۱۷ اگست ۲۰۱۷، بروز بدھ، رات پونے دو بجے

☆☆☆☆

آثار صالحہ

مرتب۔ مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب

مولانا عبدالقیوم حقانی کی مرتب کردہ زیر نظر کتاب دراصل ایک دیندار خاتون کی وہ مکاتبت ہے جو انہوں نے اپنی اصلاح کے لیے مختلف بزرگوں سے کی ہے، کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صابرہ، شاکرہ اور زہد وتقویٰ والی خاتون تھیں، آپ کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کی سچی تڑپ موجود تھی، آپ کی خواہش تھی کہ زندگی کا ہر لمحہ رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ کا پرتو ہو، جس کے لیے آپ نے اپنے شوہر جناب ڈاکٹر عرفان الکریم الانصاری صاحب کے ہمراہ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ مجاز حضرت شاہ محمد حکیم اختر زیدہ مجدہ کی بیعت کی۔

خواتین کے لیے یہ کتاب مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے، کتاب ان خطوط پر مشتمل ہے، جو انہوں نے اپنی اصلاح کے لیے مختلف بزرگوں (مولانا خیر محمد جالندھری، مولانا عبدالماجد دریابادی، اور مولانا حکیم شاہ محمد اختر صاحب) کو لکھے۔

کتاب اس انداز سے مرتب کی گئی ہے کہ ہر سوال کے بعد ساتھ ہی اس کا جواب لکھ دیا گیا ہے، جس سے قاری کی درست انداز میں راہنمائی ہوتی ہے، انداز تحریر آسان ہونے کی وجہ سے قارئین بہتر انداز میں استفادہ کرسکتے ہیں، خاص طور پر ان خواتین کے لیے یہ کتاب نہایت ضروری ہے جو اپنی اصلاح کرنا چاہتی ہیں، کتاب میں ان تمام روحانی امراض کا علاج موجود ہے، جس قسم کے امراض میں موجودہ دور کی خواتین گرفتار ہیں، خاص طور پر آج کے اس پرفتن دور میں جب

عورت کو بازار کی جنس بنادیا گیا ہے، کتاب آثار صالحہ کا مطالعہ ان تمام امراض کے لیے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

تبصرہ نگار۔ محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ اکتوبر ۲۰۰۳ء)

☆☆☆☆

آفتاب نبوت کی ضیاء پاشیاں

مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب

رحمت دوعالم ﷺ کھانوں میں کیا پسند کرتے تھے؟ آپ ﷺ کی محبوب غذا کیا تھی؟ پسندیدہ پھل کون سے تھے؟ مشروبات میں کیا پسند تھا؟ اس طرح کے بہت سے اہم سوالات کے گرد گھومتی ہوئی ۱۷۷ احادیث کی بہترین، خوب صورت اور جامع تشریح لیے ایک خوبصورت گلدستہ عامۃ الناس کے سامنے رکھا گیا ہے، یہ بھی حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی شبانہ روز کارش کا ثمرہ ہے۔ کاغذ سفید، جلد خوبصورت، صفحات ۲۰۰

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ فروری ۲۰۰۶ء)

☆☆☆☆

ارمغان فانی

مولانانوراللہ نوروزیرستانی

پیش نظر کتاب مولانانوراللہ نوروزیرستانی کی شبانہ روز کاوش کا ثمرہ ہے، انہوں نے حضرت مولانا ابراہیم فانیؒ کی وہ تحریریں، وہ ادبی شہ پارے، وہ اشعار، وہ قطعے ماہ نامہ الحق اور ماہ نامہ القاسم کے ہزاروں صفحات کو کھنگالنے کے بعد منصہ شہود پر لانے کا فیصلہ کیا ہے۔

مولاناعبدالقیوم حقانی نے اپنی طبع فیاض کے مطابق ان کی دستگیری اور حوصلہ افزائی کی تو وہ مواد علمیہ عالم آشکارا ہوا جو دو رسائل کے صفحات میں موجود تھا، دوسو چھیانوے صفحات پر پھیلا ہوا یہ مواد ایک علمی شہ پارہ ہے، جس کا تعلق پڑھنے سے ہے۔

کتاب بہت ہی دلچسپ اور قابل مطالعہ ہے، باذوق اہل نظر کے لیے کسی سوغات سے کم نہیں ہے، القاسم اکیڈمی کتابوں کو مارکیٹ میں لانے والی وہ اکیڈمی ہے جس کو سباق الاقدام کہنا چاہیے، اسی سبک خرامی، برق رفتاری کے باعث کہیں کہیں نقائص اور عیوب بھی رہ جاتے ہیں، جن میں سے ایک دو کی نشاندہی کردیتا ہوں۔

مثال کے طور پر صفحہ ۱۵۲ پر اردو کا ایک شعر ہے، جس میں لفظ سرود کو سرور لکھا گیا ہے، یقیناً یہ کمپوزر کی غلطی نہیں ہے، یہ مرتب کا سہو نہیں ہے، لاشعوری خطا ہے، سرود اور سرور میں فرق ہے، سرود کا معنٰی ہے نغمہ، راگ، باجا، جب کہ سرور کا معنٰی خوشی ہے، شعر میں سرود ہے، جب کہ پیش نظر کتاب میں سرور لکھا گیا ہے۔

اسی طرح سے اگلے ہی صفحہ پر تفسیر قرطبی میں موجود کچھ عربی اشعار نقل کیے گئے ہیں، جو مولانا فانی مرحوم کے اپنے ہی مضمون میں موجود ہیں، جو اصل نسخے سے

مختلف ہیں، درست اشعار میں لکھ رہا ہوں، کتاب میں موجود اشعار کی اصلاح وہ لوگ کرلیں جن کے پاس کتاب موجود ہے یا جن کے پاس کتاب پہنچے گی، درست اشعار یہ ہیں

غَذَوْتُكَ مَوْلُودًا وَمُنْتُكَ يَافِعًا ... تَعِلُّ بِمَا أَجْنِي عَلَيْكَ وَتَنْهَلُ
إِذَا لَيْلَةٌ ضَافَتْكَ بِالسُّقْمِ لَمْ أَبِتْ ... لِسُقْمِكَ إِلَّا سَاهِرًا أَتَمَلْمَلُ
كَأَنِّي أَنَا الْمَطْرُوقُ دُونَكَ بِالَّذِي ... طُرِقْتَ بِهِ دُونِي فَعَيْنِي تَهْمُلُ
تَخَافُ الرَّدَى نَفْسِي عَلَيْكَ وَإِنَّهَا ... لَتَعْلَمُ أَنَّ الْمَوْتَ وَقْتٌ مُؤَجَّلُ
فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَالْغَايَةَ الَّتِي ... إِلَيْهَا مَدَى مَا كُنْتُ فِيكَ أُؤَمِّلُ
جَعَلْتَ جَزَائِي غِلْظَةً وَفَظَاظَةً ... كَأَنَّكَ أَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ
فَلَيْتَكَ إِذْ لَمْ تَرْعَ حَقَّ أبوتي ... فعلت كما الجار المصاقب يفعل
فأوليتني حَقَّ الْجِوَارِ وَلَمْ تَكُنْ ... عَلَيَّ بِمَالٍ دُونَ مَالِكَ تَبْخَلُ

زیر تبصرہ کتاب میں **مُنْتُكَ** کی جگہ **غلتك** ہے، أَجْنِي کی جگہ ادنی ہے، ضَافَتْكَ کا کی جگہ نابتك ہے، بِالسُّقْمِ کی جگہ بالشکو ہے، لِسُقْمِكَ کی جگہ شکواك ہے، فَعَيْنِي کی جگہ وعینی ہے، وَقْتٌ مُؤَجَّلُ کی جگہ حتم وموجل ہے، غِلْظَةً وَفَظَاظَةً کی جگہ جبها وغلظه ہے، الجار المصاقب کی الجار المجار ہے۔

کسی بھی سبک خرام وسبک رفتار ادارے میں اس نوعیت کی غلطیاں اس لیے رہ جاتی ہیں کہ یہاں کام کام اور کام ہی مقصود ہوتا ہے، یہ ادارہ بعد میں آنے والوں کے لیے ان کے حصے کا کام چھوڑنا پسند کرتا ہے، مگر میری درخواست رئیس الادارہ سے یہ ہے کہ اپنے حصے کا کام آپ کو خود ہی کرنا ہوگا، بعد والے نامعلوم اس وادی میں قدم رکھتے ہیں یا کہ نہیں۔ ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور۔ اکتوبر ۲۰۱۶ء)

☆☆☆☆

اسلام میں اجتہاد اور مذہب غیر پر فتویٰ و عمل

از قلم۔ حضرت مولانا مفتی شاہ اور نگزیب حقانی

اللہ تعالیٰ نے جو تعلیمات محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کیں وہ زندگی کے ہر شعبے کو محیط تھیں، اکثر تعلیمات تو قرآن وسنت کے اندر ہی مذکور ہیں، اور جن تعلیمات کا ذکر نہیں ملتا تو ان کے متعلق ائمہ مجتہدین نے اپنی قوت اجتہاد سے مسائل کو مستنبط کیا ہے، اصول تو یہی ہے کہ کسی ایک امام کی پیروی کی جائے لیکن بسا اوقات ایسے حالات پیش آجاتے ہیں کہ کسی دوسرے امام کے مذہب پر فتویٰ دینا پڑ جاتا ہے جسے فتویٰ علی مذھب الغیر کی اصطلاح سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اور کبھی کبھی محض خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے ہوئے بعض دوسرے امام کے مذہب پر عمل شروع کر دیتے ہیں، جسے **عُدُول عَن المَذہب** کہا جاتا ہے، اور کبھی روشن خیال طبقہ چاروں مذاہب کو ملا کر ایک نئی فقہ کی بات کرتا ہے جسے **تلفیق** کہا جاتا ہے۔

زیر نظر کتاب انہی اصطلاحات میں فرق، ان کی حدود اور ان کا حکم شرعی مدلل و مفصل انداز میں بیان کیا گیا ہے، دراصل یہ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے استاذ مولانا شاہ اورنگزیب صاحب کا وہ مقالہ ہے جو انہوں نے اپنے درجہ تخصص کی تکمیل کے دوران لکھا تھا، خصوصاً اہل علم اور اصول فقہ سے مناسبت رکھنے والوں کے لیے بیش بہا تحفہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے، آمین

صفحات ۱۴۳، ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور، اپریل ۲۰۱۰ء)

☆☆☆☆

اسلام میں داڑھی کا مقام

از قلم۔ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب

عصر حاضر میں داڑھی رکھنا ایک بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہے، خاص کر نائن الیون کے بعد تو اس میں اور بھی شدت آگئی ہے، دراصل داڑھی کا مسئلہ مسٹر اور ملا کے درمیان عملی اختلاف کا روپ دھار چکا ہے، پینٹ اور شرٹ زیب تن کیے ہوئے سوٹڈ، بوٹڈ اور مغربی تہذیب کے دلدادہ بڑے طنطنے کے ساتھ ڈاڑھی کا انکار کرتے اور اہل لحیہ پر دقیانوسی، قدامت پسندی اور تاریک خیالی کے لیبل چسپاں کرتے ہیں، گویا انسانی معاشرے کا اجتماعی نقطہ نظر یہ بن چکا ہے کہ ڈاڑھی دقیانوسی کی علامت اور تاریک خیالی کا پرتو ہے۔

ایسے حالات میں اسلام میں داڑھی کا مقام، جیسی کتاب کا منظر عام پر آنا بذات خود ایک مستحسن کاوش ہے، مصنف نے اس نازک موضوع پر قلم اٹھاتے ہوئے ڈاڑھی کی اہمیت کو واضح کیا ہے، مصنف نے نہ صرف مذہبی حوالوں سے بلکہ عقلی دلائل سے بھی ڈاڑھی کے فوائد و ثمرات کو بڑے اچھوتے انداز میں قارئین کے سامنے پیش کیا ہے، منکرین لحیہ کے لیے یہ کتاب ایک مسکت جواب ہے، اللہ تعالیٰ مصنف کی اس کاوش کو قبول فرمائیں اور اس کتاب کو عوام الناس کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ صفحات ۹۶، قیمت درج نہیں

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ اپریل ۲۰۱۰ء)

☆☆☆☆

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال

افادات ترمذی، مولانا سمیع الحق صاحب

یہ کتاب لاجواب شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی کے درس ترمذی کے ابواب البر والصلہ کے افادات ہیں، جنہیں ان کے شاگرد رشید مولانا مفتی عبدالمنعم حقانی نے جمع کیا اور ان کے دوسرے شاگرد خاص حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ العالی نے اپنی مسجع، مقفیٰ، مرصع عبارات بدائیہ سے بناؤ سنگھار کے خاص سانچے میں ڈھال کر زیور طباعت سے آراستہ کیا اور ارباب ذوق کی نذر کیا، ترمذی کی کتاب البر والصلہ انسانی معاشرے کو بنانے اور آراستہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

اس میں چھیاسی ابواب ہیں، جن میں پہلا باب والدین کے ساتھ حسن سلوک، دوسرا بھی اسی عنوان پر، تیسرا ماں باپ کی خوشنودی حاصل کرنے، چوتھا ماں باپ کی نافرمانی، پانچواں والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک غرضیکہ پوری کتاب رشتہ داری، تعلق داری کے دائرے کے گرد گھومتی ہے، جس کے مطالعہ سے ایک قاری کے لیے نئی راہیں کھلتی ہیں، ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا لازمی سمجھا جائے۔

چار سو صفحات، بڑا سائز، سفید کاغذ، بہترین سرورق اور جلد مضبوط، قیمت القاسم اکیڈمی نے پہلے اپنی کتابوں پر کب لکھی کہ اب لکھتی؟

ناشر، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ نومبر ۲۰۱۲ء)

☆☆☆☆

اسلامی آداب زندگی

جناب منصور الزمان صدیقی

جناب منصور الزمان صدیقی صاحب ایک بے لوث، مخلص، ہمدرد اور امت مرحومہ کے بہی خواہ ہیں، صدیقی ٹرسٹ کراچی کے نام سے انہوں نے پاکستان کے طول وعرض میں اشاعت دین کا گراں قدر کام کیا، اسلام کے عالمگیر پیغام سے متعلق شاید ہی کوئی عنوان ہوگا جس پہ کتابچہ شائع نہ کیا ہو، پھر دینی اداروں کی دل کھول کر خدمت انہوں نے زندگی کا مقصد بنا رکھا ہے۔

اسلامی آداب زندگی صدیقی صاحب کی تحریروں کا قیمتی مجموعہ ہے، یہ مجموعہ تیرہ ابواب پر مشتمل ہے، ہر باب مستقل کتاب کی حیثیت رکھتا ہے، اسلام کے متعلق اہم ترین عنوانات پر خوبصورت تحریریں پیش خدمت کی گئی ہیں، ابواب پر اجمالی نظر ڈالیے، (۱) قرآنی تعلیمات (۲) احادیث اور سنت (۳) فقہ ومسائل۔ (۴) معاملات ومعاشیات۔ (۵) تقویٰ اور خوف خدا۔(۶)فضائل اعمال۔ (۷)آداب حقوق اور اخلاقیات۔(۸) دعوت وارشاد۔ (۹) سلوک وتصوف واحسان۔ (۱۰) عالم اسلام۔ (۱۱) اسراف وتبذیر، رسم ورواج اور گناہ بے لذت۔(۱۲)خواتین کے فرائض(۱۳)فرق باطلہ۔

ان مرکزی عنوانات کے تحت ذیلی عنوانات کا دائرہ سینکڑوں سے متجاوز ہے۔

صفحات۹۳۸، سرورق دلکش، کاغذ سفید، قیمت درج نہیں، ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور۔ فروری ۲۰۰۵ء)

☆☆☆☆

اسلام کا نظام سیاست و حکومت (۱۔۲)

مصنف۔ مولانا عبد الباقی حقانی

پیش نظر کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے انتہائی جامع اور وقیع کتاب ہے، دراصل یہ کتاب السیاسۃ الشرعیہ فی ضوء ارشادات خیر البریہ ﷺ کا اردو ترجمہ ہے، جس کے مصنف دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ کے سابق استاذ حضرت مولانا عبدالباقی حقانی صاحب ہیں، جو اپنی دقت نظری، وسعت علمی کے باعث کسی تعارف کے محتاج نہیں، ان کی عظیم دینی کاوش دو جلدوں پر مشتمل ہے، پہلی جلد کو مولانا سید الامین انور حقانی اور دوسری جلد کو مولانا شکیل احمد حقانی نے اردو کے قالب میں ڈھالا، جب کہ حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب نے اس گراں قدر علمی سرمایہ کو ایک خطیر مالی سرمایہ صرف کر کے منصہ شہود پر پہنچایا۔

کتاب کی پہلی جلد میں اسلامی سیاست کے مدوجزر جب کہ دوسری جلد میں اسلامی حکومت کے خدوخال بیان کیے گئے ہیں، جلد اول سات سو پندرہ جب کہ دوسری جلد آٹھ سو اکتیس صفحات پر مشتمل ہے، یوں کل ڈیڑھ ہزار سے زائد صفحات پر یہ عظیم کتاب مشتمل ہے، پہلی اور دوسری جلد پانچ پانچ ابواب اور ذیلی فصلوں پر مشتمل ہے، ان میں چیدہ چیدہ عنوانات یہ ہیں، اسلامی خلافت، قانون سیاست کی اقسام، شریعت وسیاست کا تلازم، علم السیاسہ کی تعریف، اسلامی دولت وحکومت، اسلامی حکومت کا قیام، اسلامی حکومت کی بناوٹ اور امیر کی تقرری، خلیفہ اور اسلامی حکومت، اہل حل وعقد کی صفات، خلیفہ کے فرائض و واجبات، مسلمانوں کا خلیفہ اور امیر، مروجہ نظام حکومت، اسلامی نظام حکومت کی خصوصیات، موجودہ حکومتوں اور اسلامی حکومتوں میں فرق، ارکان پارلیمان کے اوصاف، اسلامی حکومت کے اہداف، حکومت کی داخلی سیاست۔

اسی طرح دوسری جلد کے اہم موضوعات یہ ہیں، ادارہ اسلامی، ادارہ کے فکری امتیازات، اسلامی ادارے کے اہداف، اسلامی ادارے میں کارکنان کا انتخاب، تقرر کے اصول وآداب، امیر کی ذمہ داریاں، خارجی سیاست، خارجی تعلقات کی ضرورت، منصب سے استعفادینا، استعفے کے اسباب۔

کتاب کے شروع میں حضرت مولانا سمیع الحق، حضرت مولانا حسن جانؒ، مولانا مفتی فرید صاحب، اکرام اللہ قاسمی صاحب، ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ، حضرت مولانا عبد القیوم حقانی سمیت قریباً دو درجن علماء کے تاثرات اور تقریظات کتاب کے حسن وجمال کو دوبالا کیے ہوئے ہیں۔

ہمارے خیال میں اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جو اپنے موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیے ہوئے ہے، سیاست دان حضرات اس کتاب کو اپنے مطالعہ میں رکھیں، ان کے لیے مشعل راہ ہے۔

تذکیر وتانیث کی روایتی اغلاط کتاب میں بہر حال موجود ہیں، پروف ریڈنگ کی کوتاہیاں بھی دور کرنے کی ضرورت ہے، عربی عبارات کا اندراج کر دیا گیا ہے، جب کہ ان کا اردو ترجمہ کہیں کہیں اعلیٰ پیمانے پر نہیں ہے، قیمت درج نہیں ہے، جلد ڈائی دار اور مضبوط ہے، ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور، نومبر ۲۰۰۸ء)

☆☆☆☆

اِعتراف ذنوب مع اعتراف قصور

حضرت مولانا محمد قمر الزمان صاحب الہٰ آبادی

اِعتراف باب افتعال کا مصدر ہے، جس کا معنٰی ہے اقرار کرنا، ماننا، تسلیم کرنا، ذنوب ذنب کی جمع ہے، جس کا معنٰی ہے گناہ، عنوان کا معنٰی یہ ہوا گناہوں کا اقرار کرنا، اسی طرح قصور کا معنٰی ہے خرابی، کوتاہی، تو معنٰی ہوا خرابی اور کوتاہی کا اقرار کرنا، اعتراف ذنوب اور اعتراف قصور یہ دو کتابوں کا نام ہے، اول الذکر مصلح الامت حضرت مولانا وصی اللہ صاحب کے ارشادات وافادات کا مجموعہ ہے۔

جب کہ ثانی الذکر حضرت مولانا محمد قمر الزمان صاحب الہٰ آبادی کی مرتب کردہ ہے، جیسا کہ ان دونوں کے ناموں سے واضح ہوتا ہے کہ یہ بندگان خدا کو خالق سے جوڑنے اور ہر دم اس کی یاد میں بسر کرنے اور اس کی نافرمانیوں سے بچانے کے لیے ترتیب دی گئی ہیں۔

اس کا پیش لفظ مولانا عبد القیوم حقانی نے لکھا، جب کہ اصل کتاب شروع ہونے سے پہلے مولانا عبد اللہ نے بطور ناشر ڈاکٹر صلاح الدین نے ہدیہ تہنیت اور مولانا جمیل احمد نذیری نے تائثرات لکھ کر کتاب کی افادیت کو چار چاند لگادیے۔ صفحات ۳۸۴، ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ،۔ نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور۔ اگست ۲۰۱۲ء)

☆☆☆☆

الامام الکبیر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

مولانا عبد القیوم حقانی صاحب مدظلہ العالی

پیش نظر کتاب حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب مدظلہ العالی کی نئی کاوش فکر ہے، جس میں انہوں نے گلشن دیوبند کے گل سرسبد حضرت مولانا نانوتویؒ کے افکار، خیالات، حالات، حیات مستعار کا مدوجزر، ان کی زندگی میں ہونے والی حق وباطل کے مابین معرکہ آرائیاں، ان کی تحقیقات وتصنیفات پر ایک عمیق نگاہ، حضرت نانوتویؒ کے خاندان کے احوال، ان کا کسب علم، حصول فیض، ان کی تعلیم وتربیت، ان کی طالب علمانہ سرگرمیاں، ان کی ذہانت، ان کے اساتذہ کرام، ان کی تقویٰ اور طہارت پر مبنی زندگی کے سنہرے ایام، قصرہائے باطل کو لرزہ براندام کرنے کے لیے دارالعلوم کا سنگ بنیاد، ان کا تبحر علمی، عظمت شان، آپ کی فقہ وافتاء پر دسترس، آپ کی محدثانہ جلالت شان، فرقہائے باطلہ کا تعاقب، غرضیکہ بیس ابواب پر مشتمل اس عظیم علمی ذخیرہ میں حضرت نانوتویؒ کے علوم وفنون کا احاطہ کیا گیا ہے۔

اتنی عظیم معلوماتی کتاب پیش کرنے کے باوجود عجز ونیاز کا یہ عالم ہے کہ مصنف اس بے بسی کا اظہار اپنے قلم سے کرنے پر مجبور ہے کہ امام نانوتویؒ کے حالات پیش کرنے اور ان کی سوانح عمری لکھنے کا حق ادا نہیں کرسکا، پھر اس جود وسخاوت کے پیکر کا حال دیکھو کہ کتاب کا ابتدائی مسودہ ایسے ناہنجار طالب علم کے حوالے کیا جس نے پچیس سال تک پلٹ کر بھی نہیں دیکھا کہ یہ کتاب مجھے صاحب قلم عالم کو واپس بھی کرنا ہے، چنانچہ اس مدت مدید کے بعد قدرت نے اسے جامعہ ابوہریرہ کے آنگن میں لاکھڑا کیا، جہاں اس نے معذرت خواہانہ انداز میں اس

کتاب کا ابتدائیہ مولانا حقانی کے حوالے کیا، کتاب کے شروع میں مولانا حقانی کے ہاتھ کا لکھا پیش لفظ کور چشموں کے لیے سرمہ بصیرت سے کم نہیں ہے۔

میں یہ عظیم علمی کاوش پیش کرنے پر مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کو اپنی طرف سے، اپنے ادارے کی طرف سے اور اپنے پیارے قارئین کی طرف سے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ کتاب کے صفحات پانچ سو چوراسی، سائز بڑا، کاغذ سفید، جلد بہترین، جاذب دل ونگاہ، ہر لائبریری کے لیے، ہر صاحب ذوق کے لیے اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔

(مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ نومبر ۲۰۱۲ء)

☆☆☆☆

الفقہ فی السندھ (فقہائے سندھ اور ان کی فقہی خدمات)

مؤلف۔ مولانا اللہ بخش نیاز ملکانوی، پیش لفظ ۔ مولانا عبدالقیوم حقانی

اگرچہ موجودہ صوبہ سندھ کو باب الاسلام کا لقب محمد بن قاسم کی آمد سے ملا تھا مگر اس لقب کی لاج رکھنے میں علماء سندھ کا بڑا کردار ہے۔

سندھ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی عظیم ہستیاں پیدا کی ہیں، مگر افسوس کہ گردش دوراں نے ان کے کارناموں کو نسیاً منسیاً کر دیا، مولانا اللہ بخش نیاز نے ان خاک نشینوں کی علمی وفقہی خدمات کو منظر عام پر لانے کا تہیہ کیا اور اس میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے، زیر تبصرہ کتاب انہی کا شاہکار ہے، جس میں انہوں نے فقہاء سندھ اور ان کی فقہی خدمات کو بھرپور طریقے سے مرتب کیا ہے اور علماء سندھ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر کے مبارکباد کے مستحق ٹھہرے ہیں۔

دراصل یہ کتاب تخصص کا وہ مقالہ ہے جو انہوں نے مولانا یوسف لدھیانویؒ کی زیر نگرانی اور ان کے حکم پر لکھا تھا، کتاب کافی معلومات لیے ہوئے ہے۔

فقہی ذخیرے کے ساتھ ساتھ سندھ کی تہذیب و تاریخ، جغرافیہ اور مختلف سلاطین جو سندھ پر حکمران رہے، یہ سب بھی اس کتاب کا حصہ ہیں اور علامہ عبدالقیوم صاحب حقانی کا پیش لفظ اس پر مستزاد ہے۔

ناشر۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ۔ تبصرہ نگار۔ عرفان ندیم

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور جنوری ۲۰۱۲ء)

☆☆☆☆

القاسم اکیڈمی نمبر

علامہ عبدالرشید عراقی

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی زیر ادارت جب سے ماہ نامہ القاسم نوشہرہ سے شائع ہونا شروع ہوا اسی وقت سے مجلس ادارت نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ القاسم اپنے اکابر و اسلاف کی گراں قدر خدمات کو اجاگر کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً خصوصی اشاعتیں پیش کیا کرے گا، اپنے ہدف کے عین مطابق القاسم شروع سے تا ہنوز موقع بموقع خاص خاص اشاعتیں پیش کر رہا ہے، جس سے ایک طرف القاسم کی مجلس ادارت اپنے طے شدہ اہداف کو پورا کرنے میں سرخرو ہو رہی ہے تو دوسری طرف تشنگان علم و عرفان کی علمی پیاس بجھتی ہے۔

القاسم اکیڈمی کے زیر انصرام شائع ہونے والی خصوصی اشاعتوں اور کتابوں کی فہرست علامہ عبدالرشید عراقی صاحب نے مرتب فرمائی ہے، جس کا نام القاسم اکیڈمی نمبر رکھا گیا ہے، اس میں آج تک القاسم اکیڈمی کے زیر اہتمام شائع ہونے

والی کتابوں کی فہرست اور ان کا اجمالی تعارف پیش کیا گیا ہے، کہیں کہیں علمی نوک جھونک بھی کی گئی ہے، جس کا مولانا حقانی نے ساتھ ہی ساتھ قصہ زمین بر سر زمین پاک کرنے کی کوشش بھی کی ہے، بہر حال یہ کتاب اپنے اندر علمی موتی سموئے ہوئے ہے، مولانا عراقی کو اللہ تعالیٰ اس گرانقدر کاوش پر جزائے خیر دے۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ لاہور

(تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔ ماہ نامہ صدائے جمعیت اگست ۲۰۱۶ء)

ماہ نامہ القاسم کا سید سلیمان ندوی نمبر

مرتب۔ مولانا عبد القیوم حقانی

اہل علم حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ کے نام اور کام سے ناواقف نہیں ہیں، سیرت النبی ﷺ جیسی مایہ ناز سیرت کی کتاب کی تکمیل حضرت ندویؒ ہی نے کی، ندوۃ العلماء کے روح رواں تھے، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے معتمد خاص تھے، تاریخ پاکستان کے حوالہ سے بھی ان حضرات کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ بہت بہت جزائے خیر دے، مخدوم العلماء حضرت مولانا عبد القیوم صاحب حقانی مدظلہ العالی کو جو وقتاً فوقتاً علمی سوغات پیش کرتے رہتے ہیں، حال ہی میں مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کی زیر سرپرستی شائع ہونے والے کثیر الاشاعت ماہ نامہ القاسم نے اپنا خاص نمبر پیش کیا ہے، جو ہمارے پیش نظر ہے۔

۲۳ مضامین ۴۵۶ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں، اہل قلم میں سے سید ابو الحسن علی ندویؒ، سید صباح الدین عبد الرحمٰنؒ، مولانا فیض احمد ملتانیؒ، ڈاکٹر نعیم صدیقی ندویؒ، شاہ معین الدین احمدؒ، ڈاکٹر سید محمد ہاشم کے علاوہ مدیر اعلیٰ القاسم مولانا حقانی کا نقش آغاز بھی اس خصوصی نمبر کی زینت ہے۔

سید سلیمان ندوی کے سوانح وافکار، تالیفات وتصنیفات اور آپ کی تحریری وعلمی خدمات کا القاسم نے خوب احاطہ کیا ہے۔

جو شخص القاسم کے اس خصوصی نمبر کا مطالعہ کرے گا اسے یقیناً حضرت ندوی کے احوال زندگی سے آگاہی کے لیے کسی دوسری کتاب کی قطعاً ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

طالبان علم کے لیے یہ نمبر ایک یادگار تحفہ ہے، ہر گھر اور ہر لائبریری کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس خاص نمبر کو اپنی شیلف میں سجائے اور اہل ذوق کے لیے علمی تسکین فراہم کرے، کتاب پر اگرچہ قیمت درج نہیں لیکن کم از کم ۱۵۰ روپے میں درج ذیل پتا سے مل سکتی ہے۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور۔

شمارہ مارچ ۲۰۰۴)

☆☆☆☆

ماہنامہ القاسم کا سید ابوالحسن علی ندوی نمبر

مرتب۔ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی

۲۰ ویں صدی کے غروب آفتاب کے ساتھ ہی علم وعرفاں کا ایک آفتاب جہاں تاب اس دار فانی سے دار باقی کی سمت روانہ ہوا، جسے دنیا مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندوی کے نام سے یاد کرتی ہے، مولانا مرحوم کے سانحہ رحلت سے تاہنوز بے شمار مذہبی ودینی رسائل نے ان کی علمی شخصیت پر خاص نمبر شائع کیے ہیں، لیکن پاکستان میں قرعہ نیک فال مولانا عبدالقیوم حقانی اور ان کی سرپرستی میں

شائع ہونے والے ماہ نامہ القاسم کے نام نکلا، بہت عرصہ سے ارباب علم وذوق کی نگاہیں نوشہرہ کی سرزمین کی طرف جمی ہوئی تھیں کہ کب القاسم اپنا فیضان تقسیم کرے گا، آخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوگئیں، القاسم نے اپنا شاہکار عظیم نمبر کی شکل میں قارئین کی آغوش میں ڈال دیا، ماہ نامہ القاسم نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں مسلم امہ کو گراں قدر اور بیش بہا تحائف پیش کیے، ان میں سب سے فائق یہی خاص نمبر دکھائی دے رہا ہے، میدان عمل کے شہسواروں کے لیے یہ خاص نمبر ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے، اس کے مطالعہ سے ارباب ذوق کو معلوم ہوتا ہے کہ میدان عمل میں سرگرم سخن ہونے سے پہلے کس زاد سفر کی ضرورت پیش آتی ہے۔

القاسم کے اس خاص نمبر کا مطالعہ کرنے والے حضرات کو بخوبی معلوم ہوجائے گا کہ اس میں کتنے گوہر آبدار ہیں، جو ان کے لیے مفید اور کارآمد ہیں، ماہ نامہ آب حیات اپنے معاصر القاسم کو اشاعت خاص پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

صفات ۵۶۰ قیمت۔۲۰۰ روپے۔ملنے کا پتا۔ماہ نامہ القاسم، جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ

(تبصرہ نگار۔مولانا محمود الرشید حدوٹی۔(ماہ نامہ آب حیات لاہور اگست ۲۰۰۲ء)

☆☆☆☆

المصنفات فی الحدیث

مصنف۔مولانا محمد زمان صاحب

پیش نظر کتاب کے مصنف مولانا محمد زمان صاحب ہیں، جو نجم المدارس کلاچی کے فاضل اور استاذ ہیں، آپ نے انتہائی عرق ریزی اور محنت شاقہ سے احادیث رسول پہ لکھی جانے والی کتابوں کو جمع کیا، ان کے احوال سپرد قرطاس کیے، ان کے مصنفین نے کن کن مشکلات ومصائب سے گزر کر یہ عمدہ، قیمتی اور لاجواب ذخیرہ امت تک پہنچایا، صحاح ستہ سمیت دوسوچون کتابوں کا تعارف پیش کیا۔

ممتاز عالم دین مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے اس کا پیش لفظ بڑے احسن پیرائے میں پیش کیا، جس نے کتاب کی عظمت کو چار چاند لگادیے۔

پانچ سوصفحات پر مشتمل یہ کتاب اپنے موضوع پر انتہائی قیمتی اور لاجواب ذخیرہ ہے، جو علماء اور طلباء کے لیے خاصے کی چیز تو بہر حال ہے ہی البتہ مدرسین اور اساتذہ کرام کے لیے سوغات کا درجہ رکھتی ہے۔

کاغذ درمیانی استعمال کیا گیا، سرورق بھی اچھا ہے، قیمت درج نہیں ہے۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد۔ نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور۔ جنوری ۲۰۰۸ء)

☆☆☆☆

امام ابو حنیفہؒ پر اعتراضات کا علمی جائزہ

مؤلف۔ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب

استاذ العلماء والمجاہدین مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بے پناہ صلاحیتوں سے مالا مال کر رکھا ہے، پیش نظر کتابچہ ان کے افادات اور ارشادات کا مجموعہ ہے، جسے مولانا سعید الحق جدون نے ترتیب دیا اور القاسم اکیڈمی نے زیور طباعت سے مزین کیا ہے، چونسٹھ صفحات پر مشتمل اس کتابچے میں امام ابو حنیفہ پر مخالفین کی طرف سے کیے جانے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔ (ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ جون ۲۰۱۳ء)

☆☆☆☆

امام اعظم ابو حنیفہؒ

مصنف۔ مولانا عبد القیوم حقانی۔ مترجم مولانا محمد علی شر بخش

افغانستان اور ایران کے باشندگان کو امام اعظم ابو حنیفہ کے سوانح زندگی سے آگاہ کرنا بہت ضروری تھا، اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے مولانا حقانی کے ایک معتقد خاص مولانا محمد علی شر بخش صاحب نے زندگی سیاسی وانقلابی امام اعظم ابو حنیفہ فارسی زبان میں مرتب کی ہے، جو کہ اصل میں مولانا کی اردو کتاب کا ترجمہ ہے۔

صفحات ۱۰۴، ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابو ہریرہ، خالق آباد۔ نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ تاریخ اشاعت جولائی ۲۰۰۵)

☆☆☆☆

امام لاہوریؒ کے رسائل

مرتب۔ مولانا عبد القیوم حقانی

لاہور شہر اپنے سیاسی، سماجی، تمدنی اور مذہبی پس منظر کے لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے، یہاں نہ صرف مینار پاکستان اور راوی جیسی یادگاریں ہیں، بلکہ شاہی مسجد، شاہی قلعہ، مقبرہ جہانگیر اور شالامار باغ جیسی خوبصورت عمارتیں مسلمانوں کے عہد رفتہ کی منہ بولتی تصاویر ہیں۔

اگرچہ اولیاء کی سرزمین ہونے کا اعزاز ملتان کو حاصل ہے، لیکن لاہور کو اس سلسلے میں نظر انداز کر دینا حقیقت سے انحراف کے مترادف ہو گا، لاہور کو اسلامی تعلیمات کا مرکز بنانے اور خلق خدا کی دنیوی واخروی فلاح وبہبود کے لیے کام کرنے والے بزرگوں میں حضرت لاہوری رحمہ اللہ کا نام سرفہرست ہے۔

آپ علم و فضل اور تقویٰ و طہارت میں شیخ علی ہجویری رحمہ اللہ کا عکس جمیل تھے، آپ نے اپنی پوری زندگی مسلمانوں خصوصاً لاہوریوں کی اصلاح اور ان کی معاشرتی بدعات و رسومات کے خاتمے کے لیے وقف کر رکھی تھی۔

آپ کے جذبہ ایمانی کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ انڈیا سے کچھ طالب علم دورہ تفسیر کے لیے لاہور تشریف لائے، حضرت کسی کام کے سلسلہ میں اسٹیشن پر گئے ہوئے تھے، انڈیا سے آنے والے طلباء جب لاہور اسٹیشن پر پہنچے تو حضرت سے پوچھنے لگے کہ آپ ہمیں شیرانوالہ گیٹ والی مسجد میں پہنچا سکتے ہیں؟ حضرت نے ان کا سامان اٹھالیا اور اپنی مسجد تک لے آئے، وہاں پہنچ کر طلباء کو معلوم ہوا کہ حضرت لاہوری تو یہی ہیں،

زیر تبصرہ کتاب حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے رسائل کا مجموعہ ہے، جسے مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے ترتیب دیا اور القاسم اکیڈمی نوشہرہ نے شائع کیا ہے۔

حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے ان رسائل میں احکام شریعت کے مختلف پہلوؤں کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے، حضرت نے جن احکام شریعت پر روشنی ڈالی ان میں سے چیدہ چیدہ عنوانات یہ ہیں۔

گلدستہ احادیث نبوی ﷺ، رسول اللہ کے فرمائے ہوئے وظیفے، معراج النبی ﷺ، تحفہ میلاد النبی ﷺ، فلسفہ نماز، مسلمان عورت کے فرائض، احکام شب برأت، مال میراث میں حکم شریعت، تذکرہ اسلامی رسومات، فوٹو کا شرعی فیصلہ، باجوں کی حرمت از روئے شریعت، پیر و مرید کے فرائض، خدا کی مرضی، عروج قوم کے اسباب، اسلام کا فوجی نظام، احکام پاکستان وغیرہ۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ قلبی سکون اور روحانی ترقی کے لیے حضرت کے ان رسائل کا مطالعہ ضرور کرے۔ صفحات ۳۳۴،

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ جون ۲۰۰۹ء)

☆☆☆☆

اماں جی

مولانا عبد القیوم حقانی

ممتاز عالم دین مولانا عبد القیوم حقانی صاحب نے اپنی والدہ مرحومہ کے سانحہ رحلت کے بعد ان کے حالات زندگی اپنی زیر ادارت شائع ہونے والے مؤقر، وقیع اور گران قدر میگزین ماہ نامہ القاسم نوشہرہ میں شائع کیے ہیں، اب انہی مضامین کو کتابی شکل میں شائع کیا ہے، اپنی والدہ کے احوال کے ساتھ ساتھ قرآن وسنت کی روشنی میں والدین کی اہمیت بھی واضح کی ہے، یہ کتاب باذوق لوگوں کے لیے توشۂ خاص ہے۔

مولانا حقانی سے معذرت کے ساتھ ایک عرض ہے کہ کتاب کے سرورق پہ ادب کی فحش غلطیوں کو آئندہ دور کر دیں، ملاحظہ فرمائیں قلم اردو زبان میں مذکر استعمال ہوتا ہے، مگر یہاں قلم کو مؤنث لکھا گیا ہے، ملاحظہ ہو مولانا عبد القیوم حقانی کی سحر انگیز قلم ہے، کی کی جگہ کے کر دیا جائے، آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہے، ہے کہ جگہ ہیں کر دیں، کیونکہ آنکھیں جمع ہے، اس کے مناسب ہیں ہے۔

صفحات ۱۳۲، کاغذ سفید، سرورق دلکش،، ملنے کا پتا۔ جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ۔

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات فروری ۲۰۰۵ء)

☆☆☆☆

انوار حق (۱)

خطبات۔ حضرت مولانا انوار الحق صاحب

استاذ الحدیث، استاذ التفسیر حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق صاحب نور اللہ مرقدہ بانی جامعہ حقانیہ کے فرزند ارجمند، دار العلوم حقانیہ کے نائب رئیس ہیں، اپنے والد مرحوم کے منبر کے وارث ہیں، وہ اپنے والد مرحوم کے علوم و معارف کے امین اور علمی انہماک کے حامل ہیں۔

پیش نظر کتاب انہی کے انوارات کی ایک ادنیٰ سی جھلک ہے، اس میں مولانا حقانی کی وہ تقاریر یکجا کی گئی ہیں جو انہوں نے جامعہ حقانیہ کی مسجد کے منبر پر جلوہ افروز ہو کر کی ہیں۔

تین سو چار صفحات پر پھیلی ہوئی اس کتاب میں مولانا حقانی کی چالیس کے قریب تقاریر جمع کی گئی ہیں، ان میں سے کوئی طویل ہے اور کوئی مختصر، مگر دونوں میں علمی مواد موجود ہے۔

مولانا عبد القیوم حقانی نے پیار اور محبت سے لبریز ہو کر یہ کتاب شائع کی ہے، اہل علم مطالعہ کر کے مستفید ہو سکتے ہیں۔ کاغذ نیوز پیپر، جلد خوبصورت۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور۔ ستمبر ۲۰۱۶ء)

اے زائر حرم
مولانا سمیع الحق مدظلہ

اے زائر حرم ایک درمیانے سائز کا کتابچہ ہے، جس کی تالیف کا محرک کچھ یوں ہے کہ قائد جمعیت مولانا سمیع الحق مدظلہ کا اولین سفر نامہ گنبد خضریٰ کے سائے میں مرتب ہو کر منظر عام پر آرہا تھا تو حضرت نے حکم جاری فرمایا کہ سفر نامے سے پہلے اکابر کی تحریروں پر مشتمل ایک داستان عشق و محبت پیش کرنی چاہیے، تاکہ قارئین بھی اس پر کیف و سرور سفر نامہ سے لطف اندوز ہو سکیں۔

یہ کتابچہ مولانا عبدالحق، علامہ مناظر احسن گیلانی، مولانا ادریس ندوی، ڈاکٹر میر ولی الدین اور مولانا رفیق الدین مرادآبادی، کی منتخب تحریروں پر مشتمل ہے اور بجا طور پر یہ زائرین حرم کے لیے آداب حاضری اور عشق و محبت کا ایک روحانی ذخیرہ ہے۔

یہ مختصر سا کتابچہ پڑھنے سے آپ بھی اپنے دل میں عشق و محبت کی آگ محسوس کریں گے اور یہی آگ اور تڑپ کبھی نہ کبھی آپ کو اپنے پیارے محبوب ﷺ کے دیس میں لے جانے کا سبب بن جائے گی۔

صفحات ۷۲، قیمت درج نہیں، کاغذ سفید، سرورق جاذب دل و نگاہ۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور، اگست ۲۰۱۱ء)

☆☆☆☆

اکابر کی شام زندگی

مولانا عماد الدین محمود

پیش نظر کتاب جناب مولانا عماد الدین محمود صاحب کی ایک اچھوتی تحریر کی آئینہ دار ہے، اس سے پہلے ہمیں اکابرین ملت کی طول وطویل سوانح عمریاں دیکھنے کو ملتی رہیں، مگر اس کتاب نے ان نامور جرأت مند ہستیوں کی شام زندگی سے نقاب کھینچ ڈالا۔

حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا مفتی کفایت اللہ دھلویؒ کے علاوہ خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ اور پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی زندگی کے آخری لمحات کا بھی تذکرہ اس میں کیا گیا ہے۔

کتاب لائق مطالعہ اور قابل دید ہے، مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کے پیش لفظ نے کتاب کی جان میں جان ڈال دی ہے۔

۶۴صفحات پر مشتمل یہ خوبصورت گلدستہ صرف ۲۴روپے میں دستیاب ہے۔

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ درماہنامہ آب حیات لاہور، جولائی ۲۰۰۳ء)

☆☆☆☆

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد القیوم حقانی

گیارہ ابواب پر مشتمل یہ کتاب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی سیرت وکردار کو اجاگر کرتی دکھائی دے رہی ہے، امیر شریعت کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار صلاحیتوں اور صفات سے مالا مال کر رکھا تھا، ان کی خدمات ہنگامہ یوم النشور تک یاد

رکھی جائیں گی، اہل علم و قلم ہر دور میں ان کی حیات پر کچھ نہ کچھ لکھتے چلے آئے ہیں، مگر پیش نظر کتاب حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے ایسے انداز میں مرتب کی ہے کہ گویا دریا بکوزہ کا مصداق ہے، اس میں مولانا بخاری کی تقریباً زندگی کے تمام پہلوؤں پر گفتگو کی گئی ہے، کتاب پڑھنا شروع کریں تو چھوڑنے کا دل نہیں کرتا، ہر لائبریری اور کتب خانے کی ضرورت ہے۔ صفحات ۳۲۰، مجلد

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور۔ ستمبر ۲۰۱۶ء)

☆☆☆☆

برگ سبز

مصنف۔ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی

پیش نظر کتاب برگ سبز دارالعلوم دیوبند کے چشم وچراغ شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی کی ادبی، علمی، تحقیقی اور تحریری کاوش ہے، جو انہوں نے اپنے شفیق و محسن، مربی و شیخ اور حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے تلمیذ خاص حضرت مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھوی کے سانحہ ارتحال پر تحریر کی ہے۔

تحریر میں مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی نے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی کی سوانحی جھلکیاں، اساتذہ کرام کے احترام کے حوالے سے خصوصی مضمون، اخلاص و تقویٰ کی نادر و نایاب مثالیں، عشق رسول کے سبق آموز واقعات کو انتہائی خوبصورت انداز میں تحریر فرمایا ہے۔

القاسم اکیڈمی نے اس تحریر کو عمدہ اور احسن انداز میں شائع کیا ہے۔ کاغذ سفید، رنگین ٹائٹل، صفحات ۹۷، ناشر۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی، مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات۔ جون ۲۰۰۷)

بزم منور

مرتب۔ حافظ محمد قاسم

بقول مولانا عبد القیوم حقانی مولانا منور حسن سورتی دور حاضر کے جادو بیان واعظ اور بے مثال خطیب ہیں بزم منور انہی کے ارشادات وافادات کا ترتیب دیا ہوا ایک علمی سرمایہ ہے، جو مولانا عبد القیوم حقانی کے صاحبزادے مولانا حافظ محمد قاسم صاحب نے بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے مرتب کیا ہے، قرآن کی عظمت، مقام صحابہ، رحمت وغضب، رحمت الٰہی، اعمال صالحہ، زندگی کی حقیقت، وصیت کی اہمیت جیسے عنوانات کے تحت سینکڑوں ذیلی عنوانات پر یہ مجموعہ ہر مسلمان گھر کی ضرورت ہے۔

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ اگست ۲۰۰۲ء)

☆☆☆☆

بزم منور

مرتب۔ مولانا منور حسین سورتی صاحب

سید الرسل، خیر البشر، سید العرب والعجم، خاتم الانبیاء محمد ﷺ کی شخصیت ازل سے تا ابد، زمان ومکان پر احاطہ کیے ہوئے ہے، حضور ﷺ کی سیرت مبارکہ انسانیت کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہے، آپ ﷺ کی سیرت طیبہ تمام عالم انسانی کے لیے مشعل راہ ہے، قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس میں اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے، آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کو حوالہ قلم و قرطاس کرنا یا بیان کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔

پیش نظر کتاب بزم منور جلد پنجم سیرت طیبہ کے عنوان پر حضرت مولانا منور حسین سورتی صاحب کے خطبات کا ایک حسین و جمیل مرقع ہے، کتاب ہذا سے پتا چلتا ہے کہ مولانا موصوف کامیاب خطیب ہیں، جو اپنی بات بڑے طریقے اور سلیقے سے اپنے سامعین تک پہنچانے کی پوری دسترس رکھتے ہیں، کتاب وسنت کے دلائل وبراہین کے ساتھ عقلی دلائل سے بھی اپنے سننے والوں کے لیے تسکین قلب کا سامان فراہم کرتے ہیں، یہ خطبات حافظ محمد قاسم مدیر ماہنامہ القاسم نوشہرہ نے مرتب کیے ہیں، صفحات ۱۷۶، سرورق چہار رنگ، کتاب ہر لحاظ سے قابل دید وقابل داد ہے، علماء، خطباء اور طلباء کے لیے ایک انمول تحفہ ہے۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ ماہنامہ آب حیات لاہور۔ فروری ۲۰۰۴ء)

☆☆☆☆

بنیاد کا پتھر

مصنف۔ مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ

یہ کتاب کسی مدرسے کے سنگ بنیاد، کسی مسجد کے سنگ بنیاد، کسی خانقاہ کے سنگ بنیاد، کسی تنظیم، ادارے اور انجمن کے سنگ بنیاد کا پتہ نہیں دیتی بلکہ یہ جامعہ ابوہریرہ کے ابتدائی طالب العلم، خوشہ چین، ریزہ چین، القاسم اکیڈمی کی خشت اول، ماہنامہ القاسم کے روح رواں، مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ العالی کے دست وبازو جناب گل رحمٰن کی سوانح عمری ہے۔

جس نے روز اول سے ادارے کے بانی علامہ حقانی کے مزاج کو پہچانا، ان کی طبیعت کو سمجھا، ان کے مشن کی روح کی گہرائی میں اترا، ان کو برسوں بعد ملنے والے

ایک محب صادق اور مخلص کارکن کی دستیابی کے باعث ان کے کام کو پھیلاؤ ملا، ادارہ القاسم کو چار چاند لگے، ماہ نامہ القاسم کی صدائے بازگشت دور دور تک سنی گئی، القاسم اکیڈمی نے تصنیفی اور تالیفی میدان میں قدم رکھا تو گل رحمٰن نے اپنے فکری گھوڑے لگاموں سمیت حاضر کر دیے، جیسا کہ کہا جاتا ہے پیراں نمی پرند مریداں می پرانند، پیر نہیں اڑتے مرید اڑاتے ہیں کی ایک ادنیٰ سی جھلک یہاں بھی دیکھی جاسکتی ہے کہ ادارے کے ایک عام کارکن نے کس طرح اپنے ادارے کے ساتھ وفاداری، جانبازی، جانفشانی اور جانسپاری کی انمٹ داستانیں رقم کرڈالیں کہ مولانا حقانی نے تین سو کے قریب صفحات پر اس گل رحمٰن کو گلہائے محبت پیش کیے، جس نے ان کے ادارے کو اپنی محنت سے گل وگلزار بنادیا۔

اس کتاب کے سرورق پر مولانا حقانی کے فرط مسرت میں ڈوب کر لکھے گئے کلمات کو پڑھیے اور سر دھنیے۔

مولانا نے لکھا ہے کہ تنظیموں، جماعتوں، تحریکوں اور اداروں کے اصل روح رواں کارکن ہوتے ہیں، جن کی حیثیت بنیاد کے پتھر کی ہوتی ہے، کارکن کی محنت، لگن، اعلیٰ کارکردگی، اور مخلصانہ کردار سے انقلاب واقع ہوتے ہیں، ایسے ہی ایک مخلص، جفاکش، نظریاتی، جواں سال اور وفادار کارکن کی دلچسپ کارکردگی اور حیرت انگیز کردار اور ہمہ جہتی، فکر انگیز، سبق آموز، تصنیف، تاریخ وتذکرہ اور علم وادب کا حسین مرقع ہے۔

کسی بھی ادارے سے وابستہ کارکنان کے لیے یہ کتاب آگے بڑھنے کے لیے راہبری کرتی ہے، یہ مشعل راہ ہے، یہ توشہ اور زاد سفر ہے، یہ ثریٰ سے ثریا تک لے جانے والا مرکب ہے، اداروں کے رضاکار اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ اکتوبر ۲۰۱۲ء)

تاریخی شاہی مسجد کچھی اور آثار صالحین

مؤلف۔ مولانا طاہر محمود اطہر مدظلہ

حضرت مولانا طاہر محمود اطہر کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، ان کی اثر انگیز تحریریں ماہ نامہ آب حیات کے قارئین پڑھتے ہیں تو سر دھنتے ہیں، وہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل، جامعہ قاسمیہ کے محبوب استاذ، ماہ نامہ آب حیات کے مدیر، جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے مشکبار چمن کے گل سرسبد، مخدومی خاندان کے چشم وچراغ اور میدان تحریر کے شہ سوار ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بلا کی ذہانت وفطانت دے رکھی ہے، وہ بیک وقت لکھاری، مصنف، مدرس، خطیب اور معقولات ومنقولات پر دسترس رکھنے والے عالم باعمل شخص ہیں۔

پیش نظر کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ان کے آبائی گاؤں میں موجود شاہی مسجد جو کسی نگینے کی مانند تاباں ودرخشاں دکھائی دیتی ہے، جس کی مسند خطابت پر ان کے والد ماجد، پیر طریقت، رہبر شریعت، جرأت رندانہ اور حریت فکر کے علمبردار حضرت مولانا حبیب بخش مخدوم گوہر افشانی، قرآن وسنت کی ترجمانی، عقائد ونظریات کی پاسبانی اور ورثہ اسلاف کی نگہ بانی فرمارہے ہیں۔

مولانا طاہر محمود اطہر نے اپنے مخدوم ومکرم والد کے احساسات قلب محسوس کرتے اور ان کے احکامات کی اتباع کرتے ہوئے ایک نسخہ کیمیا مرتب کیا، جسے تاریخی شاہی مسجد کچھی اور آثار صالحین کا نام دے ڈالا، یہ کتاب ساڑھے تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے، جس کے ابتدائی چالیس صفحات میں مولانا نے اپنا کلیجہ نکال کر امت مسلمہ کے سامنے رکھ دیا ہے، یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے،

جلی عنوان کے تحت سینکڑوں ذیلی موضوعات پڑھنے والے کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے ہیں، کتاب میں معلومات کی طغیانی، ادب کی چاشنی اور تحریر کی شگفتگی پڑھنے والے کو کچھ کر گزرنے پر مجبور کرتی ہے، شاہی مسجد کی مکمل تاریخ، مخدوم خاندان کا پس منظر، اس خاندان میں ولایت وریاضت کے دلکش مناظر، قریہ کچھی کے مضافات میں موجود آسمان ولایت کے دمکتے ستاروں کا گورستان اور اس میں مدفون اولیاء اللہ کا تذکرۂ خیر اس کتاب کا طغرائے امتیاز ہے۔

مولانا طاہر محمود اطہر نے یہ کتاب لکھ کر اہلیان تلہ گنگ پر احسان عظیم کیا ہے، اگر یہ کتاب نہ ہوتی تو ان قدسی صفات اولیاء کی قابل رشک تاریخ سے یہ لوگ ناواقف رہتے، جب حال کا یہ حال ہے تو پھر آل کا کیا ہوتا؟ آنے والی نسلیں ان لوگوں کی اجلی، ستھری، رخشاں ودرخشاں تاریخ سے قطعی آشنا نہ ہوسکتیں، اللہ تعالیٰ مولانا کو اس کاوش پر اجر جزیل عطا فرمائے۔

ناانصافی ہوگی اگر فرط مسرت کے ان لمحات میں سلطان القلم مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کا ذکر خیر نہ کروں، جن کے زیر انتظام وانصرام القاسم اکیڈمی نے اس کے حسن وجمال میں نہ صرف اضافہ کیا بلکہ القاسم کی فہرست کتب کو بھی چار چاند لگادیے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ سے شرف قبولیت عطا فرمائے۔ ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور، اکتوبر ۲۰۱۱ء)

☆☆☆☆

تحفۃ الاسلام
یعنی تفسیر سورۃ الفاتحہ
مصنف مولانا حافظ اکرام الدین صاحب

یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، قرآن کریم کی سورۃ الفاتحہ کی تفسیر ہے، جس کے مصنف مولانا حافظ اکرام الدین ہیں، مرحوم قدوۃ المفسرین، زبدۃ المحدثین، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ کے شاگرد رشید تھے، یہ کتاب انہوں نے آج سے کئی سال پہلے یکم محرم الحرام ۱۲۴۲ میں تصنیف فرمائی تھی، ایک صاحب خیر مسلمان کی وساطت سے حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کے ہاتھ لگی، انہوں نے اس کتاب کی خوبصورت کمپوزنگ کروائی اور بنام خدا شائع کر دی، کراچی کے ایک مخلص جناب الحاج عتیق الرحمٰن صاحب نے اسے تقسیم کرنے کی ذمہ داری اٹھائی ہے۔

کتاب کا اسلوب نگارش پرانا ہے، مگر سہل اور آسان ہے، بہت ہی مؤثر اور پرکشش ہے، ایک ایک لفظ اور سطر لکھنے والے کے خلوص اور جانفشانی کا پتہ دیتی ہے، سورۃ فاتحہ کے ایک ایک حرف اور آیت کا مفہوم اس طرح واضح کیا گیا کہ قاری بحر حیرت میں کھو جاتا ہے۔ صفحات ۹۶، ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، پوسٹ آفس خالق آباد، نوشہرہ کے پی کے

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور، اگست ۲۰۱۲ء)

☆☆☆☆

تذکرۃ المصنفین وتراجم العلماء

مفتی محمد عثمان القاسمیؒ

مولانا ابو القاسم مفتی محمد عثمان دیوبند کے فاضل اور عظیم عالم تھے، پیش نظر کتاب انہی کی محنت شاقہ کا ثمرہ ہے، جس میں مولانا مرحوم نے صرف، نحو، بلاغت، کلام، فقہ، اصول فقہ، میراث، مناظرہ، منطق، فلسفہ، ہندسہ، حساب، ہیئت، الجبرا، ادب عربی اور ادب فارسی کے علماء اور مصنفین کے احوال حروف تہجی کے لحاظ سے جمع کیے ہیں۔

مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے اس کتاب کو زیور طباعت سے آراستہ کیا ہے، صفحات ۵۱۲، خوبصورت جلد، دلچسپ پیرایہ بیان۔ قیمت ۲۵۰ روپے

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ مئی ۲۰۰۶ء)

☆☆☆☆

تذکرہ مشاہیر چودھوان

مولانا عماد الدین محمود

چودھوان صوبہ سرحد (کے پی کے) کا ایک گمنام سا علاقہ ہے، جس نے بڑی بڑی نامور ہستیاں پیدا کیں، عالم ربانی، صاحب تالیفات کثیرہ، جامع الکمالات والمحاسن حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی جیسی نابغۂ روزگار، سرمایۂ اہل اسلام، اور عبقری شخصیات اسی قصبہ میں پیدا ہوئیں، مولانا حقانی ہی رقم طراز ہیں

چودھوان علم وادب کا ایک ایسا چمن ہے جس کے پھولوں سے دنیائے علم وادب میں خوشبو ہے، رعنائی اور دلکشی ہے، چودھوان روشنی کا مینار اور فکر ودانش کا

چراغ ہے، عقیدے کی سلامتی، تعلیم اسلامی کا مرکز اور ایسا منبع رہا ہے، جس سے دور دور تک پیاسوں کی پیاس بجھتی رہی، علم کے شیدائی اور اس کے متلاشی یہاں پہنچتے اور سیر اب ہوتے رہے، تذکرہ مشاہیر چودھوان کے مؤلف مولانا عمادالدین محمود صاحب نے اپنی جنم بھومی چودھوان کو حضرت ظفر علی بجنوریؒ کے اس قطعہ کامصداق قرار دیا

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے

مولانا عمادالدین نے اپنے آبائی قصبہ چودھوان کے مشاہیر کا تذکرہ مرتب فرما کر اہل علاقہ پر احسان عظیم کیا ہے۔ صفحات ۱۹۹، کاغذ مناسب۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ، کے پی کے

تبصرہ نگار۔ محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور)

☆☆☆☆

تذکرہ وسوانح سید عطاء اللہ شاہ بخاری

مصنف مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ

القاسم اکیڈمی کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بخشا ہے کہ اس نے اکابرین امت کی سوانح کو نئی نسل تک پہنچانے کا بیڑا اٹھایا ہے، عصر حاضر میں اس وقت کہ جب نوجوان نسل یورپ وامریکہ کی نقالی میں فخر محسوس کرتی ہے اور ان کا طرز زندگی اپنا ناضروری سمجھتی ہے، ان حالات میں نوجوان نسل کا اپنے اکابرین اور بزرگوں سے تعلق جوڑنا اور انہیں اپنے آباء کی تہذیب وروایات کا درس دینا یقیناً قابل تحسین ہے، جس کا سارا کریڈٹ القاسم اکیڈمی کے منتظم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کو جاتا ہے، ترقی یافتہ اقوام کا تجزیہ کرنے سے بات سامنے آئی ہے کہ دنیا میں صرف

وہی قومیں ترقی کرتی ہیں، جن کے بزرگ اپنے تجربات کو ملکی اور ملی مفاد کے لیے استعمال کرتے ہیں اور جن کی نوجوان نسل اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چلنے میں فخر محسوس کرتی ہے۔

ہمارے اکابرین بلاشبہ اس دور کی عظیم ترین شخصیات تھیں اور یہ بات بھی قطعاً درست ہے کہ دنیوی واخروی امور میں وہ ہمارے لیے مشعل راہ اور آئیڈیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

القاسم اکیڈمی کی یہ کاوش بذات خود ایک مستحسن امر ہے، اس سے قبل حضرت علامہ ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحبؒ اور مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی حیات وسوانح منظر عام پر آچکی ہیں اور زیر تبصرہ کتاب حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وسوانح پر مشتمل ہے، اس کے اندر حضرت کے خاندانی پس منظر، تعلیم وتربیت، شخصیت وکردار، فقر ودرویشی، مصائب ومشکلات، اوصاف وکمالات، سیاسی بصیرت، انگریز سے نفرت، عشق رسول ﷺ، اتباع سنت، مسئلہ ختم نبوت، فرق باطلہ کا تعاقب، دعوت وخطابت، قید وبند کی صعوبتیں، ذوق شعر وادب، ظرافت، حاضر جوابیاں، چٹکلے، آخری ایام، اور ان جیسے لاتعداد عناوین جو حضرت کی دعوتی ومشکلات زندگی پر مشتمل ہیں، اس کتاب کا حصہ ہیں۔ مؤلف نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ اس مواد کو جمع کیا، اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس کاوش کو قبول فرمائیں اور اس کتاب کو خواص وعوام کے لیے نافع ومفید بنائیں۔ صفحات ۲۱۸،

(تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی
ماہ نامہ آب حیات لاہور مئی ۲۰۱۰ء)

☆☆☆☆

تذکرہ وسوانح علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

مرتب۔ مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ تفسیر لکھنے والے، کراچی میں پاکستان کا جھنڈا لہرانے والے، تحریک پاکستان کے ابتدائی کارکنان میں سے تھے، ان کی شخصیت سے ہر شخص آگاہ ہے، مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی زیر سرپرستی ہر ماہ شائع ہونے والا ماہ نامہ القاسم نے حضرت عثمانی پر ایک خصوصی نمبر شائع کیا ہے، القاسم کے باقی خصوصی نمبروں کی طرح اس نمبر کو بھی امتیازی شان حاصل ہے۔ صفحات ۴۴۸، ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ جون ۲۰۰۶ء)

☆☆☆☆

تذکرہ وسوانح مولانا محمد احمدؒ

مصنف، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی

حضرت العلامہ مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ جیسے عالم دین کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، بیسیوں کتابیں، ہزاروں مکتبوں میں زیر گردش ہیں، مختلف موضوعات پر انتہائی سنجیدگی کے ساتھ قلم اٹھاتے ہیں اور بھرپوری ذمہ داری اور دیانت داری کے ساتھ ہر موضوع کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔

مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی نئ اور اچھوتی کتاب تذکرہ وسوانح کے حوالے سے حضرت مولانا محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر لکھی گئی ہے اور اسی نام سے شائع بھی ہوئی ہے۔

حضرت مولانا الحاج محمد احمد صاحب رحمہ اللہ علمائے دیوبند کے چشم وچراغ ہیں، قرآن حکیم کے بہت بڑے داعی تھے، پوری زندگی تقویٰ، للّٰہیت اور رجوع الی اللہ میں گزری۔

مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے مولانا محمد احمد رحمہ اللہ کی مکمل سوانح حیات لکھ کر قارئین پر یقیناً بڑا احسان کیا ہے۔

۲۷۱ صفحات کی یہ کتاب نہایت ہی عمدہ اور قابل مطالعہ ہے۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ کے پی کے

تبصرہ نگار، مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور حیات لاہور۔ جون ۲۰۰۳ء)

☆☆☆☆

تذکرہ وسوانح مولانا ابوالکلام آزادؒ

تالیف: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب

حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ برصغیر کی تاریخ کے وہ عظیم انسان تھے جن کے تذکروں سے آج بھی محافل میں رونق ہے، اپنے دور میں ان کی تقریروں اور تحریروں نے ایک دھوم مچار کھی تھی، ان کی حق گوئی وبے باکی کا یہ عالم تھا کہ عالم کہولت میں انہیں رانچی کی جیل کاٹنا پڑی، انہوں نے الہلال اور البلاغ نامی رسالے نکالے، جن میں شائع ہونے والی تحریروں نے ایک دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالے رکھا، انہوں نے پس دیوار زنداں رہ کر ایسی ایسی تحریریں لکھیں جنہیں غبار خاطر کے صفحات پر دیکھا جاسکتا ہے، یہ اگرچہ عالم بے بسی میں لکھے گئے خطوط تھے مگر ایک باذوق انسان آج بھی انہیں پڑھ کر جھوم اٹھتا ہے، اسی طرح مولانا کی بے شمار تصانیف ہیں، ہزاروں صفحات آپ نے لکھے، پیش نظر کتاب میں مولانا عبدالقیوم

حقانی صاحب نے مولانا آزاد کی تحریروں اور ان کی کتابوں کے اقتباسات اور ان کے اثرات پر کھل کر لکھا ہے، ماشاء اللہ مولانا حقانی کی بہت ہی عمدہ کاوش ہے، کاش ذرا ان اقتباسات کا منظر اور پس منظر بھی لکھ دیا جاتا تو کتاب میں مزید نکھار آجاتا، بہر حال بہت ہی خوب ہے، صفحات ٢١٦

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ کے پی کے

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔

مطبوعہ در ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور۔ دسمبر ٢٠١٦ء)

☆☆☆☆

توضیح السنن

مصنف۔ مولانا عبد القیوم حقانی صاحب

توضیح السنن آثار السنن کی لاجواب اردو شرح ہے، آثار السنن ہمارے دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے، جس کے مصنف عالم ربانی مولانا محمد بن سبحان علی نیمویؒ ہیں، حضرت نیمویؒ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مقلد تھے، آثار السنن فقہ کے ابواب کے مطابق مرتب کی گئی ہے، حضرت نیمویؒ نے ایک موضوع سے متعلق احادیث جمع کی ہیں، اب ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اردو داں طبقہ کے لیے اس کی کوئی آسان شرح ہو، چنانچہ عالم ربانی مولانا عبد القیوم حقانی صاحب نے اس مشکل عقدہ کو حل کر دکھایا ہے۔

دو جلدوں میں توضیح السنن لکھ کر جہاں انہوں نے حضرت نیمویؒ کی روح پر فتوح کو راحت پہنچائی وہاں علماء، طلبہ اور ارباب درس و تدریس پر احسان عظیم کیا، کتاب میں فقہی اختلافات، ائمہ کے مواقف اور دلائل بھی بیان کیے ہیں۔

کتاب انتہائی لاجواب ہے، اللہ تعالیٰ مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی دیگر تصانیف کی طرح اس کتاب کو بھی شرف قبولیت عامہ بخشے، ۱۳۷۶ صفحات کا یہ نادر شاہکار صرف چھ صد روپے میں پاکستان کے تمام بڑے شہروں کے مکتبوں سے مل سکتا ہے، براہ راست منگوانے کے لیے پتا۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ فروری ۲۰۰۳ء)

☆☆☆☆

جمالِ انور تذکرہ وسوانح علامہ انورشاہ کاشمیریؒ

مرتب۔ مولانا عبدالقیوم حقانی

محدث کبیر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری کے حالات زندگی پر اگرچہ اس سے پہلے متعدد مضامین، مقالات اور کتابیں تحریر کی گئیں، تاہم مولانا عبدالقیوم حقانی کی مذکورہ کتاب جمال انور تذکرہ وسوانح علامہ انور شاہ کشمیریؒ اس موضوع پر مفصل اور منفرد کتاب ہے، اس کتاب میں مولانا عبدالقیوم حقانی نے محدث کبیر علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے حالات زندگی کو انتہائی مفصل انداز میں قلمبند کیا ہے اور قاری کی سہولت کے لیے کتاب کو گیارہ ابواب میں تقسیم کیا ہے، رنگین ٹائٹل اور عمدہ کاغذ، صفحات ۲۹۸

القاسم اکیڈمی نوشہرہ کے علاوہ پاکستان بھر کے مکتبوں پر دستیاب ہے۔

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ جنوری ۲۰۰۷ء)

☆☆☆☆

جمال یوسف سوانح مولانا سید یوسف بنوریؒ

مصنف۔ حضرت مولانا عبد القیوم حقانی

جمال یوسف بھی حضرت مولانا عبد القیوم حقانی کی تصنیف ہے، جس میں موصوف نے محدث العصر حضرت مولانا یوسف بنوریؒ کے سوانح زندگی کو بڑے احسن پیرائے میں زیب قرطاس کیا ہے، مولانا مرحوم کے حصول علم و تکمیل علم، ان کی فقر و مستی، ان کی انابت و خشیت، ان کے نقوش وطہارت، ان کا عشق رسول و محبت، ان کا طریقہ درس و تدریس، ان کی محد ثانہ جلالت شان، ان کا عظیم علمی، فقہی مقام، ان کے دینی و علمی کارنامہائے گراں مایہ، ان کا ذاتی حسن و کمال، تبلیغی و تحریکی سرگرمیاں، رد فرق باطلہ میں ان کی گراں قدر خدمات، اعلائے کلمۃ الحق کے لیے ان کی تگ و تاز اور دیگر دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات جو پڑھنے والے علماء اور عوام کے لیے مشعل راہ اور نشان منزل ہیں، کتاب ۳۰۴ صفحات پر مشتمل ہے، کاغذ سفید ہے، سرورق انتہائی خوبصورت ہے، کتاب پر قیمت کا اندراج نہیں ہے،

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ خالق آباد نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور)

حسن انتخاب

مولانا عماد الدین محمود

مولانا عماد الدین محمود تحریر و قلم کی دنیا کا ایک جانا پہچانا نام ہے، انہوں نے اکابر کی شام زندگی لکھ کر اپنی صحافتی اور قلمی زندگی کا سورج طلوع کیا، وہ القاسم اکادمی کے رکن رکین اور چودھوان کی جامع مسجد زکریا کے منبر کے خطیب دلنشین بھی ہیں۔

ان کی تحریر و تقریر کو جلا بخشنے میں مرد حق آگاہ مولانا عبدالقیوم حقانی کا بہت ہی واضح کردار موجود ہے، جنہوں نے ان کی کتابیں شائع کرنے کا بیڑہ اٹھایا، انہیں جامعہ ابوہریرہ کی علمی کتابوں سے بھری لائبریری کے دروازے چوپٹ ان کے لیے کھول دیے، دریائے سندھ کے ساحل سے کچھ فاصلے پر دریائے علم کی متلاطم موجوں میں انہیں شناوری اور غوطہ زنی کا حسین لمحہ مہیا کیا، پھر اس مشاق اور کہنہ مشق عالم دین نے اس بحر علم کی ذخار موجوں سے دُرہائے نایاب تلاش کر کے امت مسلمہ کی آغوش میں سجا دیے، انہی جواہر و لآلی کو حسن انتخاب کا نام دے کر القاسم اکادمی نے شائع کیا ہے، اس باقامت کہتر اور باقیمت بہتر کے مصداق علمی خزانے میں اسلاف کے حسین ماضی کی خوبصورت یادیں ہیں، حق گوئی، بے باکی کی اٹھکیلیاں کرتی داستانیں ہیں، غرض یہ کہ اس کتاب میں ارباب علم و دانش و بینش کے مطالعہ کے لیے بہت کچھ ہے، پھر عالم ربانی، شیر یزدانی، مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ العالی کا ایمان افروز اور تشجیع اصاغر پر مبنی پیش لفظ اس کتاب کی جان ہے۔

صفحات۔ ۱۸۳۔ ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور، اگست ۲۰۱۲ء)

☆☆☆☆

حقانی تبصرے

بقلم۔ مولانا عبدالقیوم حقانی

پیش نظر کتاب معروف عالم دین حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی کے ان تبصروں پر مشتمل ہے جو انہوں نے ماہ نامہ القاسم میں بے شمار کتابوں اور دینی رسالوں پر تحریر کیے ہیں، یہ ماہ نامہ القاسم کا خصوصی نمبر ہے، اب مولانا عبدالقیوم

حقانی کے ان جاندار اور گرانقدر تبصروں کو الگ الگ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ، بلکہ اس مقصد کے لیے حقانی تبصرے ہی کافی ہیں، یہ ضخیم شمارہ ہر ادارے اور ہر لائبریری کی ضرورت ہے، صفحات ۳۱۵، سفید اور عمدہ کاغذ، رنگین اور دلکش ٹائٹل ، قیمت درج نہیں۔ ناشر القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ مئی ۲۰۰۷ء)

☆☆☆☆

حقانی وظائف

بقلم۔ مولانا عبد القیوم حقانی

زیر نظر کتابچہ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی کے حقانی وظائف پر مشتمل ہے، جس میں مولانا عبدالقیوم حقانی نے قرآن مجید کی آخری سورتوں کے فضائل وبرکات، حضور ﷺ کے معمولات کے مبارک ثمرات اور ہمہ قسم جسمانی اور روحانی بیماریوں اور پریشانیوں کے لیے مفید اور قابل عمل مجرب وظائف جمع کیے ہیں، اور مولانا حقانی نے وضاحت فرمائی ہے کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا، بہر حال یہ اس مبارک سلسلہ کی پہلی کڑی ہے جو پیش خدمت ہے، صفحات ۳۰، کاغذ سفید، رنگین ٹائٹل اور قیمت درج نہیں۔

ناشر القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ مئی ۲۰۰۷ء)

☆☆☆☆

خصائل نبوی کا دلآویز منظر

مصنف۔ مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب

مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب اس لحاظ سے بہت خوش نصیب ہیں کہ انہوں نے اپنی تمام تر صلاحتیں اپنے تصنیفی ذوق کو اوج کمال پہ پہنچانے میں صرف کر رکھی ہیں، پیش نظر کتاب ان کی اس خصوصی کاوش کا ایک حصہ ہے جو انہوں نے شمائل ترمذی کے سلسلہ میں جاری رکھی ہوئی ہے۔

اس کتاب میں حضور ﷺ کے بستر، حضور ﷺ کی تواضع، حضور ﷺ کے اخلاق وعادات، آپ ﷺ کے حیاء، اور آپ ﷺ کی حجامت کا ذکر ہے۔

کتاب کے مقدمہ میں علامہ شبلی نعمانی کی سیرت النبی سے چند دلکش اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عالم ربانی، محقق زمانی، شیریزدانی، مولانا عبدالقیوم حقانی کی ان علمی کاوشوں کو اپنی جناب میں قبولیت عطا فرمائے۔

مادہ پرستی کے اس دور میں صبح وشام دین متین کی اشاعت وترویج میں لگا دینا قبولیت عند اللہ کی علامت ہے۔

صفحات ١٦٦، کاغذ درمیانہ، قیمت درج نہیں۔ ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور۔ مئی ٢٠٠٨ء)

☆☆☆☆

درر فرائد ترجمہ وشرح جمع الفوائد

مترجم حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی

حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنت کے ساتھ خصوصی شغف عطا فرمارکھا تھا، انہوں نے حدیث رسول ﷺ کی اشاعت وترویج میں اپنی زندگی کھپادی تھی، درر فرائد جمع الفوائد کا اردو ترجمہ اور تشریح ہے، جس کے مصنف علامہ محمد بن محمد بن سلیمان دوانی ہیں۔

جمع الفوائد چودہ کتب احادیث پر مشتمل ہے، جس میں کتاب الفتن، چند ناگزیر فتنے، معرکے اور قیامت کی شرائط، کتاب القیامہ اور اس کے احوال، حشر، حساب، حوض کوثر، پلصراط، میزان اور شفاعت جیسے عنوانات کے علاوہ جنت اور دوزخ سے متعلق احادیث کا ایک قیمتی اور خوبصورت مجموعہ اس کتاب کی زینت اور خوبصورتی میں چار چاند لگائے ہوئے ہے، اس کتاب کا آخری باب جنت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار سے متعلق ہے۔

عرض ناشر کے عنوان سے مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے کتاب کا تعارف پیش کیا ہے، جس میں انہوں انکشاف کیا ہے کہ موجودہ کتاب درر فرائد میں سے منتخب چھ ابواب ہیں، اے کاش! اس کتاب کو مکمل چھاپ دیا جاتا؟ میرے پاس اس کتاب کا ایک پرانا نسخہ موجود ہے، اس دیکھنے اور پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب اہل علم وعرفان کے لیے بہت ہی قیمتی تحفہ ہے۔ کاغذ عمدہ، صفحات ۲۸۸، سٹینڈرڈ سائز سے بڑا۔ ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

(مولانا محمود الرشید حدوٹی۔ ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور۔ اگست ۲۰۱۶ء)

☆☆☆☆

درس علم وعرفان

مولانا عبد القیوم حقانی مد ظلہ

مولانا عبد القیوم حقانی صاحب مد ظلہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، درجنوں کتابوں کے مصنف، مؤلف اور مرتب ہیں، اللہ نے انہیں سوز دروں عطا فرما رکھا ہے، اسی سوز دروں نے فوارے کو بلند پروازی عطا کی ہے، عرفانی اور وجدانی علم کا تعلق انسانی قلب سے ہے، قلب وجگر میں جس قدر صفائی، ستھرائی اور پاکیزگی آئے گی ،اسی قدر تقویٰ، طہارت، للّٰہیت اور خدا خوفی پیدا ہو گی ، یہی صفات انسان کو انسان کامل بناتی ہیں، انہی کے تار کو مولانا حقانی نے درس علم وعرفان میں چھیڑا ہے، کتاب بقامت کہتر اور بقیمت بہتر ہے۔

صفحات ۸۰، کاغذ سفید، سرورق چہار رنگ، قیمت ۲۶روپے

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور جون ۲۰۰۶ء

☆☆☆☆

دفاع امام ابو حنیفہؒ

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی مد ظلہ

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی مد ظلہ العالی کے نام سے اور ان کی شبانہ روز کی مساعی جمیلہ سے علمی حلقے آگاہ ہیں، درجنوں علمی کتابیں اللہ تعالیٰ نے ان کے قلم سے لکھوادی ہیں، دفاع امام ابو حنیفہ ان کی ابتدائی تالیفات میں سے ایک ہے، جسے

اہل علم نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور اپنی لائبریریوں میں سجایا، اس کتاب میں حضرت امام ابو حنیفہ کی سیرت، ان کے حالات زندگی، ان کے علمی کارناموں، علمی سرگرمیوں، دلچسپ مناظروں اور فقہ حنفی کی ضرورت اور اہمیت پر کھل کر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس کتاب کی نرالی شان اور اس کی اہمیت اسی بات سے واضح ہے کہ یہ کتاب بارہویں مرتبہ شائع ہو رہی ہے، اس کے افتتاحی کلمات حضرت مولانا عبد الحقؒ بانی دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے ہیں، پیش لفظ مولانا سمیع الحق کا لکھا ہوا ہے مقدمہ مولانا زاہد الحسینیؒ کا لکھا ہوا ہے، حرف آغاز خود جناب مولانا حقانی کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے۔ جنہوں نے سوز اور ساز میں ڈوب کر اپنی اس علمی سوغات کا تعارف خود پیش کیا ہے، یہ کتاب اہل علم کی انتہائی اہم ضرورت ہے۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ اکتوبر ۲۰۱۲ء)

☆☆☆☆

روئے زیبا کی تابانیاں

مولانا عبد القیوم حقانی

شرح شمائل ترمذی پہلے لکھی گئی اب مولانا حقانی نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دو الگ الگ ناموں سے شائع کروایا ہے، اول الصدر سے صرف علماء کرام ہی مستفید ہو سکتے تھے، مولانا حقانی نے عامۃ الناس کو فائدہ پہنچانے کے لیے مذکورہ کتاب ترتیب دی، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ صفحات ۱۶۰، قیمت ۹۹ روپے

(تبصرہ نگار مولانا محمود الرشید حدوٹی۔ ماہ نامہ آب حیات تاریخ جولائی ۲۰۰۵)

ساعتے با اھل حق

مولانا حبیب اللہ شاہ حقانی صاحب

پیش نظر کتاب مولانا حبیب اللہ شاہ حقانی کی تصنیف لطیف ہے، یہ کتاب پانچ سو سے زائد صفحات پر پھیلی ہوئی ہے، یہ کتاب شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کے درمیان ہونے والے علمی مباحثوں، علمی سوال وجواب اور اشکالات اور اشکالات کے حل پر مشتمل ایک علمی دستاویز ہے۔

اس میں موجود مضامین کا ایک معتد بہ حصہ ماہ نامہ القاسم اور ماہ نامہ الحق کے صفحات کی زینت بن چکا ہے۔

اس کتاب میں سیاست بھی ہے، شریعت بھی ہے، طریقت کے رموز واسرار بھی ہیں، سیاسی، مذہبی اور دینی قیادتوں کے احوال زندگی بھی ہیں، ملکی سیاست کے مدوجزر اور نشیب وفراز کا تذکرہ بھی ہے۔

ایک طالب علم کی علمی تشنگی اور پیاس بجھانے والی اور کسی طالب حق کو میدان عمل میں کھڑا کر دینے والی یہ کتاب لائق مطالعہ ہے۔

صفحات ۵۷۴، کاغذ عمدہ اور سفید، جلد خوبصورت

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی۔ نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور۔ ستمبر ۲۰۱۶ء)

☆☆☆☆

سراغ زندگی

مصنف۔ مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ

عالم ربانی حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ العالی کی ادبی کتاب ہے، جو ایک صد ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے، سرورق چہار رنگا ہے، کاغذ سفید اور عمدہ ہے، اس کتاب میں مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، مولانا محمد علیؒ کی کتابوں اور ذاتی ڈائریوں سے عامۃ الناس اور خواص کے فائدے کے لیے چیدہ چیدہ شذرات پیش کیے ہیں۔

کتاب کی فہرست سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب دریا بکوزہ کی مصداق ہے، مولانا ابوالکلام آزادؒ سے متعلقہ باب میں تو بے شمار معلومات افزا باتیں ملتی ہیں، مولانا آزاد کے مکتوبات انسانی قلوب واذہان کو جلا بخشتے ہیں۔

اس حصہ میں چند عنوانات یہ ہیں، ذوق علم وشوق مطالعہ، علم کی حقیقت، فقہ علم کے بغیر مطالعہ کا ڈھنگ، وسعت مطالعہ، مطالعہ کی بوقلمونیاں، ہمہ جہتی مطالعہ، مطالعہ کی تنہائیاں، مطالعہ کا اثر، مولانا آزاد کا اسلوب تحریر، ابوالکلام کا حافظہ، پابندی اوقات، کتابوں کا شوق، مجموعی لحاظ سے یہ کتاب انتہائی قابل تحسین کارنامہ ہے، بحر علم کے غواص مولانا حقانی نے تشنگان علوم نبویہ پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے، طالبان علوم دین کے لیے ہمہ وقت ساتھ رہنے والی کتاب ہے، سراغ زندگی بقامت کہتر اور بقیمت بہتر کی مصداق ہے، صرف ساٹھ روپے میں مل سکتی ہے، آج ہی خط لکھ کر منگوایئے۔ ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔ ماہنامہ آب حیات، جنوری ۲۰۰۲)

☆☆☆☆

سفر نامہ دھلی

حضرت مولانا شفیق احمد سلیم ملکانوی

حضرت مولانا شفیق احمد سلیم ملکانوی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، وہ اپنی علمی اور دینی خدمات کے حوالے سے اہل علم کے دلوں میں بستے ہیں، وہ جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا کے ناظم تعلیمات ہیں، گزشتہ سال انہوں نے بھارت کے مختلف مقامات کا دورہ کیا، اس میں بھارتی دارالحکومت دھلی بھی شامل ہے، جس کے مختلف پیرائے سے احوال انہوں نے ادیبانہ انداز میں قلمبند فرمائے ہیں، ان کے اس سفر نامہ کو القاسم اکیڈمی نے شائع کیا ہے، اہل نظر کے لیے خاصے کی چیز ہے، اس سفر نامے کے صفحات ایک صد تیس ہیں، کاغذ سفید اور سرورق دلکش ہے، قیمت درج نہیں ہے، ملنے کا پتا، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوھریرہ نوشہرہ کے پی کے۔

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔ ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور

☆☆☆☆

سوانح حضرت مولانا مفتی محمودؒ

مصنف۔ حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب مدظلہ

سوانح قائد ملت حضرت مولانا مفتی محمود کے حالات وواقع حیات پر مشتمل ایک خوبصورت گلدستہ کا نام ہے، جو عالم ربانی مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ کی تازہ تصنیف ہے پیش نظر حسین مرقع مولانا کی دیگر کتابوں کی طرح ایک عمدہ بہترین اور لاجواب نظریاتی تحفہ ہے، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود کے احوال وسوانح پر اگرچہ مختلف ارباب علم و قلم نے خامہ فرسائی کی ہے، مگر سوانح قائد ملت اپنی مثال آپ ہے، آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

ترتیب، تالیف اور تسوید کے جاں گسل اور پر صعب مراحل سے گزرنے کے بعد قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ کی حقیقت بیں نگاہ سے گزر کر ارباب ذوق وشوق کی آنکھوں کی ٹھنڈک، دلوں کی دھڑکن بننے والی سوانح قائد ملت واقعۃً ایک عظیم ولاجواب کتاب ہے۔

سرورق چار رنگ میں ہے، انتہائی جاذب نظر اور دلکش ہے، کمپوزنگ عمدہ ولاجواب ہے۔

سوانح قائد ملت بارہ ابواب پر مشتمل ہے، جن میں

(۱)خاندانی پس منظر (۲) تعلیم (۳)درس وتدریس

(۴) تقویٰ وانابت (۵) اخلاص وتحمل (۶) عشق رسول وختم نبوت

(۷) علمی عظمت، فقہی مقام (۸) محدثانہ جلالت (۹) جرات وبہادری

(۱۰) حکومت وحکمت۔(۱۱) لطائف وظرافت (۱۲) سفر آخرت۔

ان بارہ ابواب کے ذیل میں سینکڑوں عنوانات موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا حقانی کو جزائے خیر عطا فرمائے، جنہوں نے مفکر اسلام مفتی محمود کی زندگی کے روشن اور خفیہ پہلو منظر عام پر لائے۔

صفحات ۳۳۶، قیمت ۱۲۰

ناشر۔ القاسم اکیڈمی، خالق آباد نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(ماہنامہ آب حیات لاہور۔ اکتوبر ۲۰۰۲ء)

☆☆☆☆

سوانح حیات سید احمدؒ

مصنف۔ ملک عبدالقیوم اعوان صاحب

کتاب اور صاحب کتاب کا تعارف کرواتے ہوئے مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب لکھتے ہیں حضرت شاہ صاحب کے سر میں دماغ عالمانہ، سینے میں دل صوفیانہ، اور ہاتھ میں قلم ادیبانہ تھا، ان کے علمی، تحریری اور قلمی افادات سے علم جھلکتا ہے۔

مولانا لکھتے ہیں کہ ہمارے ممدوح شاہ صاحب عالم تھے، فتویٰ نگار نہیں بلکہ تقویٰ شعار، وہ پیر تھے مگر محض کشف و کرامات والے نہیں بلکہ علمی کمالات والے، وہ مصنف تھے مگر پیشہ ور نہیں بلکہ فکری دیانت اور دینی غیرت سے متصف، یہ حسین اختراع بہت کم لوگوں کے نصیب میں آتا ہے۔

یہ عظیم کتاب ملک عبدالقیوم اعوان صاحب نے انہی عظیم صفات کے مالک شاہ صاحب المسمیٰ سید احمد شاہ بخاری صاحب رحمہ اللہ کے بارے میں لکھی ہے۔

صفحات ۳۷۷، کاغذ سفید، سرورق عمدہ۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور فروری ۲۰۰۸ء)

سوانح شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ

مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ

شیخ الاسلام حضرت سید حسین احمد مدنی کا اسم گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے، دنیا بھر میں ان کے شاگردوں اور متوسلین کا ایک خوبصورت گلدستہ موجود

ہے، اسلام کے دفاع کی خاطر کام کرنے والی مزاحمتی تحریکوں کے اراکین و قائدین کی ایک معتد بہ تعداد انہی کے افکار و خیالات کی خوشہ چین ہے۔

حضرت مدنیؒ پہ بے شمار اہل سعادت مصنفین، مؤلفین اور انشاء پردازوں نے خامہ فرسائی کی ہے، حال ہی میں انہی سعادت مندوں کے طائفہ حق میں شمولیت کی غرض سے معروف عالم دین، مصنف، مؤلف، انشاء پرداز، ادیب حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کے سوانح اور احوال زندگی کو بحسن وخوبی سپرد قرطاس کیا ہے۔

کتاب کے سترہ ابواب اور اپنی جگہ پہ ہمہ باب لاجواب

صفحات دوسو بہتر اور مواد بہت ہی بہتر ہے، اگرچہ حضرت مدنیؒ کی نسبت سے کتاب بقامت کہتر ہے مگر معلومات افزا ہونے کے اعتبار سے بہتر ہے، سرسری نگاہ سے دیکھا جائے تو کتاب تصنیف کی بجائے تالیف لگتی ہے، جو اس دور کی سب سے معروف اور قابل قبول چیز ہے۔ قیمت ۱۲۰ روپے

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ مارچ ۲۰۰۵ء)

☆☆☆☆

سوانح حضرت مولانا عبدالحقؒ

مصنف۔ مولانا عبدالقیوم حقانی

۲۴ ابواب اور سینکڑوں عنوانات پر پھیلی ہوئی یہ کتاب انتہائی دلکش ہے، جس میں پڑھنے والے کے لیے مواد کی فراوانی بھی ہے اور عمل کرنے کے لیے کچھ علمی

سوغات بھی، دارالعلوم حقانیہ کے بانی حضرت مولانا عبدالحق بیک وقت بے شمار خوبیوں سے متصف تھے۔

وہ ہزاروں علماء کے استاذ، سینکڑوں مدارس کے سرپرست، اہل فکرو نظر کے لیے مرجع، ارباب سیاست کے لیے ان کی زندگی مشعل راہ اور اہل وطن کے لیے وہ خود ایک نعمت خداداد تھے، استاذ، مدرس، فقیہ، شیخ الحدیث، مدرسہ کے مہتمم، پارلیمنٹ آف پاکستان کی کابینہ کے ایک رکن اور گم گشتگان راہ کے لیے روشنی کا سامان تھے، مذکورہ کتاب میں استاذ العلماء، عالم ربانی مولانا عبدالقیوم حقانی نے بڑے جامع اور پرسوز انداز میں اپنے استاذ حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے احوال وسوانح قلمبند کئے ہیں، کتاب انتہائی خوبصورت ہے، ہر لائبریری کی ضرورت ہے۔

صفحات۔ ۳۲۰، کاغذ سفید، سہ رنگ سرورق

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ

(تبصرہ نگار۔۔ محمود الرشید حدوٹی)

ماہنامہ آب حیات لاہور۔

(شمارہ اکتوبر ۲۰۰۱ء)

سیرت وسوانح حضرت لاہوریؒ

تالیف، مولانا عبدالمعبود صاحب

حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب مدظلہ العالی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، وہ تاریخ مکہ اور تاریخ مدینہ کے حوالے سے اہل علم کی جانی پہچانی شخصیت ہیں، پیش نظر کتاب انہی کی شبانہ روز کاوش فکر کا نتیجہ ہے، انہوں نے حضرت امام الاولیاء مولانا احمد علی لاہوریؒ کے احوال وسوانح پر بہت ہی جامع اور خوبصورت انداز میں لکھا ہے، یہ کتاب تیرہ ابواب پر مشتمل ہے، ساڑھے پانچ سو صفحات پر پھیلی ہوئی

ہے، اس میں حضرت لاہوریؒ کے بچپن سے پچپن سال کے احوال بہت ہی دلنشیں انداز میں پیش کیے گئے ہیں، اولیاء اللہؒ کے ساتھ محبت و عشق رکھنے والے کسی دیوانے کے لیے یہ کتاب بہت ہی خاصے کی چیز ہے، اس کتاب کے شروع میں استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ العالی کے قلم حقیقت رقم سے ایک گراں بہا، بیش قیمت مقدمہ بھی موجود ہے، جو اس کتاب کی استنادی حیثیت کو چار چاند لگانے کے لیے کافی ووافی ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے ایک صاحب نسبت اور راہِ سلوک کے مسافر کے لیے مزید راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں، اس کتاب میں حضر ت لاہوریؒ کے کشوف اور کرامت کا بھی عمدہ پیرائے میں ذکر کیا گیا ہے، اس کتاب میں حضرت لاہوریؒ کی سیاسی زندگی کے احوال بھی ہیں اور ان کے راہ طریقت کے احوال بھی آفتاب نصف النہار کی مانند جگمگاتے نظر آتے ہیں۔

ملنے کا پتا: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ، کے پی کے

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔

☆☆☆☆

شاہِ کونین کی شہزادیاں

مصنف۔ مولانا عبدالمعبود

شاہ کونین کی شہزادیاں جیسا کہ اس خوبصورت نام سے عیاں ہوتا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں کا ذکر خیر ہے، پیش نظر کتاب ممتاز عالم دین، صاحب کتب کثیرہ، تاریخ مکہ اور تاریخ مدینہ جیسی عظیم کتابوں کے مصنف شہیر، حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب کی تازہ تالیف ہے، جس میں انہوں نے انتہائی سنجیدہ ادبی اسلوب میں حضرت نبی اکرم ﷺ کی چار شہزادیوں کا ذکر کیا ہے، ان کے فضائل ومناقب بیان کیے ہیں، ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل

بحث کی ہے، ان کی گھریلو زندگی کا، ان کے نکاح ومہر کا، ان کے احوال زندگی اور اسلامی خدمات کا احسن طریقہ سے ذکر کیا ہے، دشمنان اولاد رسول ﷺ کی طرف سے لگائے جانے والے اس الزام کو صاف کیا ہے کہ نبی ﷺ کی صرف ایک بیٹی تھی باقی لے پالک تھیں، اپنوں اور دشمنوں کی کتابوں سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کیا ہے۔

ہر عالم، ہر خطیب، مقرر، مصنف اور لکھاری کی زینت المباری، ہر گھر اور ہر فرد کی ضرورت ہے، اسلوب نگارش انتہائی عمدہ اور دلچسپ ہے، مزید بر آں عالم ربانی مولانا عبد القیوم حقانی کا مقدمہ سونے پر سہاگہ ہے، سفید کاغذ، ۴۹۲ صفحات، ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہو۔ ستمبر ۲۰۰۶ء)

☆☆☆☆

مقدمہ صحیح مسلم شریف

شیخ الحدیث مولانا عبد القیوم حقانی مد ظلہ

پیش نظر کتاب مسلم شریف کی معرکۃ الآراء اردو شرح صحیح مسلم کا مقدمہ ہے، جو دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، اس کتاب کے مصنف عالم ربانی، حضرت مولانا عبد القیوم حقانی مد ظلہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولانا حقانی کو یہ توفیق ودیعت کی گئی ہے کہ وہ اقتضاء حال کے مطابق کتاب لکھتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ کتاب ملک کے طول وعرض میں شائقین کے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے، مسلم شریف کے تراجم اساتذہ کرام کے ہاتھوں میں موجود تھے، مگر اردو زبان میں شرح

دستیاب نہ تھی، اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کو اس کام پر مامور فرمایا تو انہوں نے شبانہ روز کی محنت شاقہ سے ایک خوبصورت گلدستہ تیار فرما کر شائقین علم وعرفان کی خدمت جلیلہ میں پیش کر دیا۔

حضرت امام مسلم عظیم محدث تھے، ان کی کتاب مسلم شریف امہات الکتب میں شمار ہوتی ہے، ان کی کتاب دیکھنے اور پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے، امام مسلم کی کتاب جس طرح شاندار اور جاندار ہے اس سے کہیں بڑھ کر امام مسلم کی طرف سے تحریر کردہ مقدمہ مسلم ایک معرکۃ الآراء مقدمہ ہے، جس کی تدریس میں اساتذہ کرام کئی ماہ تک صرف کر دیتے ہیں، اس مقدمہ کو حل کرنے کے لیے بڑے بڑے مشائخ نے اپنی صلاحیتیں لگادیں، امام مسلم کے اس مقدمہ کی مولانا حقانی مدظلہ العالی نے دو ضخیم جلدوں میں اردو شرح کی ہے۔

مقدمہ صحیح مسلم کی پہلی جلد کے ۵۷۴ صفحات ہیں، مولانا حقانی کی طرف سے ابتدائی کلمات کے طور پر کتاب سے کامل درجے کا استفادہ کرنے کے گر تحریر کیے گئے ہیں، اس کے بعد چند اہم مباحث اور مبادی تحریر کیے گئے ہیں، لفظ حدیث کی لغوی اور شرعی تعریف کی گئی ہے، علامہ ابن حجر عسقلانی کی رائے بھی تحریر کی گئی ہے، رحمت کائنات ﷺ پر اللہ کی طرف سے تین خصوصی انعامات کا خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے، حضرت رحمت عالم کے جمال اور حضرت موسیٰ کے جلال کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

کتاب کے موضوع پر منطقی استدلال بھی کیا گیا ہے، مبادی تصوریہ اور مبادی تصدیقیہ کی عمدہ پیرائے میں شرح کی گئی ہے، انواع حدیث کے عنوان کے تحت علم درایۃ الحدیث کی بڑی عمدہ شرح کی گئی ہے، مؤرخ اور محدث کی عالمانہ اور فاضلانہ شان کا احاطہ کیا گیا ہے، علم الروایۃ کا موضوع بیان کیا گیا ہے، ایک باب ایسا باندھا گیا

ہے جس میں حدیث شریف کے فضائل بیان ہوئے اور حدیث پڑھنے، پڑھانے اور سیکھنے سکھانے والوں کے لیے نبوی دعا کو نمایاں مقام دیا گیا ہے، حدیث شریف کی درس وتدریس میں شبانہ روز مصروف لوگوں کا احسن انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔

حجیت حدیث کے زیر عنوان حضرت نبی کریم ﷺ کے فرائض سہ گانہ، امیوں میں نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمانے کی عجیب حکمت، تمدنی اثرات کی مثال، قرآن وسنت میں گہرا تلازم، تزکیہ اخلاق، وحی کا لغوی معنیٰ، وحی متلو، اس کا اعجاز، وحی کی اقسام عمدہ پیرائے میں قاری کے دل ودماغ کے بند دریچے کھول دیتی ہیں، اکثر انبیاء کرام کو چونکہ وحی خفی سے نوازا گیا ہے، مولانا حقانی نے وحی خفی کی شرعی حیثیت بھی اپنے مقدمہ صحیح مسلم شریف میں لکھ دی ہے، پھر حجیت حدیث کے دلائل سے اپنی کتاب کو مرصع کیا ہے۔

ایک عنوان کتابت اور تدوین حدیث بھی ہے، جس کے ذیل میں سینکڑوں عنوانات قاری کو اپنی طرف کھینچتے ہیں، کتابت حدیث، کتابت حدیث کے ابتدائی مراحل، ابتدائے اسلام میں پیغام رسانی چونکہ رقعہ نویسی کے ذریعے ہوتی تھی مولانا حقانی نے اس موضوع کو بھی احاطہ تحریر میں لاکر اپنے قارئین کو اس طرف متوجہ کیاہے کہ دینی علوم کو قلم بند کرنا کس قدر مشکل کام ہے۔

ایک جلی عنوان کتب حدیث کا بھی ہے، جس میں بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ کا بھی ذکر ہے، ان حضرات کی شروط، اصول اور ضوابط کا بھی ذکر کیا گیا ہے، امام مسلم کا تذکرہ بڑی تفصیل کے ساتھ قلم بند کیا گیا ہے۔ ان کا مسلک اعتدال بھی واضح کیا گیا ہے، ان کی تصنیفات کا تذکرہ کیا گیا، ان کی صحیح مسلم کا امتیازی وصف بھی بیان کیا گیا، بخاری اور مسلم کے مابین موازنہ پیش کیا گیا، بخاری

کی خصوصیت بیان کرنے کے بعد اسے مسلم شریف پر جو ترجیح حاصل ہے اس کی وجوہ بھی بیان کی گئی ہیں۔

مولانا حقانی نے فن اسماء الرجال کے تار بھی اپنے مقدمہ صحیح مسلم میں ہلائے ہیں اور خوب ہلائے ہیں، چور دروازے سے نقب لگا کر احادیث گھڑنے والے کذابوں کی بھی عمدہ پیرائے میں گوشمالی کی ہے، موضوع روایات کی پہچان، حدیثیں گھڑنے والوں کے مذموم مقاصد کا پردہ چاک کیا گیا ہے، حدیثیں گھڑنے والوں کے ماخذ ومراجع سے بھی آگاہ کیا ہے، موضوع اور متروک روایت کی وضاحت بڑے اچھے انداز میں کی گئی ہے۔

صحیح مسلم کے ابواب وتراجم، نبی کریم ﷺ پر کذب اور افترا پردازی کرنے والوں کی مذمت پر دلائل دیے گئے ہیں، ہر سنی سنائی بات پھیلانے کی ممانعت، کمزور راویوں کی روایات سے استدلال کی ممانعت کے ساتھ ساتھ الاسناد من الدین کے تحت سندوں کی شرعی حیثیت بیان کی گئی ہے، اس کے بعد رواۃ حدیث کے معائب سے باخبر کیا گیا ہے۔ مقدمہ مسلم میں بیان کردہ حدیث عنعنہ سے احتجاج کی صحت بیان کی گئی ہے۔

مقدمہ صحیح مسلم شریف کی دوسری جلد میں مولانا حقانی نے جرح وتعدیل پر بڑی تفصیل سے لکھا ہے، کم از کم ساٹھ صفحات پر مشتمل مواد پیش کیا گیا ہے، جس میں مولانا حقانی نے دلائل وبراہین کے انبار لگادیے ہیں، فن جرح وتعدیل کی صحت وثبوت میں اسلاف کے اقوال وارشادات سے ادلہ پیش کیے، ائمہ جرح وتعدیل کی کتابوں کا بڑی شرح وبسط سے تذکرہ کیا ہے، اس کے بعد مقدمہ مسلم کے ۲۹۷ راویوں کے احوال وسوانح قلم بند کیے ہیں۔

میرے پاس قریباً دو سال سے یہ کتاب موجود ہے، میں اسے دیکھتا رہا، بہت عمدہ کتاب ہے، اہل علم کے لیے بہت ہی خاصے کی چیز ہے۔ ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ کے پی کے۔

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور، جون ۲۰۱۷ء

☆☆☆☆

شرح مسلم شریف (اُردو)

مصنف۔ شیخ الحدیث مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ

شیخ الحدیث والتفسیر، عالم ربانی حضرت مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ العالی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، وہ اپنی علمی شخصیت اور تعلیمی خدمات کے باعث ملک کے اطراف واکناف میں پھیلے ہزاروں لوگوں کے دلوں کی دھڑکن ہیں، ان کی تصنیفات اور تالیفات سے اہل علم وعرفاں فیض یاب ہورہے ہیں، وہ ایک طرف بہترین خطیب ہیں، دوسری طرف بہترین ادیب ہیں، ایک طرف بہترین انشاء پرداز ہیں، دوسری طرف بہترین قلم کار ہیں، ایک طرف منبر ومحراب کے وارث ہیں، دوسری طرف دانشگاہ علمی کے مسند نشیں ہیں، وہ اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں، ایک ادارہ ہیں، ایک تحریک ہیں، مختلف خوبیوں کی آماجگاہ ہیں، اکابرین علماء حق کے خوشہ چیں اور قافلہ حق کے حدی خواں ہیں، اللہ کی طرف سے انہیں تصنیف وتالیف کے میدان میں خاص توفیق حاصل ہے۔

مسلم شریف حدیث شریف کی ان کتابوں میں شامل ہے جن کو صحیح ترین کہا گیا ہے، حدیث کی چوٹی کی چھ کتابیں جنہیں صحاح ستہ کہا جاتا ہے ان میں مسلم

شریف کا دوسرا نمبر ہے، مسلم شریف امام مسلم بن الحجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی شبانہ روز کاوشوں کا نتیجہ ہے، ہمارے دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں مسلم شریف کو بڑی اہمیت حاصل ہے، عربی زبان میں مسلم شریف کی بہترین شروحات دستیاب ہیں، ان میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی شرح صحیح مسلم، علامہ نوویؒ کی شرح مسلم، علامہ حسن ابو اشبال مصری کی شرح مسلم، اسی طرح علامہ عبد الکریم الخضیرؒ کی شرح مسلم کتاب الحج، اسی طرح امام ابو عبد اللہ محمد بن علی بن عمر المازری المالکیؒ کی المعلم بفوائد مسلم، اسی طرح قاضی عیاضؒ کی شرح اکمال المعلم شرح صحیح مسلم اپنی جگہ پر معرکۃ الآراء اور خوبصورت شروحات ہیں، امام نووی کی شرح تو درس نظامی میں موجود نسخہ مسلم کے ساتھ شامل ہوتی ہے، جس سے اہل علم وعرفاں استفادہ اور افادہ کرتے رہتے ہیں۔

مگر ان عربی شروحات تک عام علماء اور طلباء کی رسائی نہیں ہے، اسی طرح اردو میں بھی مسلم شریف کی کوئی ایسی شرح اہل علم کے پاس دستیاب نہیں تھی، مگر اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کو کہ انہوں نے اپنی شبانہ روز کاوشیں بروئے کار لاتے ہوئے مسلم شریف کی شرح لکھی ہے، جس کی اب تک دس جلدیں زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں، مقدمہ صحیح مسلم پر بندہ نے تبصرہ بھی لکھ دیا ہے۔

اس وقت ہمارے پیش نظر شرح صحیح مسلم للحقانی کی جلد ۳، جلد ۴، جلد ۵، اور جلد ۶ ہے، جو کتاب الایمان پر مشتمل ہیں۔

شرح مسلم جلد سوئم

تیسری جلد کے مشمولات میں سولہ ابواب ہیں، جن میں ایمان اور اسلام، احسان واشراط الساعہ، ایمان کیا ہے؟ ایمان کی خوبیاں کیا ہیں؟ اسلام کیا ہے؟ اسلام

کی خوبیاں کیا ہیں؟ بیان الصلوات، بیان الایمان باللہ، وہ چیزیں جن کی بدولت انسان جنت میں داخل ہو گا، ارکان اسلام، اللہ، رسول اللہ، شرائع الدین، باب الدعا الی الشہادتین، لا الہ الا اللہ کہنے تک لوگوں سے لڑائی، موت کے وقت صحت اسلام، توحید پر مرنے والے کا خاتمہ، جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے پر راضی اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی رہے، باب شعب الایمان، جامع اوصاف الاسلام، ایمان کے درجات، جیسے جلی عنوانات کے تحت سینکڑوں ذیلی عنوانات ہیں، جن پر حضرت حقانی صاحب نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے خوب خوب روشنی ڈالی ہے، احادیث کی اسناد کے اوپر بھی خوب اچھی بحث کی گئی ہے، اسی طرح ڈیڑھ سو کے قریب رواۃ کے احوال وسوانح زندگی بھی بیان کیے گئے ہیں۔

تیسری جلد کے آغاز میں شارح مدظلہ العالی نے اپنے پڑھنے والوں سے گزارش کی ہے کہ وہ میری تحریر کردہ شرح کا مطالعہ علمی لذت، تحقیق وتدریس کی رفعت اور صرف کمال کی غرض سے ہرگز نہ کریں، علمی سیر اور تحقیقی وتدریسی تفریح کے طور پر پڑھنے سے قطعی گریز کیا جائے۔

تیسری جلد پانچ سو اسی صفحات سے زائد صفحوں پر پھیلی ہوئی ہے، جس کی جلد مضبوط اور ڈائی دار ہے، کاغذ درمیانہ درجے کا ہے۔

شرح مسلم شریف جلد چہارم

جلد سوئم کی تکمیل سولہ ابواب ایمانیہ پر ہوئی تھی، چوتھی جلد کا آغاز سترہویں باب سے ہو رہا ہے، جس میں حلاوۃ ایمان، وجوب محبت رسول، مسلم کا مسلم کے لیے وہی چیز پسند کرنا جو اپنے لیے کرے، پڑوسی کو ستانے سے گریز، پڑوسی کا اکرام، ایمان کی زیادتی اور کمی کی علمی بحث، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا ایمان

سے ہونا، اہل ایمان کے درجات، اہل ایمان کے سوا کوئی جنت میں نہیں جائے گا، دین سراسر نصیحت ہے۔

ایمان کا نقصان، منافق کی خصال، مسلمان کو کافر کہنے والے کا ایمان، مسلمان کو گالی دینا اور اس سے لڑائی کرنا، مرتد ہونے کی ممانعت، کفر کے نام کا اطلاق، بھاگنے والے غلام کو کافر کہنا، مطرنا بالنوء کہنے والے کا کفر، انصار کی محبت، نقصان ایمان، نماز چھوڑنے والے پر کفر کا اطلاق، ایمان باللہ افضل اعمال، شرک سب گناہوں سے قبیح ہے، کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ، تکبر کا حرام ہونا، جو شرک نہیں کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا، مشرک دوزخ میں جائے گا، کافر کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کرنے کی حرمت، یہ وہ ابواب ہیں جو جلی سرخیوں کے ساتھ قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، جب کہ ان کے ضمن میں سینکڑوں عنوانات کے تحت مصنف نے خوب خوب علمی جواہر پارے بکھیرے ہیں۔

تیسری جلد میں ڈیڑھ سو کے قریب رواۃ حدیث کے احوال وسوانح حیات پر بحث کی گئی تھی جب کہ چوتھی جلد میں ایک سو بیس رواۃ پر شرح وبسط سے ان کے ذاتی اور علمی احوال سپرد قلم کیے گئے ہیں۔

چوتھی جلد کے شروع میں مصنف نے پیش لفظ تین صفحات کے بجائے ڈیڑھ صفحہ پر لکھا ہے، جس میں مصنف کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے، آج لمحہ لمحہ، بدن کا رواں، رواں، سانس کا ہر اتار چڑھاؤ، دل کی ہر دھڑکن، فکر ونظر کا ہر زاویہ، چاہت ومحبت اور جذبات کے تمام کیفیات بے اختیار، حضرات انصار کی طرح اسی مرحلے سے گزارے ہیں کہ ہم کو صرف محمد ﷺ درکار ہیں۔ چوتھی جلد ساڑھے پانچ سو صفحات پر مشتمل ہے، جلد ڈائی دار مضبوط، کاغذ عمدہ سفید، کمپوزنگ، عبارات معرب بالاعراب۔

شرح مسلم شریف جلد پنجم

شرح صحیح مسلم شریف کی پانچویں جلد بھی کتاب الایمان پر مشتمل ہے، جس میں باب چوالیس سے باب انہتر تک مباحث پیش کیے گئے ہیں، جن میں مسلمان کے خلاف ہتھیار اٹھانا، ملاوٹ کرنا، رخساروں پر تھپڑ مارنا، گریبان چاک کرنا، زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ وپکار کرنا، چغل خوری کی ممانعت، تہہ بند کو ٹخنوں سے نیچے کرنا، خودکشی کرنا، صرف مسلمان جنت میں جائے گا، غلول کی حرمت، خودکشی کرنے والے کو کافر نہ کہنا، قیامت کے قریب ہوا کا چلنا، اعمال پر جلدی کرنا، مؤمن کو اپنے اعمال ضائع ہونے کا خطرہ، زمانہ جاہلیت کے اعمال پر پکڑ، اسلام سے پہلے کی کوتاہیاں، کافر کا عمل جب مسلمان ہوجائے، ایمان کی سچائی، دلوں میں کوئی چیز پوشیدہ رکھنا یا ظاہر کرنا، دل کے وسوسوں کی معافی، نیکی کے ارادے پر نیکی کا لکھا جانا، برائی کے ارادے پر برائی کا نہ لکھا جانا، ایمان میں وسوسوں کا دخل، جھوٹی قسم کھا کر مسلمان کا حق مارنا، دوسروں کا مال ہڑپ کرنے کا ناحق ارادہ کرنا، حکمرانوں کی رعایا کے ساتھ دھوکہ بازیاں، بعض دلوں سے ایمان اور امانت کا اٹھایا جانا، دلوں پر فتنوں کا پیش کیا جانا، اسلام کا غربت میں آغاز، آخری زمانہ میں ایمان کا چلے جانا، خوف زدہ شخص کے لیے ایمان کا چھپانا، اپنے ایمان کی وجہ سے خوف زدہ شخص کی دلجوئی کرنا، اطمینان قلبی کی زیادتی، قرآن کریم کا عظیم الشان معجزہ ہونا، ہمارے نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے کا وجوب، جس شخص کو دہرا اجر دیا جائے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور شریعت محمدی کی ترویج، وہ زمانہ جس میں ایمان قبول نہیں کیا جائے گا، حضرت رسول کریم ﷺ پر وحی کی ابتدا۔

شرح مسلم للحقانی کی پانچویں جلد میں قریباً ایک سو راویان حدیث کے احوال وسوانح عمریاں بیان کی گئی ہیں، شروع میں مصنف حقانی نے سات صفحات پر اپنا کلیجہ نکال کر سر عام رکھ دیا ہے، جس میں انہوں نے امام شافعیؒ کا یہ دلکش اور دل موہ لینا والا فرمان تحریر کیا، جس سے شائقین وطالبین علم حدیث کے حوصلے ہمالیہ کی بلندیوں سے بلند تر ہوئے کہ علم حدیث کے حاملین ہر دور میں اس طرح ہوتے ہیں جس طرح حضرات صحابہ کرام اپنے دور میں تھے۔

پیش لفظ میں مصنف حقانی نے اپنی علمی دانشگاہ جامعہ ابوہریرہ کی علمی اور حدیثی خدمات کا تذکرہ بھی کیا ہے، پیش لفظ میں مصنف حقانی نے ایک ایسا انکشاف کیا ہے جو آج تک کسی مؤرخ نے نہیں کیا وہ یہ کہ حدیث کی کتاب ابوداؤد شریف کے مصنف امام ابوداؤد پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے کسی غیر معین مقام کے باشندے تھے، اگر یہ روایت پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے تو اہل پاکستان کے اعزاز وافتخار کے لیے کافی ہے۔

شرح مسلم شریف جلد ششم

شرح مسلم للحقانی کی چھٹی جلد باب نمبر ۸۰ سے شروع ہوتی ہے اور باب نمبر ۱۰۲ پر اختتام پذیر ہوتی ہے، اسی نمبر باب میں واقعہ معراج کی تفصیل اور پانچ نمازوں کی فرضیت کا بڑے عمدے پیرائے میں ذکر کیا گیا ہے، اسی کے ذیل میں حضرات انبیاء کرام کی حیات فی القبر اور شہدا وانبیاء کی حیات برزخی پر اکابر کے مسلک کو واضح کیا گیا ہے، ان کی حیات برزخیہ کے درمیان تفاضل اور درجات کو بیان کیا گیا ہے۔

باب اکیاسی میں حضرت مسیح ابن مریم اور مسیح الدجال کا تذکرہ ہے، باب بیاسی میں سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر ہے، باب تراسی میں ایک معرکۃ الآراء مسئلے کا بیان ہے کہ کیا معراج کی رات نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اپنے اللہ کا دیدار کیا کہ نہیں؟

باب چوراسی میں آپ ﷺ نے جس نور کو سفر معراج میں دیکھا اس کا ذکر خیر ہے، باب پچاسی میں ان اللہ لاینام کی بحث ہے۔

باب چھیاسی میں قیامت کے دن اہل ایمان کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا ذکر ہے، باب ستاسی میں طریق رویت کی معرفت کا ذکر ہے، باب اٹھاسی میں شفاعت کا ذکر ہے، باب اناسی میں اس خوش نصیب کا ذکر ہے جو دوزخ سے سب سے آخر میں نکالا جائے گا، باب نوے میں اس خوش نصیب کا ذکر ہے جو جنت والوں میں سب سے کم درجے کا بندہ ہو گا، اسی باب میں عصمت انبیاء پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے، اسی باب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب تین کذبات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

باب اکیانوے میں نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی تشریح کی گئی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میرے پیروکاروں کی تعداد سب سے زیادہ جنت میں جائے گی، باب بانوے میں آپ ﷺ کی اس دعا کا ذکر ہے جو آپ ﷺ نے اپنی امت کے حق میں قیامت تک چھپا کر رکھی ہو گی، باب ترانوے میں نبی کریم ﷺ کی اپنی امت کے حق میں دعا اور اپنی امت کے لیے رونے کے بیان میں ہے، باب چورانوے میں اس بات کا ذکر ہے کہ جو شخص کفر پر مرے گا وہ دوزخ میں جائے گا، باب پچانوے میں آیت مبارکہ وانذر عشیر تک الاقربین کا ذکر ہے۔

باب چھیانوے میں نبی کریم ﷺ کا اپنے چچا ابو طالب کے حق میں شفاعت اور اس کے سبب ان سے عذاب ہلکا ہونے کا بیان ہے، باب ستانوے میں عذاب کے لحاظ سب سے ہلکے شخص کا ذکر ہے، باب اٹھانوے اس دلیل کے بیان میں ہے کہ جو شخص کفر پر مرے گا اسے اس کا عمل نفع نہیں دے گا۔

باب ننانوے میں اہل ایمان کی باہمی محبت والفت اور اغیار کی دوستی اور موالات سے برأت کے بیان میں ہے، باب نمبر سو میں ان خوش نصیب مسلمانوں کا ذکر کیا گیا ہے جو بغیر حساب کتاب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل کیے جائیں گے، باب ایک سو ایک میں اس چیز کا بیان ہے کہ جنت میں آدھے جنتی اس امت کے ہوں گے۔

باب نمبر ایک سو دو میں قیامت کا ہولناک منظر بیان کیا گیا ہے۔ جب کہ اس پوری جلد میں پینسٹھ راویان حدیث کے احوال قلم بند کیے گئے ہیں۔

جلد ششم میں بعض روایات کے درمیان تعارض کی ظاہری شکلوں کو بڑے احسن اور عمدہ پیرائے میں اکابرین شارحین حدیث کے حوالوں سے حل کرنے کی کامیاب وکامران کوشش کی گئی ہے، بعض ایسی روایات کے درمیان سے تعارض کو اٹھایا گیا ہے جن کو سامنے رکھتے ہوئے منکرین حدیث لب کشائی اور جسارت سے باز نہیں آتے اور انہی روایات کو دیکھتے ہوئے وہ احادیث میں کیڑے تلاش کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔

جلد ششم کی پیش لفظ میں مصنف حقانی نے جرح وتعدیل کے حوالے سے پانچ صفحات پر بہت ہی علمی گفتگو کی ہے، مولانا حقانی نے شرح صحیح مسلم شریف میں جہاں صحت ماخذ اور روایات کے معتبر ومستند ہونے کا التزام کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ وہاں اسرار وحکم، لطائف اور فوائد ومسائل کا بھی حتی الوسع کانہایت عمدہ اہتمام اور التزام کیا ہے، یہ فوائد اور لطائف حضرات اساتذہ حدیث اور طلبائے حدیث اور ارباب علم ودانش کے لیے نافع اور مفید ہوں گے۔ جلد ششم اپنی تمام تر رعنائیوں اور حسن طرازیوں کے ساتھ چھ سو صفحات پر پھیلی ہوئی ہے، جلد ڈائی دار، کاغذ سفید، بڑے سائز میں۔

ملنے کا پتا: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ کے پی کے۔

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔

(ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور۔ جولائی ۲۰۱۷ء)

شرح مسلم شریف جلد ہفتم

مصنف: شیخ الحدیث مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ

ہمارے پیش نظر کتاب شرح مسلم شریف کی ساتویں جلد ہے، جس کے مصنف عالم شہیر، عالم ربانی مولانا عبد القیوم حقانی ہیں، جن کے قلم سے اس وقت تک درجنوں معرکۃ الآراء کتب شائع ہو کر اطراف واکناف عالم میں پھیل چکی ہیں، مسلم شریف کی اردو زبان میں اس شرح کے چرچے دور دور تک پھیل چکے ہیں، ہمارے پیش نظر اس وقت کتاب الطہارت پر مبنی ایک جلد ہے، جس کا ترتیب کے لحاظ سے ساتواں نمبر ہے۔

اس جلد میں مصنف حقانی نے ۱۷ بواب قائم کیے ہیں، جن کے ذیل میں سینکڑوں عنوانات قارئین کو دعوت مطالعہ دے رہے ہیں، ان میں پہلا عنوان کتاب الطہارت کا ہے، جس کی درسی تراکیب کی گئی ہیں، طہارت کے لغوی اور اصطلاحی معانی تحریر کیے گئے ہیں، پہلا باب وضو کی فضیلت کے بیان میں ہے، دوسرا باب نماز کے لیے طہارت ضروری ہونے کے بیان میں ہے، تیسرا باب وضو کے طریقے اور اس کے اتمام سے متعلق ہے۔

چوتھا باب وضو کے فضائل سے متعلق ہے، پانچواں باب بہت مختصر مضامین پر مشتمل ہے مگر معرکۃ الآراء باب ہے، چھٹا باب وضو سے فراغت کے بعد ذکر کے مستحب ہونے سے متعلق ہے، ساتواں باب وضو کے طریقہ سے متعلق ہے۔

آٹھواں باب کلی، استنشاق اور استنجا میں ڈھیلوں کے طاق عدد استعمال کرنے سے متعلق ہے، نواں باب دونوں پاؤں کو کامل طور پر دھونے کے وجوب کے بیان میں ہے، اس کے ذیل میں وضو سے متعلق اہل سنت اور اہل تشیع کے مؤقف کی نہ صرف وضاحت کی گئی ہے بلکہ جانبین سے ادلہ اور ان کے تسلی بخش جوابات بھی دیے گئے ہیں۔

دسواں باب وضو کے تمام اعضا کو مکمل طور پر دھونے کے وجوب کے بیان میں ہے، گیارھواں باب وضو کے پانی کے ساتھ گناہوں کے نکلنے کے بیان میں ہے، اس کے ذیل میں کچھ اشکالات ہیں جنہیں علامہ انور شاہ کاشمیریؒ کے حوالے سے حل کیا گیا ہے، بارھواں باب اعضاء وضو کی روشنی کے لمبا کرنے اور اور وضو میں مقررہ حدود کے بیان میں ہے، اس باب کے تحت **غُرُّ المُحَجَّلِين** پر تحقیق کی گئی ہے، تیرھواں باب حلیۃ المؤمن کے بیان میں ہے، چودھواں باب حالت تکلیف میں پورا وضو کرنے کے بیان میں ہے۔

پندرھواں باب مسواک کرنے کے بیان میں ہے، اس باب کے ذیل میں اس معرکۃ الآراء مسئلہ کی عقلی اور نقلی دلائل سے وضاحت کی گئی ہے کہ مسواک کس وقت کرنی چاہیے، اس پر اکابر علماء کرام کے دلائل سے مسئلے کو واضح کیا گیا ہے۔

سولھویں باب میں فطری خصلتوں کو بیان کیا گیا ہے، اس باب کے ذیل میں پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں کی بہت ہی عمدہ پیرائے میں وضاحت کی گئی ہے، اسی باب میں داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹانے کے حکم کی حکمتیں بیان کی گئی ہیں، اس کے ساتھ ہی داڑھی منڈانے کی تاریخ بیان کی گئی ہے، داڑھی کے وجوب پر ائمہ کے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔

سترہویں باب میں استنجا پر بحث کی گئی ہے، اس جلد میں باسٹھ روات حدیث کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔

ساتویں جلد کے پیش لفظ میں مصنف حقانی نے یورپی دانشوروں کے بعض الزامات اور اتہامات کا دندان شکن جواب دیا ہے، وہ لکھتے ہیں کہ آج یورپ کو اپنی دانش پر ناز ہے، مگر تاریخ اس کی گواہ ہے کہ جب مسلمان فلسفے کو نیا رخ، ادب کو نیا اسلوب، سائنس کو نئی جہت، زبان کو نیا لہجہ، طب کو نیا تجربہ، فن کو نیا قالب اور علم

کو نیا افق دے رہے تھے اس وقت یورپ ابھی اس مباحث میں مصروف تھا کہ حضرت عیسیٰ پر اترنے والی روٹی خمیری تھی یا فطیری؟

شرح مسلم شریف کی ساتویں جلد پانچ سو بانوے صفحات پر مشتمل ہے، کاغذ سفید ہے، جلد ڈائی دار ہے، سرورق انتہائی جاذب دل و نگاہ ہے، سرورق سے اندرون میں آرٹ پیپر کا اضافی سرورق دیا گیا ہے، جو کتاب کے حسن میں اضافے کا باعث ہے، کتاب کے آخر میں مصنف حقانی کی کتابوں کی حروف تہجی کے لحاظ سے فہرست بھی پیش کی گئی ہے۔ بہت خوب کاوش ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا حقانی کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔

شرح مسلم شریف جلد ہشتم

شرح مسلم شریف کی جلد ہشتم ساتویں جلد کا تتمہ ہے، ساتویں جلد میں سترہ ابواب تھے، آٹھویں جلد میں اٹھارہویں باب سے کتاب شروع کی گئی ہے، یوں کتاب الطہارت کے سترہ ابواب پہلے والی جلد میں اور بقیہ ابواب اس جلد میں دیے گئے ہیں، یوں باب ۱۸ سے لے کر باب ۳۴ تک طہارت ہی سے متعلق مفصل بحث کی گئی ہے۔

مناسب تھا کہ طہارت سے متعلق مسائل ایک ہی جلد میں پیش کر دیے جاتے، تاکہ قارئین کو تلاش کرنے اور ڈھونڈھنے میں دقت نہ اٹھانا پڑتی، موجودہ صورت میں مشکل یہ ہے کہ کچھ مسائل الطہارت ساتویں جلد میں ہیں اور کچھ آٹھویں میں۔

آٹھویں جلد میں طہارت سے متعلق دیگر مسائل کے ابواب بھی قائم کیے گئے ہیں، جیسے حیض سے متعلق پانچ ابواب قائم کیے گئے ہیں، جن کے تحت بڑے معرکۃ

لآراء مسائل بیان ہوئے ہیں۔ اس جلد میں چھپن روات حدیث کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔

آٹھویں جلد کے پیش لفظ میں مصنف حقانی نے برملا اعتراف کیا ہے کہ مسلم شریف کی شرح میں انہوں نے جو کچھ گزارشات پیش کی ہیں وہ سب ان کے اساتذہ کرام کے درسی افادات ہیں، خصوصاً حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے بہت ہی استفادہ کیا ہے، اکابرین علماء کے تذکرے اس جلد کی شان ہے۔

شرح مسلم شریف کی یہ جلد آٹھ سو چھ صفحات پر مشتمل ہے، کاغذ سفید ہے، جلد ڈائی دار ہے، جاذب نظر ہے۔

شرح مسلم شریف جلد نہم

شرح مسلم شریف کی پیش نظر جلد پہلے والی جلد کا تتمہ ہے، کتاب الحیض کے چھ ابواب پچھلی جلد میں بیان کیے گئے جب کہ اس جلد میں ساتویں باب سے لے تینتیسویں باب تک مباحث موجود ہیں، ایک سو کے قریب روات حدیث پر بحث کی گئی ہے، مصنف حقانی نے اس جلد کا پیش لفظ مواجہہ شریف کے سامنے بیٹھ کر تحریر کیا، یہ جلد پانچ سو باون صفحات پر ہے۔

یوں آٹھ سو بیالیس احادیث شریف کی یہ اردو شرح نو مجلدات پر مشتمل ہے، اطلاعات کے مطابق مصنف اس سے بعد والی جلدوں پر بھی شبانہ روز کام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ شرح مسلم شریف پایہ تکمیل کو پہنچے اور تشنگان حدیث کو سیرابی حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ مولانا حقانی کی اس عظیم کاوش دینیہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور بفحوائے حدیث شریف کہ اللہ اس بندے کو تروتازہ رکھے جس نے مجھ سے بات سنی، اسے محفوظ رکھا پھر اسے عام کیا، کا مصداق بنائے۔ آمین ثم آمین

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور۔ اگست ۲۰۱۷ء)☆☆☆☆

شرح مسلم شریف جلد دہم

مصنف۔ مولانا عبد القیوم حقانی صاحب مدظلہ

شرح مسلم شریف جلد دہم ہمارے سامنے ہے، جس کے مصنف عالم شہیر، معروف مصنف، عالم ربانی حضرت مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ العالی ہیں، مولانا حقانی کے قلم حقیقت رقم سے بیسیوں کتابیں لکھی جاچکی ہیں، ان کے ادارے القاسم اکیڈمی سے شائع ہو کر اطراف واکناف عالم سے دادو تحسین وصول کر چکی ہیں۔

مسلم شریف حدیث کی اہم ترین کتاب ہے، جس کے مطالعہ کے دوران قاری پر نئی نئی گرہیں کھلتی جاتی ہیں، ارشادات نبوی سے قاری اپنے کو معطر کرتا جاتا ہے، مولانا حقانی نے اس سے پہلے دو جلدوں پر مشتمل مسلم شریف کا مقدمہ پیش کیا ہے، اس کے بعد طہارت اور اس کے متعلقات پر سات مجلدات پیش کی ہیں، اتنا زیادہ مواد، اتنے زیادہ دلائل سے اس بات کا اندازہ لگانا بہت ہی آسان ہے کہ اسلام کتنا صاف ستھرا اور نظافت والا دین ہے، جس میں صفائی اور ستھرائی پر اس قدر زور دیا گیا ہے۔

دسویں جلد کا آغاز کتاب الصلاۃ سے ہو رہا ہے، مجھے اس سے پہلے والی مجلدات اور یہ جلد دیکھنے سے اندازہ ہوا کہ مصنف حقانی کا قلم ھل من مزید، ھل من مزید کی صدائیں لگائے جارہا ہے، پہلی مجلدات اور عناوین کے ذیل میں دلائل وبراہین کا اس قدر انبار نہیں دیکھا گیا جتنا کہ دسویں جلد میں پیش کیا گیا ہے۔

کتاب الصلاۃ کے ذیل میں اکیس ابواب کی شرح کی گئی ہے، کتاب الصلاۃ کے تحت لفظی، شرعی اور اصطلاحی مباحث پر علم لغت کی رو سے عجیب وغریب مواد پیش کیا گیا ہے، اسی طرح باب بدء الاذان کے تحت اذان سے متعلق بہت ہی سیر حاصل بحث کی گئی ہے، جس سے ایک قاری کی تشنگی بجھ جاتی ہے، اس موضوع پر چالیس کے قریب صفحات پر دلائل بکھرے ہوئے ہیں، اسی طرح پوری کتاب میں ایسا مواد پیش کیا گیا ہے کہ قاری دیکھتا ہے تو دیکھتا ہی چلا جاتا ہے، پڑھتا ہے تو پڑھتا چلا جاتا ہے، پڑھتے ہوئے سر دھنتا اور جھومتا چلا جاتا ہے، اس جلد کو دیکھنے سے اندازہ ہوا کہ حقانی صاحب کا علمی بحر ذخار مواج اور متلاطم ہے، حقانی اس بحر ناپیدا کنار کا شناور ہیں، وہ ہر غوطہ کے ساتھ نئے گوہر آبدار تلاش کر کے قاری کی آغوش مطالعہ میں رکھ دیتے ہیں۔

شرح مسلم شریف کی مجلدات دیکھتے اور پڑھتے ہوئے قاری کے اندر سے ایک مہین سی آواز آتی ہے کہ باقی مجلدات کب تک منظر عام پر آئیں گی، باقی شرح مسلم کب تک باصرہ نواز ہوگی، کب تک ہماری علمی پیاس کو بجھائے گی، دنیائے تصنیف و تالیف کا بے تاج بادشاہ، سلطان القلم اس پیرانی سالی اور امراض کے ہجوم کے بیچوں بیچ اپنی قلم کاری میں شبانہ روز مصروف عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا حقانی کی دیگر تصانیف کی طرح اس کو بھی قاری کے اطمینان قلبی کا ذریعہ بنائے، زور قلم اور زیادہ کرے، نظر بد سے بچائے، ان کے رشحات قلم کو دیر اور دور کے لیے قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین

کتاب کے صفحات ۵۶۰ ہیں، جلد ڈائی دار ہے، سائز ۳۰،۲۰ ہے، کاغذ عمدہ ہے۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ کے پی کے۔

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور ستمبر ۲۰۱۷)

شرح شمائل ترمذی

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ

شرح شمائل ترمذی حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ کی تازہ تصنیف ہے، شمائل ترمذی مدارس اسلامیہ کے نصاب تعلیم میں شامل ہے، جو اپنی نوعیت کی ایک انوکھی اور نرالی کتاب ہے، جس میں سرکار دوعالم ﷺ کے شمائل واخلاق، کردار، جمال وخصال کا بڑے احسن پیرائے میں ذکر کیا گیا ہے، ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اردو جامہ میں اس اہم کتاب کو پیش کیا جائے۔

پہلے بعض لوگوں نے اس پر قلم بھی اٹھایا لیکن بہت ہی اختصار سے کام لیا، اب کی بار جامعہ ابوہریرہ کے مہتمم اعلیٰ اور ماہ نامہ القاسم کے مدیر شہیر، مصنف کتب کثیرہ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے شمائل ترمذی کو مفصل اور جامع انداز میں پیش کیا، جو نہ صرف یہ کہ عوام کے لیے مفید ہے بلکہ مسند تدریس پر رونق افروز اساتذہ کرام کے لیے بھی مشعل راہ ہے۔

گلشن دیوبند کے پاسبانوں نے ہر دور میں حدیث رسول ﷺ کی عمدہ خدمت ونگہبانی کی، مولانا حقانی نے انہی قدسی صفات انسانوں کے نقوش پاپہ چلتے ہوئے ایک خوبصورت تحفہ پیش کیا ہے، جس میں احادیث پورے متن مع اسناد کے نقل کردی ہیں، احادیث کو اعراب سے مزین کیا گیا، تحت اللفظ اردو ترجمے کا اہتمام کیا، راویوں کا تذکرہ اور ان کے احوال زندگی اس کتاب کا طغرائے امتیاز ہے۔

احادیث کے مشکل الفاظ، مشکل مقامات کی سہل ترین تشریح سے یہ کتاب مزین ہے، الفاظ کے لغوی اور اصطلاحی معانی بھی تسکین ذوق کا سامان ہیں، کتاب کو ابتداسے انتہاء تک دیکھتے ہوئے بے ساختہ مولانا حقانی کے لیے دل سے دعائیں نکلتی ہیں، کہ انہوں نے امت مرحومہ پر شرح شمائل کے ساتھ احسان عظیم کیا ہے۔

کتاب کے شروع میں شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمد صاحب اور مولانا محمد زمان صاحب کا گراں قدر مقدمہ بھی شامل ہے، ماہ نامہ آب حیات مولانا حقانی کو اس گراں مایہ تصنیف پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

کتاب ۶۴۰ صفحات پر مشتمل ہے، کاغذ سفید ہے اور جلد مضبوط ہے، سرورق انتہائی جاذب نظر ہے، کتاب پر قیمت درج نہیں ہے۔

ملنے کا پتا۔ جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ جنوری ۲۰۰۳ء)

☆☆☆☆

شمائل نبوی کا ایمان افروز مرقع

مولانا عبد القیوم حقانی

محبت بھی عجیب چیز ہے، اگر خالق ومالک سے ہو جائے تو تصوف کے درجے تک پہنچا دیتی ہے، اور اگر محبوب خدا سے ہو جائے تو دیوانہ بنا دیتی ہے، کسی عاشق بے حال نے کیا خوب کہا

خدا بھی نہ رہ سکا محبت کے بغیر

کہ اس محبوب کی خاطر سارا جہاں بنا دیا

مذکورہ شعر کی صحت یا عدم صحت سے قطع نظر، شعر میں بیان کردہ حقیقت دل کو لگتی ہے، عدالتِ محبت کا قانون ہے کہ ہر محب اپنے محبوب کی اداؤں کا شیدائی اور اس کے ناز و نیاز کا عقیدت مند ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود محبوب خدا کی اک اک ادا محفوظ اور منقول ہے۔

مذکورہ بالا کتاب بھی کچھ ایسی ہی اداؤں پر مشتمل ہے، اس کتاب میں فاضل مصنف مدظلہ نے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے جن پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے، ان میں سے چیدہ چیدہ عنوانات یہ ہیں۔

محبوب خدا کے اسمائے مبارکہ، پانچ ناموں کی تشریح، اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم واحمد کی توضیح، گزر اوقات کے احوال، الفقر فخری کے عملی نمونے، مدنی زندگی کے آخری لمحات، عمر مبارک میں قول راجح کی تعیین، وصال مبارک، تاریخ وصال۔

موت کی شدت ونرمی، نزع میں استقلال، صحابہ کرام غم سے نڈھال، غسل کا مرحلہ، مقام تدفین، نماز جنازہ کی تفصیلات۔

مسئلہ خلافت، امیر کا انتخاب، ترکہ، وراثت، خواب میں زیارت وملاقات اور اتباع سنت کی تاکید جیسے موضوعات پر مفصل بحث کی ہے۔

ہر عاشق صادق کو چاہیے کہ اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرے اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید کرے۔ صفحات ۱۵۳،

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ شمارہ جون ۲۰۰۹ء)

شیخ التفسیر حضرت مولانا عبد الکریم کلاچویؒ

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ العالی

پیش نظر کتاب حضرت مولانا علامہ عبد القیوم حقانی مدظلہ العالی کی تالیف ہے، جو حضرت مولانا عبد الکریم کلاچویؒ کے احوال وسوانح کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے۔

مولانا عبد الکریم کلاچویؒ شیخ العرب والعجم حضرت سید حسین احمد مدنی کے شاگرد تھے، کلاچی کے پی کے (خیبر پختونخواہ) میں نجم المدارس کے مدیر المہام تھے، قافلہ اہل حق کے روح رواں تھے۔

یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے، جو ۲۷۲ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے، پہلا باب سیرت وسوانح، دوسرا باب منصب فقہ وافتاء اور فقیہانہ جلالت قدر، تیسرا مجالس ارشادات وافادات، چوتھا مکاتیب الکریم، پانچواں عشق رسول ﷺ، چھٹا پرورش لوح وقلم، ساتواں تصوف وسلوک، آٹھواں ذوق شعر وادب اور پسندیدہ اشعار پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب دراصل مولانا حقانی کی زیر ادارت زیور طباعت سے آراستہ ہونے والے میگزین ماہ نامہ القاسم کی دو خصوصی اشاعتوں کا مجموعہ ہے، جس میں بہت سے اہل علم وقلم کے رشحات قلم شامل ہیں۔

مولانا حقانی کا مولانا مرحوم سے گہرا تعلق تھا، اس لیے مولانا کی کاوش فکر کا ایک وافر حصہ اس کتاب میں پھولوں کے گلدستے کی طرح نمایاں دکھائی دے رہا ہے، بہت عمدہ مواد ہے، اہل علم وفضل کے لیے بہت ہی معلومات افزا تحریریں شامل ہیں۔

اس میگزین کی ساری خصوصیات ایک طرف اور اس کی ایک خصوصیت باقی ساری خصوصیات سے تفوق وامتیاز رکھتی ہے کہ یہ مولانا حقانی کی زندہ کرامت ہے کہ تین سو کے قریب صفحات پر مشتمل یہ کتاب صرف اور صرف گیارہ دنوں میں تیار ہوئی ہے، اتنی سرعت اور جلدی میں کتاب مشینوں پر تیار نہیں ہوتی، کتاب طباعت سے جلد بندی تک کئی دن لے لیتی ہے۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور۔ اکتوبر ۲۰۱۶ء)

عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن

مصنف۔ مولانا محمد اسحاق حنان المدنی مدظلہ

قرآن مجید اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کی وہ واحد کتاب ہدایت ہے، جو محفوظ شکل میں انسانیت کے پاس موجود ہے اور قیامت تک اسی آب وتاب اور شان وشوکت کے ساتھ محفوظ رہے گی، اس کے جلوے باطل کی ظلمت سے نہ ماند ہوسکتے ہیں نہ شکست کھاسکتے ہیں، باطل اس کے قریب بھٹک بھی نہیں سکتا، یہ روشن اور منور کتاب سراسر ہدایت وحکمت اور از اول تا آخر سراسر صداقت کی انتہاء ہے، **وَمَن اَصدَقُ مِنَ اللهِ قِيلًا** اللہ سے زیادہ سچی بات کس کی ہوسکتی ہے۔

اللہ کا یہ کلام اللہ کی ذات سے صادر ہوا ہے، **لَيسَ كَمِثلِہٖ شَئیٌ** اللہ کی مثل کوئی نہیں تو اس کے کلام کے مثل کوئی کلام نہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر پہلو سے بے مثال ہے، ایسے ہی اس کا کلام بھی ہر پہلو اور ہر زاویے سے بے مثال ہے۔

کسی سطح پر آج تک نہ اس کی کوئی مثل لاسکتا ہے اور نہ آئندہ لاسکے گا، اس پر صرف ایمان لایا جاسکتا ہے، اس کی اتباع کی جاسکتی ہے، اس کو مقتدیٰ بنایا جاسکتا ہے، اس سے دنیا وآخرت کی سعادت اور فوز وفلاح تلاش کی جاسکتی ہے، اپنے غموں، دکھوں، پریشانیوں، تنہائیوں، برائیوں، اور امراض کا علاج کیا جاسکتا ہے، مگر اس کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔

لَايَاتِيہِ البَاطِلُ مِن بَينَ يَدَيہِ وَلَامِن خَلفِہٖ

متقین اس سے خود بھی ہدایت حاصل کرتے ہیں اور دوسروں کے لیے بھی اس کی ہدایت کو عام کرتے ہیں، امت کا ایک کثیر طبقہ نشر ہدایت کی اس خدمت میں صدیوں سے مصروف چلا آرہا ہے اور قیامت تک علماء راسخین اس بے مثال کتاب کی

خدمت کرتے رہیں گے، تحفیظ، تجوید، تفسیر، حدیث، ادب، صرف، نحو، بلاغت، بیان، معانی، لغت، اشتقاق یہ سب علوم خدمت قرآن کی علمی شکل اور اس میں موجود ہدایت کے ابلاغ کے عملی مظاہر ہیں، جن کو ہر دور میں امت مسلمہ کے اہل علم نے زبردست قربانیاں دے کر پروان چڑھایا ہے۔

ایسے اہل علم امت محمدیہ علیہ الصلاۃ والسلام کی قیمتی متاع اور قابل فخر سپوت ہیں، ان میں سے ایک قابل ذکر ہستی اور مقبول بارگاہ الٰہی بزرگ شخصیت شیخ التفسیر حضرت مولانا ابو طاہر محمد اسحاق خان صاحب المدنی ہیں۔

جن کی ربع صدی پر محیط ذہنی و دماغی، مطالعاتی اور علمی محنت و مشقت کا ثمر خدمت قرآن کے حوالہ سے تخلیقی شاہکار، عمدہ البیان فی تفسیر القرآن (المعروف تفسیر المدنی) کی شکل میں امت مسلمہ کے ہاتھوں میں ہے۔

خوف خدا سے معمور ایک صحیح مفسر قرآن کو اس نازک ترین سفر میں کس اختیاط و بیدار مغزی اور استحضار علوم کی روشنی میں کس قدر سانس روک روک کر چلنا پڑا ہے، اس کا اندازہ صرف اسی شخص کو ہو سکتا ہے جس نے اس پر صعوبت سفر کا تجربہ کیا ہو۔

تفسیر عمدۃ البیان بلاشبہ سینکڑوں تفاسیر کا نچوڑ متعدد علوم کا خلاصہ، مصنف کی عرق ریزی کا جوہر اور قرآن مجید سے والہانہ عشق کا عمدہ مظاہر ہے، اردو زبان میں یہ تفسیر مصنف کے گنجینہ علوم کی آئینہ دار اور اس پر فتن اور پر آشوب دور خزاں میں امت مرحوم کے لیے گلشن بہار ہے۔

عوام، خواص، علماء، طلباء اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھتے اردو دان طبقہ کے لیے یکساں مفید اور نافع ہے۔

تفسیر عمدۃ البیان کو ملک کے معروف اور نامور اشاعتی ادارے القاسم اکیڈمی نوشہرہ نے حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی کی سرپرستی میں بڑے اہتمام سے تمام تر ظاہری و باطنی حقوق کی رعایت کرتے ہوئے شاندار انداز میں شائع کیا ہے۔

القاسم اکیڈمی کے سرپرست حقانی صاحب کا جس طرح ذوق تصنیف و تالیف اور ذوق اشاعت خوبصورت ہے، اسی خوبصورتی کے ساتھ تفسیر عمدۃ البیان کو شائع کیا گیا، صرف اشاعت ہی خوبصورت نہیں بلکہ اس میں موجود مواد اس سے کہیں زیادہ خوبصورت بھی ہے اور ہر عالم کی ضرورت بھی ہے۔

ادارہ آب حیات اس عظیم اشاعت پر مصنف القاسم اکیڈمی کے اراکین اور باذوق سرپرست اعلیٰ کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور، جولائی ۲۰۱۱ء)

☆☆☆☆

عکس جمیل

مفتی خالد محمود صاحب

شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی جمیل خانؒ کے حالات زندگی پر مفصل کتاب عکس جمیل جو کہ مفتی صاحب مرحوم کی زندگی اور ان کے دینی کارناموں اور دینی خدمات کی عکاسی کرتی ہے، مفتی خالد محمود صاحب نے مفتی جمیل خان شہید کی زندگی کے اہم ترین پہلوؤں پر کھل کر بات کی ہے۔ صفحات ۱۸۶

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔

(ماہنامہ آب حیات لاہور۔ دسمبر ۲۰۰۶ء)☆☆☆☆

فانی زندگی کے چند ایام

حضرت مولانا محمد حسن جانؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن جان رحمہ اللہ کو گزشتہ سال کچھ شقی القلب، ظالموں نے بے دردی سے شہید کر دیا تھا، وہ انتہائی متقی، پرہیز گار، اور ہمہ صفت موصوف شخصیت کے مالک تھے، اللہ تعالیٰ نے علم و عمل کی دولت بھی عطا کر رکھی تھی، فانی زندگی کے چند ایام انہی کے قلم سے لکھے ہوئے مقالات ہیں، جو اگر چہ ان کی شخصیت کے لحاظ سے تمام عمر کا احاطہ نہیں کرتے مگر کچھ ہونا بالکل نہ ہونے سے بہتر ہے، حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کی زیر نگرانی یہ حالات کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ صفحات ۱۶۰، کاغذ سفید، سرورق خوبصورت، قیمت درج نہیں۔ ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ محمود الرشید حدوٹی۔

(مطبوعہ درماہنامہ آب حیات لاہور۔ مئی ۲۰۰۱ء)

☆☆☆☆

فتنہ انکار حدیث

مولانا محمد زمان کلاچوی صاحب مدظلہ

منکرین حدیث وہ طبقہ ہے جن کا دعویٰ یہ ہے کہ ہمیں جو کچھ لینا ہے وہ قرآن کریم سے لے لیں گے، قرآن کریم میں ہر چیز کا بیان موجود ہے، قرآن کریم کی موجودگی میں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہے، یوں وہ حدیث رسول ﷺ سے اعتماد ہٹانے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دے رہے ہیں

کہ جو کچھ تمہیں رسول اللہ ﷺ دیں اسے لے لو اور جس چیز سے رسول اللہ ﷺ تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ، ایسے حالات میں ضرورت تھی کہ ایک ایسی کتاب پیش کی جائے جو ان منکرین حدیث کی ریشہ دوانیوں کا پردہ چاک کرے۔

زیر تبصرہ منکرین حدیث کے تعاقب میں ایک بہترین اور خوبصورت کتاب ہے، جو مولانا محمد زمان کلاچوی مدظلہ العالی کی محنت کا ثمرہ ہے، مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی فکر کا آئینہ ہے۔ صفحات ۷۰

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ مئی ۲۰۰۶ء)

قدرزر

شیخ الحدیث مولانا زرولی خان مدظلہ

حضرت مولانا زرولی خان صاحب پاکستان کے مشہور ومعروف عالم دین، بلا کے خطیب، کراچی کی ایک بہت بڑی دینی درسگاہ کے مدیر المہام، شیخ الحدیث ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ میں انہوں نے مختلف اوقات میں جو بیانات کیے یا مولانا حقانی سے متعلق یا ان کی کتابوں پر جو تبصرے کیے گئے وہ یکجا کتابی شکل میں جمع کیے گئے ہیں، یہ کتاب حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی کے جواں سال صاحبزادے حافظ محمد قاسم صاحب نے ترتیب دی ہے، کچھ سقم ہے مگر رفتہ رفتہ اس اس کی اصلاح ممکن ہے، مزید محنت کی ضرورت ہے۔

صفحات ۱۰۸، کاغذ سفید، قیمت درج نہیں، ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ محمود الرشید حدوٹی۔

مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ جون ۲۰۰۸ء)

قرض کے فضائل، مسائل اور احکام

حضرت مولانا منور حسین سورتی صاحب مدظلہ

حضرت مولانا منور حسین سورتی صاحب مدظلہ العالی دیار غیر لندن میں قرآن وسنت کی تبلیغ واشاعت میں مصروف عمل ہیں، ان کے خطبات بزم منور کے عنوان سے منور ہو کر دس جلدوں میں باذوق ہاتھوں میں پہنچ چکے ہیں۔

پیش نظر کتاب میں انہوں نے قرض کے فضائل پر بہت ہی خوبصورت مواد پیش کیا ہے، قرض کی اہمیت وفضیلت کے ساتھ ساتھ قرض کو ہڑپ کر جانے والوں کے لیے وعیدات بھی ذکر کی گئی ہیں، بنکوں سے قرض لینے والوں اور اس پر دگنے سود ادا کرنے والوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے احسان کو فراموش نہ کریں، جنہوں نے مقروض کی مشکل اور آڑے وقت میں دستگیری کی، پھر اس کے عوض مقروض سے کوئی چیز طلب نہیں کی، اس لیے مقروض کو چاہیے کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرے، ڈیڑھ سو سے زائد صفحات پر مولانا سورتی نے قرآن وسنت کے دلائل کے انبار لگا دیے ہیں، قرض کی مروجہ اور غیر مروجہ تمام شکلوں سے آگاہ کیا ہے۔

کتاب کے شروع میں حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب، حضرت مولانا ایوب صاحب، خود مولانا منور حسین سورتی صاحب کے رشحات قلم اور تعارفی بیانیے موجود ہیں۔ ان سب پر شیخ الحدیث، حضرت العلام مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ العالی کا گراں قدر، وقیع اور دل کو موہ لینے والا پیش لفظ سونے پر سہاگہ کے مترادف ہے، القاسم اکیڈمی نے اس وقیع کتاب کو شائع کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی۔ نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور۔ اکتوبر ۲۰۱۶ء)

قلم و قرطاس نمبر

مرتب۔ مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ

ماہ نامہ القاسم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اہل علم کی خدمت میں کچھ نہ کچھ پیش کر کے ان کی علمی پیاس بجھاتا رہتا ہے، اس ماہ نامے نے بڑے ضخیم نمبر پیش کر کے سباق الاقدام اور سباق الغایات کا شرف حاصل کیا ہے۔

اس ادارے پر قدرت بہت مہربان ہے، جسے خدائی رضا کاروں نے اپنے جھرمٹ میں لے رکھا ہے، جو اپنے سالار قافلہ مولانا عبد القیوم حقانی کے غمزہ ابرو کو بھانپتے ہوئے ان کی منشاء کے مطابق کام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

قلم و قرطاس نمبر بھی القاسم کی تازہ فخریہ پیشکش ہے، جس میں مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کے علاوہ مولانا طاہر محمود اطہر صاحب، پروفیسر محسن عثمانی صاحب، جاوید چوہدری، مولانا قمر الزمان، مولانا عبد المعبود، مولانا عبد الرشید عراقی، اور دیگر اہل قلم کی تحریریں اس خاص نمبر میں شامل ہیں۔ صفحات ۱۸۰۔

(مولانا محمود الرشید حدوٹی۔ (مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور، اکتوبر ۲۰۱۲ء)

قلم و کتاب نمبر

مرتب۔ مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ

القاسم اکیڈمی وہ واحد ادارہ ہے جو آج کے منصوبہ بندی کے ماحول میں اپنی کتاب اولاد میں مسلسل اضافہ کیے جا رہا ہے اور یقیناً وہ دن دور نہیں جب اس کے منتظمین کو اپنی کتابی اولاد کے نام بھی یاد نہ رہیں گے، زیر تبصرہ خاص نمبر بھی اس اولاد میں ایک مستحسن اضافہ ہے، جس میں ماضی قریب کی اہم علمی اور ادبی تحریریں شامل ہیں، علاوہ ازیں القاسم اکیڈمی کی جدید علمی اشاعتوں پر عالمانہ، فاضلانہ

مقالے، بہت اہم علمی و فقہی مسائل اور حال ہی میں زیور طبع سے آراستہ ہونے والی جدید ترین مطبوعات کا تعارف شامل ہے۔

ابتدا میں مولانا عبد القیوم حقانی کا نقش اول دلوں پر گہرا نقش چھوڑ رہا ہے اور دیگر تحریروں میں مولانا سمیع الحق مدظلہ اور مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کی تحریر بھی لاجواب اور باکمال ہے، بلکہ اگر پورے خاص نمبر میں انہی دو حضرات کو پڑھ لیا جائے تو میرا خیال ہے پیسے پورے ہو جائیں گے، باقی آپ کی مرضی۔ صفحات ۲۱۲، ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ عرفان ندیم۔ مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور جنوری ۲۰۱۲ء)

☆☆☆☆

کشکول معرفت

مولانا عبد القیوم حقانی صاحب

مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کا نام نامی اسم گرامی کسی تعارف، ستائش اور مدح کا محتاج نہیں ہے، وہ درجنوں کتابوں کے مصنف، مسند تدریس کے بیدار مغز استاذ، قسمت کے دھنی، اور القاسم کے سرپرست ہیں، کشکول معرفت حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحبؒ کے فیوضات وبرکات کا ایک ادنیٰ شاہکار ہے، مولانا حقانی چونکہ حضرت قاضی صاحب کے مرید خاص اور خلیفہ مجاز ہیں، اپنے شیخ سے ہونے والی سالہا سال کی خط وکتابت کو انہوں نے محفوظ رکھا اور اب کتابی شکل میں افادۂ عام کے لیے پیش کیا، انتہائی اہم اور زندگی میں انقلاب برپا کرنے والی کتاب ہے، صفحات ۴۶۴، کاغذ درمیانہ، سرورق دلکش، قیمت ۱۸۰، ملنے کا پتا القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ تاریخ۔ مئی ۲۰۰۵ء)

کعبہ مرے آگے

سفر نامہ۔ مولانا عبد القیوم حقانی

شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ عبد القیوم حقانی مدظلہ العالی کی شخصیت اہل علم و نظر کے لیے عیان راچہ بیاں کا مصداق ہے، وہ اتنی بڑی تعداد میں کتابیں تحریر کر چکے ہیں کہ شاید قابل فخر حافظے والا شخص بھی ان کی فہرست یاد نہ رکھ سکے، وہ بیک وقت خطیب وادیب، مدرس، مدبر اور مدیر المہام کے مناصب پر فائز ہیں، سفر اگرچہ قطعہ ابتلاو آزمائش ہے، مگر وہ کس قدر سعادت مند ہیں کہ پینتیس سال سے مسلسل سفر حرمین کی سعادت سمیٹتے چلے جارہے ہیں، پھر حرمین میں گزرے ایام ولیالی کی داستان بڑے احسن انداز میں اپنے پڑھنے والوں کی خدمت میں بلاناغہ پیش کرتے ہیں۔

پیش نظر کتاب مولانا حقانی کے ان مبارک اسفار کی روداد ہے جو حرمین شریفین کے لیے کیے، ان کے تلمیذ جان محمد کے بقول مولانا کے یہ اسفار ان کی ذاتی ڈائریوں سے جمع کیے گئے ہیں، ان ڈائریوں میں کچھ ایسی بھی ہیں جو بسیار تلاش و جستجو کے باوجود ان کے ہاتھ نہ لگ سکیں، باقی انہیں جہاں جہاں سے مولانا حقانی کے اسفار کی روئیداد دستیاب ہوئی وہ انہوں نے احسن انداز میں شائع کر دی۔

مولانا حقانی نے اپنے اسفار میں بہت ہی معلوماتی چیزیں پیش کی ہیں، جن کو پڑھنے سے ایمان وایقان کو جلا ملتی ہے، ایمان کو فرحت و تازگی ملتی ہے، سواچار سو صفحات پر مشتمل اس کتاب کے ابتدائی حصہ میں وہ منظوم کلام بھی موجود ہے جو مولانا حقانی کے چاہنے والوں نے ان کے لیے کہا۔

اس کتاب میں بیان کی گئی داستان کے مطالعہ سے پڑھنے والا پل پل یوں محسوس کرتا ہے کہ وہ کہیں دیار یثرب میں خیمہ زن ہے، کہیں جبل ابوقبیس کے

دامن میں بیٹھے بیت اللہ کے دیدار سے شرف یاب ہو رہا ہے، بہر حال یہ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

میرے خیال میں یہ کتاب ہر حاجی اور ہر عمرہ کرنے کے لیے جانے والے زائر کے پاس ہونا چاہیے تاکہ اس کی روشنی میں وہ ارکان عمرہ اور مناسک حج ادا کر سکے۔

کاغذ عمدہ۔ طباعت لاجواب، جلد بہترین، قیمت درج نہیں۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔ ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور، اگست ۲۰۱۶)

☆☆☆☆

گل صد پارہ

مؤلف۔ مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

مولانا عبد القیوم حقانی نے اپنے ایک وفادار شاگرد کے بارے میں بنیاد کا پتھر نامی کتاب لکھی تھی، علمی حلقوں میں اس کی بڑی دھوم مچی تھی، کیونکہ یہ کتاب اس ماحول میں لکھی گئی کہ جس میں دینی کام کرنے والوں کی کہیں سے حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی، ان کی معمولی سی غلطیاں مہتمموں کی نظر میں ان کو معتوب اور مبغوض بنا دیتی ہیں، ایسے میں مولانا عبد القیوم حقانی کی طرف سے اپنے شاگرد کے فضائل و مناقب پر کتاب لکھنا اس دور کے عجائبات میں سے ایک بہترین عجوبہ ہے، اس کتاب پر تبصرہ کرنے والے میرے سمیت بہت سے لوگ ہیں، انہی لوگوں کی قلمی واردات کو اس گل صد پارہ میں یکجا کر دیا ہے۔

ملنے کا پتا۔ سہ ماہ الزیتون، فضل کالونی، بائی پاس روڈ نیو اڈا ملتان

(تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔ ماہنامہ آب حیات لاہور)

☆☆☆☆

گنبد خضریٰ کے سائے میں

رشحات قلم: شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ

گنبد حضریٰ کے سائے میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کا حرمین شریفین کا اولین سفر نامہ ہے جو انہوں نے آج سے پنتالیس سال قبل کیا تھا، اس سفر نامے میں آپ کو حاضری کے آداب اور محبوب سے راز و نیاز کے اطوار سب کچھ پڑھنے کو ملے گا، اس کے ساتھ ساتھ آپ اہل عرب کے طرز زندگی، بود و باش اور تہذیب و تمدن سے بخوبی آگاہ ہو جائیں گے اور ایک سفر نامے میں اتنی معلومات یکجا کر دینا بلاشبہ موصوف کا خاصہ ہے۔

مولانا سمیع الحق مدظلہ سرحد (کے پی کے) کے ان گنے چنے علماء میں سے ہیں جو اردو زبان پر کامل دسترس رکھتے ہیں، اور ان کی تحریروں میں اردو ادب کی واضح جھلک دکھائی دیتی ہے، مولانا کی تحریر سادگی اور شائستگی کی بنیاد پر روح تک اترتی چلی جاتی ہے اور یہی ایک اچھی تحریر کا خاصہ ہے، آپ کی فنی مہارت، انوکھا طرز تحریر، اعلیٰ درجے کی منظر کشی اور حالات وواقعات کو آنکھوں کے سامنے پیش کرنے کا ڈھنگ وہ خوبیاں ہیں جو اس سفر نامے کو دیگر سفر ناموں سے ممتاز کر دیتی ہیں۔

بہر حال اس کتاب کا مطالعہ کیجیے، اپنے دل میں عشق کی آگ بھڑکائیے اور خود کو مصنف کے ساتھ مکہ و مدینہ کے گلی کوچوں میں گھومتا ہوا محسوس کیجیے، یہی ایک اچھی تحریر کی خوبی ہے کہ قاری یوں محسوس کرے جیسے مصنف اس کی انگلی تھامے اسے مکہ و مدینہ کی سیر کروا رہا ہے۔ صفحات، ۲۵۶، قیمت درج نہیں

(تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔ ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ اگست ۲۰۱۱ء)

☆☆☆☆

مآثر و مکاتیب

مرتب۔ حضرت مولانا عبد المعبود صاحب

حضرت مولانا عبد المعبود صاحب کا نام کتابوں پر نظر رکھنے والے طالب علموں کے لیے غیر مانوس نہیں ہے، آپ نے اپنے ادیبانہ قلم سے تاریخ مکہ اور مدینہ تحریر کر کے ایک دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔

آپ کی تحریروں میں ادب کی چاشنی اور پڑھنے والے کے لیے بہت کچھ ہوتا ہے، آپ نے مختلف موضوعات پر درجنوں علمی کتابیں لکھی ہیں، علاوہ ازیں آپ کی تحریریں پاکستان کے بڑے علمی اور وقیع رسائل اور جرائد میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

مولانا عبد القیوم حقانی کے فرزند ارجمند، دلبند محمد طیب حقانی نے مولانا عبد المعبود صاحب کی تحریریں جو الحق اور القاسم میں زیور طباعت سے آراستہ ہوئی ہیں انہیں یکجا کتابی شکل میں پیش کیا ہے۔

پیش نظر کتاب انہی تحریروں پر مشتمل ہے، جو تین سو ساٹھ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے، جس کا پیش لفظ ادیب شہیر مولانا عبد القیوم حقانی کے دست کی پرکاری سے مرصع ہے۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور۔ جون ۲۰۱۳ء)

☆☆☆☆

ماہ نامہ الحق خاص نمبر

مدیر حضرت مولانا سمیع الحق

ماہ نامہ الحق حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی زیر ادارت شائع ہونے والا ایک وقیع اور علمی مجلہ ہے، پیش نظر شمارہ معمول کی ضخامت سے کئی گناہ بڑا ہے، جس کا خاص موضوع اکیسویں صدی کے چیلنجز اور عالم اسلام ہے، جس میں اہل علم اور قد آور دینی شخصیات کے معلومات افزا اور چشم کشا مضامین شامل اشاعت ہیں، کاغذ اگرچہ اخباری ہے تاہم مضامین کی سیٹنگ، کمپوزنگ اور پرنٹنگ لاجواب ہے، مضامین بھی منفرد اور قابل مطالعہ ہیں، اتنا شاندار نمبر شائع کرنے پر الحق اور اس کی انتظامیہ قابل صد مبارکباد ہے، خصوصی شمارہ کی قیمت ۸۰روپے ہے۔

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

ماہ نامہ آب حیات لاہور جنوری ۲۰۰۲ء)

☆☆☆☆

ماہ نامہ القاسم کا تعلیم وتربیت نمبر

مرتب۔ مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ

پیش نظر کتاب القاسم کا ساتواں خصوصی نمبر ہے، اس میں مدارس کے نظام ونصاب تعلیم کی برکات، علم وادب اور تاریخ کی باتیں، خدمت علم، صحبت شیخ، اشراف امت کون ہیں؟ قرآن اور نور ایمان، علم وعمل اور تقویٰ، علمی رسوخ، اپنے آپ کو پہچانو، عزت وشرف کا معیار، ہلکی پھلکی آسان نیکیاں، جیسے مضامین ومقالات شامل اشاعت ہیں، عصر حاضر کی ضرورت کے مطابق تحریریں شائع کرکے اہل علم

کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے، القاسم کی یہ اشاعت اگرچہ بقامت کہتر مگر بقیمت بہتر کا مصداق ہے، انتہائی خوبصورت، دیدہ زیب اور دلکش نمبر ہے، قیمت پندہ روپے، صفحات ۸۰، ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔ ماہنامہ آب حیات لاہور، مارچ ۲۰۰۴ء)

☆☆☆☆

ماہنامہ القاسم کا مفتی اعظم نمبر

ناشر مولانا عبد القیوم حقانی

ماہنامہ القاسم حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کی زیر ادارت و سرپرستی اپنے صحافتی سفر پر یکسوئی کے ساتھ گامزن ہے، مولانا حقانی جس دور میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے استاذ اور ماہنامہ الحق کے مدیر تھے ان دنوں میں انہوں نے اپنے اشہب قلم کو منزل مراد کی طرف دوڑانے میں خاطر خواہ کام کیا۔

آپ کی گراں قدر علمی تحریروں نے نوجوانوں کے دل و دماغ میں انقلاب برپا کیا، وہاں سے رخت سفر باندھ کر آپ نے ابوہریرہ کے نام سے اپنا آشیانہ بنایا، جہاں پہ نہ صرف قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں گونجتی ہیں بلکہ صریر خامہ بھی سنائی دے رہی ہے۔

ماہنامہ القاسم اگرچہ ابھی صحافتی دنیا کا نومولود بچہ ہے مگر اس کے باوجود اس بچے نے بڑے بڑے کمالات کر دکھائے، حال ہی میں القاسم نے نصف صدی پہلے دھلی کے الجمعیت کے مفتی اعظم نمبر کو من و عن شائع کر کے صحافتی خدمت کے ساتھ ساتھ اہل پاکستان پر احسان عظیم کیا ہے۔

القاسم اس علمی خدمت پر صد مبارکباد کا مستحق ہے، مفتی اعظم نمبر ابو حنیفہ ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ کے حالات وافکار اور خدمات کا حسین مرقع ہے، اہل ذوق کے مطالعہ کی چیز ہے، منگوا کر مطالعہ کیا جائے۔

تبصرہ نگار، حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی۔

مدیر اعلیٰ ماہ نامہ آب حیات لاہور)

☆☆☆☆

ماہ نامہ القاسم کا مولانا سید اسعد مدنی نمبر

مرتب۔ مولانا عبد القیوم حقانی

مولانا عبد القیوم حقانی اس دور کے عظیم انسان ہیں، دریا دلی کے ساتھ علم کی روانی، تحریر کی شستگی اور برجستگی خدائی عطیہ کے طور پر ملی ہے، انتہائی مختصر مدت میں کتاب تیار کرنا ان کے سامنے چٹکی بجانے اور بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ پر انتہائی گراں قدر، حسین و جمیل، ظاہری اور باطنی خوبیوں سے مالا مال، ماہ نامہ القاسم کا جاندار، شاندار، اور خوب صورت نمبر منصۂ شہود پر آکر اہل ذوق کی توجہات کا متقاضی ہے۔

یہ نمبر ۱۴ ابواب پر مشتمل ہے، ہندوپاک کے درجنوں اہل قلم اور ارباب علم ودانش کے رشحات قلم شامل اشاعت ہیں۔ صفحات ۵۲۰، عمدہ کاغذ، قیمت ۳۰۰ روپے۔

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ اکتوبر ۲۰۰۶ء)

☆☆☆☆

ماہتاب نبوت کی ضوافشانیاں

مولانا عبد القیوم حقانی صاحب

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں، ان کی درجنوں تحقیقی، ادبی کتب ان کا تعارف ہے، آپ نے امام ترمذی کی مرتب کردہ شمائل ترمذی کی اردو میں شرح لکھی ہے، جو تین ضخیم جلدوں میں دستیاب ہے، یہ عظیم کتاب باذوق علماء اور طلبہ کی علمی تشنگی بجھانے کے لیے لکھی گئی ہے، عامۃ الناس اور کم لکھے پڑھے طبقہ کے لیے مولانا حقانی نے اسے آٹھ حصوں میں تقسیم کیا ہے، ان میں سے پہلے حصے کا نام جمال محمدی کا دلربا منظر دوسرے کا نام روئے زیبا کی تابانیاں، تیسرے کا ماہتاب نبوت کی ضوفشانیاں، اور چوتھے کا نام آفتاب نبوت کی ضیاپاشیاں رکھا گیا ہے، پیش نظر تیسرا حصہ بھی دیگر حصوں کی طرح خوبصورت، دلکش اور محققانہ شان لیے ہوئے ہے۔ صفحات ۲۱۶، قیمت، ۱۲۰

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ تاریخ اشاعت۔ فروری ۲۰۰۶ء)

☆☆☆☆

محبوب خدا کی دلربا ادائیں

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب نے شمائل ترمذی کی عظیم الشان شرح تحریر کی ہے، جس سے علماء اور اساتذہ استفادہ کر رہے تھے، عامۃ الناس اس کی

عطر بیزیوں سے محروم تھے، چنانچہ اپنی اس عظیم شرح کو انہوں نے عامۃ الناس کے لیے کئی حصوں میں تقسیم کیا اور عام فہم بھی بنایا، پیش نظر مجموعہ خصائل مصطفے پر پانچویں جلد کے طور پر پیش کیا جارہا ہے، جس میں آپ ﷺ کی خوشبو، عطر بیزی، پسینہ مبارک، انداز گفتگو، طرز تقریر، مسکراہٹ، خندہ روئی اور دیگر بے شمار عنوانات پر دلچسپ اظہار خیال کیا گیا۔ صفحات ۲۰۰۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ جنوری ۲۰۰۸ء)

☆☆☆☆

مرج البحرین فی تذکرۃ الشیخین

تالیف: حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ العالی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، وہ اپنی ذات میں ایک ادارہ، ایک انجمن، ایک بزم، بلکہ علم وادب کا وہ گلشن ہیں جن کی تحریروں سے عطر بیزی جاری وساری ہے، اکابر علماء حق کے سوانح پر قلم اٹھانا ان کا امتیازی وصف بن چکا ہے۔

حال ہی میں انہوں نے اپنے دو اکابرین جناب حضرت مولانا فضل الٰہی اور مولانا شمس الھادی کے تابناک احوال زندگی پر بہت ہی خوبصورتی سے قلم اٹھایا ہے اور موتی پرو کر رکھ دیے ہیں۔

ان دو گمنام اکابرین کی زندگیوں کا مطالعہ انسانی دل ودماغ کو معطر کر دیتا ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ماشاء اللہ عالم یاس وقنوطیت میں کھو

جانے کی بجائے مسرت وشادمانی کا اظہار کرتے رہنا چاہیے کہ الحمدللہ خیر القرون سے بعد مکانی کے باوجود اس دور میں بھی ایسی سعید روحیں موجود ہیں جو بظاہر گلیم پوش اور کنج خلوت کے باسی ہیں مگر ان لوگوں کی فقر ومستی نے اپنے اسلاف کی یادیں تازہ کردیں۔

حضرت مولانا فضل الٰہی اور مولانا شمس الھادی دونوں بزرگوں کی خوشہ چینی کرنے والے عالم ربانی مولانا حقانی نے اٹھارہ سال قبل ان دو بزرگوں سے چلچلاتی دھوپ اور چمڑی ادھیڑ دینے والی گرمی کے موسم میں ملاقات کا شرف پایا تھا، ان کو قریب سے حقانی نے دیکھا، ان کی عکس بندی شہ دماغ حقانی نے کی، مرور وقت کے باوجود وہ یادیں وہ ملاقاتیں حقانی فراموش نہ کرسکے۔

شیخین جن کو حقانی مرج البحرین کہتے ہیں کو حقانیہ کی مسند پر جامہائے علم وعرفان لنڈھاتے اور عاشقان علم کی تشنگی بجھاتے دیکھا اور استفادہ کی سعادت سمیٹی تھی۔

اب ان کے وارثین نے شدت سے تقاضا کیا کہ حقانی کے قلم کی بانکپن جوہر افشانی کرے اور ان شیخین کے احوال بھی منصہ شہود پر آجائیں، حالانکہ حقانی سے پہلے مولانا حمد اللہ صاحب ان دونوں بزرگوں کے احوال پر قلم اٹھا چکے ہیں، مگر حقانی کے شعلہ بار قلم نے موتی پر و کرر کھ دیے ہیں، اللہ تعالیٰ زور قلم اور زیادہ کرے۔ ۳۳۶صفحات پر مشتمل یہ کتاب اسٹینڈرڈ سائز میں شائع ہوئی ہے، کاغذ نیوز ملنے کا پتا: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ کے پی کے

(تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔ ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور، دسمبر ۲۰۱۶)

☆☆☆☆

مسائل قربانی

مولانا عبدالمعبود صاحب

عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی بھی اسلامی تعلیمات کا ایک جزء ہے، جب حضرت ابراہیم کو جان سے پیارے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تو کون مائی کا لال ہے جو اپنی جان کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرے؟ مگر ابراہیم جیسے سچے محب نے اس عظیم کارنامے کو بڑے باکمال انداز میں پایہ تکمیل تک پہنچا کر دنیا والوں کے سامنے رکھ دیا کہ محبوب کی رضا کے حصول کے لیے دنیا کی ساری چیزیں ہیچ ہیں۔

دوسری عبادات کی طرح مسلمان ہر سال فریضہ قربانی بھی ادا کرتے ہیں، عصر حاضر چونکہ جدید ایجادات وانکشافات کا دور ہے، اس لیے گزشتہ ایک عشرے سے قربانی کے متعلق جدید آلات اور مشینی ذبیحوں کے بارے میں نئے مسائل کا سامنا ہے، اس کے علاوہ بھی قربانی کے دیگر احکامات مثلاً گوشت کی تقسیم، چرم ہائے قربانی کے مسائل اور قصائی کی اجرت وغیرہ جیسے مسائل عوام کو پیش آتے رہتے ہیں، کافی عرصے سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ ایسی کتاب سامنے آئے جو قربانی کے جدید وقدیم مسائل پر مشتمل ایک جامع کتاب ہو، الحمدللہ مذکورہ بالا کتاب میں اس ضرورت کو بطریق احسن مکمل کر دیا گیا ہے، فاضل مصنف مدظلہ نے قربانی کی لغوی اور شرعی تحقیق، قدیم مذاہب میں قربانی، شرائط وجوب قربانی، ایام قربانی، چرمہائے قربانی کا مصرف جیسے ضروری مسائل پر سیر حاصل گفتگو کی ہے، امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد قربانی کا کوئی مسئلہ پوشیدہ نہ رہے گا۔

صفحات ۲۳۰، ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ محمود الرشید حدوٹی۔ ماہنامہ آب حیات لاہور جون ۲۰۰۹ء)

☆☆☆☆

معجزات سرور عالم ﷺ

مصنف۔ میجر فتح محمد صاحب

جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے کہ یہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے معجزات پر مشتمل ہے، اس کتاب کے مصنف میجر فتح محمد صاحب ہیں، جن کا اسم گرامی پہلی مرتبہ دیکھنے کو ملا، میجر صاحب نے بڑے احسن انداز میں معجزات کا فلسفہ بیان کیا اور آپ ﷺ کے چیدہ چیدہ معجزات کا ذکر بھی کیا، بہت مفید مجموعہ ہے، صفحات ۸۰، قیمت ۳۰روپے، ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور، نومبر ۲۰۰۳ء)

☆☆☆☆

معرکہ صلیب وطالبان

مرتب۔ مولانا عبد القیوم حقانی صاحب مدظلہ

جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ کے مہتمم، ماہ نامہ القاسم کے سرپرست اور درجنوں علمی اور دینی کتابوں کے مصنف مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب وقتاً فوقتاً حالات کے مطابق کوئی نہ کوئی علمی سوغات ملت اسلامیہ کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں، حال ہی میں معرکہ صلیب وطالبان کے عنوان سے انہوں نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کے انٹرویوز مرتب کرکے ملت اسلامیہ کی خدمت میں پیش کیے ہیں، مولانا سمیع الحق صاحب چونکہ طالبان کے استاذ شمار کیے جاتے ہیں، جس بناء پر عالمی ذرائع ابلاغ کی ہمیشہ یہی خواہش رہی ہے کہ وہ تازہ ترین حالات پر مولانا سمیع الحق صاحب

کے فرمودات سنیں اور انہیں دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچائیں، ادھر مولانا بھی ایک کھلی ڈھلی شخصیت کے مالک ہیں، آپ نے ہمیشہ لگی لپٹی کے بغیر بلاخوف لومۃ لائم حق وسچ کی آواز بلند کی، اگر موجودہ حالات کے تناظر میں بنظر غائر دیکھا جائے تو حق وصداقت کا علم لہرانا، موت کو دعوت دینا ہے، مگر مشکل ترین حالات میں بھی مولانا نے حق گوئی کا دامن نہیں چھوڑا، حق گوئی اور بے باکی ہی مولانا کا طغرائے امتیاز ہے۔

پیش نظر مجموعہ معرکہ صلیب وطالبان میں امریکی اخبار ڈیلی ٹائمز، بی بی سی لندن، ایسوسی ایٹڈ پریس، جاپانی اخبار مائی ٹی چی، ڈیلی ٹیلی گراف، واشنگٹن پوسٹ، فرنٹ لائن نیوز سروس کوریا، سی این این، ٹیلی بروس، دی نیویارک ٹائمز، نیوزویک کے علاوہ بیسیوں عالمی ذرائع ابلاغ کو دیے جانے والے تمام انٹرویوز اس تاریخی دستاویز میں موجود ہیں۔

پانچ سوصفحات پر مشتمل یہ مجموعہ بڑے سائز میں دستیاب ہے، جس کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولان سمیع الحق کے دل میں امت مسلمہ کا اس قدر درد موجود ہے؟

انہوں نے کس دلیرانہ انداز میں طالبان اور دینی مدارس کا دفاع کیا ہے، اسلام اور مسلمانوں پر اٹھنے والے اعتراضات کا کس قدر دندان شکن جواب دیا ہے، انتہائی علمی، قیمتی، مدتوں تک یاد رہنے والا یہ مجموعہ صرف ۲۴۰ روپے میں دستیاب ہے۔ ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ جون ۲۰۰۴ء)

☆☆☆☆

مفکر اسلام مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ

مرتب، بلال عبد الحی ندوی

پیش نظر کتابچہ القاسم کی خصوصی اشاعت کا اہم ترین مضمون ہے، جس میں مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ کی شخصی زندگی، اجتماعی زندگی، آپ کی امتیازی خصوصیات اور تجدیدی کارناموں کا احاطہ کیے ہوئے ہے، ظاہر و باطن سے خوبصورت کتاب ہے۔

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ اکتوبر ٢٠٠٣ء)

☆☆☆☆

مکاتیب الکریم

بنام مولانا عبد القیوم حقانی

پیش نظر کتاب ماہ نامہ القاسم نوشہرہ کی گیارہویں خصوصی کاوش ہے، اس کتاب میں ان خطوط اور مکتوبات کو شامل کیا گیا ہے، جو حضرت مولانا عبد الکریم کلاچوی صاحب فاضل دیوبند کے قلم سے مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کے نام لکھے گئے ہیں، مولانا عبد القیوم حقانی صاحب نے علماء اور طلباء پر احسان کیا ہے کہ ان مکاتیب کو شائع فرمادیا ہے۔ صفحات ٣٢٠، قیمت معمول کے مطابق درج نہیں ہے۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

(تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔ مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔)

☆☆☆☆

مکاتیب طالب الہاشمیؒ

بنام مولانا عبد القیوم حقانی صاحب

مرحوم طالب الہاشمی کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں، وہ ایک صاحب طرز ادیب، لکھاری اور انشاء پرداز تھے، ان کی تصانیف میں ادب کی چاشنی اور ان کے تبصروں میں گرفت دکھائی دیتی ہے، پیش نظر کتاب مرحوم کے ان مکاتیب ومراسلات کا مجموعہ ہے جو انہوں نے مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کے نام لکھے ہیں، سال ۱۹۹۲ سے ۲۰۰۷ءتک کے مکتوبات اس میں موجود ہیں، عام قارئین کے دینی یا دنیوی فائدے کی ان ۲۰۸ صفحات میں کوئی بات نہیں ہے، بہتر تھا کہ ہمارے مخدوم ومکرم حضرت مولانا حقانی اتنا سرمایہ کسی کام کی کتاب پر صرف کر دیتے، یہ محض اطلاعاتی خطوط ہیں، غالب، اقبال، مولانا ابوالکلام آزاد یا مولانا عبد الماجد دریا بادی کے خطوط نہیں ہیں ۔ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور جون ۲۰۱۰ء)

☆☆☆☆

مکاتیب مولانا یوسف خانؒ

بنام مولانا محمد اسحاق خان مدنی

حضرت مولانا محمد یوسف خان دارالعلوم پلندری آزاد کشمیر کے شیخ الحدیث، مرکزی جمعیت علماء اسلام کے امیر اور ہزاروں شاگردوں کے قابل فخر استاذ تھے، جو نصف صدی تک جنت نظیر خطہ کشمیر میں علم وعرفان کے جام شیریں لنڈھاتے

اور بادۂ عرفان عام کرتے رہے، شرک وبدعات کے اندھیاروں میں توحید وسنت کے دیپ فروزاں کرتے رہے، حضرت مرحوم نے اپنی حیات مستعار میں حضرت مولانا محمد اسحاق مدنی کے نام جو خطوط لکھے انہیں اب کتابی شکل دے دی گئی ہے۔

ان خطوط کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایک مرد قلندر کی تحریر کس قدر قرآنی ارشادات، نبوی فرمودات اور اکابرین کے مقولات سے مزین ہوتی ہے، ان کی تحریر سادگی کے ساتھ سوزوگداز میں ڈوبی ہوئی ہے، مکاتیب کی دوسری کتابوں اور پیش نظر کتاب میں ایک فرق بہت نمایاں ہے وہ یہ کہ مکتوب الیہ مولانا محمد اسحاق خان المدنی نے مکتوب کے مندرجات پر بہت خوب صورت انداز میں حاشیہ آرائی کی ہے، جس سے منظر اور پس منظر کی وضاحت ہوتی ہے، یہ کتاب نہ صرف عام پڑھنے والوں کے لیے مفید ہے بلکہ اہل علم کی لائبریریوں کی زینت بھی ہے، کتاب کا مقدمہ مولانا مرحوم کے فرزند ارجمند مولانا قاری سعید یوسف نے لکھا ہے، جو حضرت مرحوم کے علمی جانشین ہیں، یہ مقدمہ بڑے خاصے کی چیز ہے۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ اکتوبر ۲۰۱۱ء)

☆☆☆☆

مکتوبات حقانی

مولانا اورنگزیب اعوان صاحب مدظلہ

مکاتیب کو مرتب کرنا اتنا مشکل کام نہیں جتنا انہیں سالہا سال تک سنبھال کر رکھنا مشکل ہے، مکتوبات حقانی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ

العالی کے ان مکاتیب کا مجموعہ ہے جو انہوں نے حضرت مولانا اورنگ زیب اعوان سلمہ الرحمٰن کے نام تحریر کیے۔

یہ سینتیس مکتوبات ہیں، جن میں علم کی چاشنی ہے، جن میں مصلحانہ باتیں، جن میں تربیت کے گر ہیں، جن میں علم و عرفان کی موسلا دھار بارش کی پھوار ہے، یقیناً یہ سینتیس خطوط ایک دن میں، ایک ہی مجلس میں، ایک ہی لمحہ میں سپرد قرطاس نہیں ہوئے، یہ کئی سالوں، کئی لمحوں اور کئی ہفتوں کی جگر کاہی کا نتیجہ ہیں۔

پھر داد دینا چاہیے مولانا اورنگ زیب کی بشاش طبیعت کو جس نے اس وقت تک چین نہ پایا جب تک اپنی فائل کے راز سربستہ سے نقاب اتار کر اہل ذوق قارئین کو ہم راز نہیں بنالیا۔

اس کتاب کے شروع میں مولانا حقانی مدظلہ کے علمی اسفاراور دعوتی جولانگاہوں کا بھی بہت احسن پیرائے میں ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب بہت ہی خاصے کی چیز ہے، مکتوبات حقانی ایک سو بیس صفحات پر مشتمل ہے، کارڈ والی جلد ہے، کاغذ عمدہ ہے، سرورق دلکش ہے۔ جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ کے پی کے سے خط لکھ کر منگوائی جاسکتی ہے۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی۔ نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ درماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور۔ اکتوبر ۲۰۱٦ء)

موبائل فون کے شرعی احکامات

مصنف۔ شاہ اورنگ زیب حقانی

آج کی دنیا سائنس اور ٹیکنالوجی کی دنیا ہے، آئے روز نت نئی ایجادات سامنے آرہی ہیں، ان نئی ایجادات نے جہاں انسان کے لیے سہولت مہیا کی ہے وہاں یہ اپنے

ساتھ بہت ساری خرافات بھی لائی ہیں آپ صرف موبائل فون ہی کو دیکھ لیجیے، اس کی اہمیت اور افادیت سے انکار ممکن نہیں مگر اس کے غلط استعمال کی صورت میں اس کے نقصانات بھی تو کم نہیں، خیر شریعت مطہرہ نے تو ہر چیز کے احکامات بیان کیے ہیں، اگر ہم موبائل استعمال کرتے ہیں تو شریعت کے احکامات تو اس پر بھی لاگو ہوں گے، خصوصاً آج کل رنگ ٹونز کی جگہ پر قرآنی آیت یا نعت وغیرہ لگانے کا رواج عام ہے، اسکے علاوہ موبائل سے متعلقہ اور بھی بہت سارے مسائل ہیں جن سے ہمارا روزانہ واسطہ پڑتا ہے، مگر ہم انہیں جانتے نہیں، مصنف نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے موبائل فون سے متعلقہ مسائل کو جمع کر کے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا ہے، موبائل کے جائز اور صحیح استعمال کے لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس مختصر کتابچے کا ضرور مطالعہ کرے۔

بہترین کمپوزنگ، عمدہ ورق، پرکشش سرورق، صفحات،۵۶، قیمت درج نہیں
ناشر، القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور۔ نومبر ۲۰۰۹ء)

☆☆☆☆

مولانا ابوالکلام آزادؒ

مؤلف۔ مولانا عبدالقیوم حقانی

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، وہ بلا مبالغہ درجنوں کتابوں کے مصنف، مؤلف اور مرتب ہونے کے ساتھ ساتھ جامعہ ابوہریرہ کے مدیر المہام، ماہنامہ القاسم، کے مدیر شہیر، القاسم اکیڈمی کے چیئر مین

ہیں، ان کے شاگردوں کی ایک خاصی تعداد ملک کے اطراف واکناف میں دینی خدمات سرانجام دے رہی ہے، اللہ تعالیٰ نے مولانا حقانی کو تالیفات لانے میں ایک خاص ملکہ دے رکھا ہے، ان کے ہاتھ میں تالیفی لوہا اسی طرح نرم کردیا گیا ہے جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہا نرم کردیا گیا تھا، جس کو مروڑ کر وہ زرہیں بناتے تھے، اسی طرح مولانا حقانی کو اللہ تعالیٰ نے ایسی صلاحیت عطاء فرمائی ہے کہ وہ تصورات اور تخیلات کے اسپ تازی کو مہمیز دیتے ہیں تو ایک نئی نویلی دلہن کی طرح سج دھج کر ایک کتاب اپنے پڑھنے والوں کی میز پر آجاتی ہے، پیش نظر کتاب امام الہند کی سوانح عمری ہے جو انہی کی کتابوں سے مرتب کی گئی ہے، جس سے اہل ذوق کی روح تازہ ہو جاتی ہے۔

سوا دو سو صفحات پر مشتمل یہ سوانح عمری اہل علم کے علم کو جلا بخشنے کے لیے بہت ہی قیمتی تحفہ ہے۔ ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور۔ فروری ۲۰۱۴ء)

☆☆☆☆

مولانا حسین احمد مدنیؒ۔ سوانح وافکار

مولانا اسماعیل شجاعبادی

مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ قافلہ آزادی کے اولین راہنماؤں میں سے تھے، اگرچہ آپ پاکستان کے نام سے الگ مملکت کے قیام کے خلاف تھے لیکن اس کے پیچھے بھی ایک بہت بڑی سوچ، فکر اور سیاسی حکمت عملی کار فرما تھی، آپ پورے برصغیر پر مسلم حکومت کے قیام کے

خواہاں تھے، بہر حال اجتہادی مسائل میں اختلاف تو اس امت کے لیے باعث رحمت ہے۔

پاکستان بننے کے بعد آپ نے اس کے متعلق فرمایا تھا، پاکستان کی مثال ایک مسجد کی سی ہے، مسجد بننے سے قبل تو اختلاف کیا جا سکتا ہے، لیکن جب مسجد بن جائے تو اس کا احترام سب پر لازم ہوتا ہے، حضرت مدنی رحمہ اللہ کا یہ جملہ ان کے افکار و نظریات کا بہترین ترجمان ہے کہ حضرت نے کسی ذاتی مفاد کے لیے پاکستان کے قیام کی مخالفت نہیں کی، اگر چمگادڑ کو دن میں نظر نہیں آتا تو اس میں سورج کا کوئی قصور نہیں، اس لیے اگر آج کے نام نہاد مفکرین کو حضرت مدنی رحمہ اللہ کی دور اندیشی اور گہرے افکار و نظریات کی بنیاد پر پاکستان کے قیام کی مخالفت سمجھ میں نہیں آتی تو حضرت مدنی رحمہ اللہ اس سے بری ہیں اور جدت پسند مفکرین کی طعن و تشنیع سے ان کی شان میں کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ چاند پر تھوکنے کی صورت میں جو نتیجہ سامنے آتا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔

مذکورہ کتاب میں حضرت مدنی رحمہ اللہ کی سوانح کو بڑے اچھوتے انداز میں بیان کیا گیا ہے، اس کتاب کے مصنف مولانا اسماعیل شجاعبادی ایک منجھے ہوئے ادیب ہیں، ان کے پاس الفاظ کی فراوانی بھی ہے اور جذبات کی ترجمانی بھی، اس کتاب میں بھی انہوں نے اپنے ادیبانہ طرز کو اپناتے ہوئے اس کو پر کشش بنا دیا ہے۔

غالباً کسی بزرگ کا قول ہے کہ جو لوگ اولیاء کی صحبت میں نہ رہ سکیں ان کو چاہیے کہ وہ ان کی کتب سے استفادہ کریں اور ہمارے اکابرین دیوبند میں سے تو ہر کوئی ولایت کے اعلیٰ درجے پر فائز ہے، اس لئے ان کی کتب کا مطالعہ اور ان کے افکار و نظریات کو پڑھنا ہمارے لیے شرعی واجب تو نہیں کم از کم اعتقادی واجب ضرور ہے۔ صفحات ۳۶۸، قیمت درج نہیں، ناشر۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور اپریل ۲۰۱۰ء)

مولانا سمیع الحق حیات وخدمات

مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے ، وہ جامعہ حقانیہ کے بانی مولانا عبدالحق مرحوم کے فرزند ارجمند ہیں، جامعہ حقانیہ کے شیخ الحدیث وروح رواں ہیں، ماہ نامہ الحق کے سرپرست اعلیٰ ہیں، جمعیت علماء اسلام کے ایک دھڑے کے سربراہ ہیں، دفاع پاکستان کونسل کے سربراہ ہیں، پاکستان وبیرون پاکستان ان کے ہزاروں شاگرد موجود ہیں۔

ان کی شخصیت میں سادگی کے ساتھ خلوص ٹپکتا ہے، وہ اپنوں اور بیگانوں سب میں مقبول ہیں، ان کی علمی ، عملی، سیاسی ، تدریسی، تالیفی اور تصنیفی زندگی چند سالوں پر محیط نہیں بلکہ میدان کار میں اترے انہیں پون صدی گزر چکی ہے۔

انہوں نے ہر دور کے اکابرین کی معیت میں رہ کر دین اسلام کی اشاعت وترویج کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں، ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے شبانہ روز کوششیں کیں، میدان سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا۔

مولانا سمیع الحق بہت ہی خوش نصیب انسان ہیں کہ ان کی زندگی میں ان کے حالات زندگی دو ضخیم جلدوں میں طباعت سے آراستہ ہوگئے ہیں، مولانا عبدالقیوم حقانی سباق الاقدام کے طور پر مولانا کے احوال زندگی پیش کررہے ہیں، بہت ہی جانفشانی، عرق ریزی، دماغ سوزی، ماضی کے جھروکوں میں تانک جھانک کے بعد وہ نوسوصفحات پر مشتمل یہ تاریخی دستاویز اپنے باذوق قارئین کی خدمت میں پیش کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

مولانا سمیع الحق صاحب کے بچپن سے پچپن تک، پچپن سے لڑکپن تک کے تمام حالات اس کتاب میں موجود ہیں، جو دو جلدوں میں پیش کی گئی ہے۔ ارباب سیاست اور قائدین کے لیے بہت ہی مفید اور خاصے کی چیز ہے، اس کی روشنی میں قائدین اپنا رخ متعین کر سکتے ہیں، اہل سیاست بہت کچھ یہاں سے سیکھ سکتے ہیں۔

چونکہ اس کتاب میں مولانا سمیع الحق صاحب کی طالب علمی کے دلچسپ واقعات ہیں، ان کی عملی زندگی کے دلکش مناظر ہیں، میدان سیاست کے نشیب و فراز ہیں، پارلیمان میں ان کی جہد و کاوش کے حیرت انگیز مناظر ہیں، جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ملنے کا پتا: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ در ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور۔ دسمبر ۲۰۱۶ء)

☆☆☆☆

نقوش زندگی

مولانا محمد عبد المعبود صاحب

حضرت مولانا محمد عبد المعبود صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، وہ کئی شہرہ آفاق اسلامی کتابوں کے مصنف ہیں، کئی دینی رسائل اور جرائد میں ان کے رشحات قلم طبع ہو کر اپنے حلقہ قارئین میں داد پاتے ہیں، پیش نظر کتاب موصوف کی خود نوشت سوانح حیات ہے، جو پونے تین سو صفحات پر مشتمل ہے، جس میں موصوف نے اپنے خاندان، اپنے والدین، اپنے اساتذہ کے دلنشین پیرائے میں تذکرے کے ساتھ ساتھ اپنے عہد طفلی سے براستہ شباب اب عالم شیخوخیت میں قدم رکھا ہے، حیات مستعارے نشیب و فراز پر موصوف نے بہت ہی خوب لکھا

ہے، جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے، اہل علم و قلم کے لیے یہ کتاب بڑی خاصے کی چیز ہے، عالم ربانی، مرد کوہستانی، شیر ربانی مولانا عبدالقیوم حقانی کا پیش لفظ کتاب کی جان اور خاصے کی چیز ہے۔ ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ فروری ۲۰۱۴ء)

☆☆☆☆

واقعات حیرت انگیز، امام ابو حنیفہؒ

مترجم۔ مولانا پائندہ محمد زعیم بدخشانی صاحب

امام اعظم ابو حنیفہ کے حیرت انگیز احوال و واقعات قریباً ہر زبان میں تحریر کئے گئے ہیں، پیش نظر کتاب فارسی زبان میں ہے، جو معروف عالم دین مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی اردو کتاب کا ترجمہ ہے، جو مولانا پائندہ محمد زعیم بدخشانی صاحب کی عرق ریزی اور محنت شاقہ کا نتیجہ ہے، یہ کتاب ایران اور افغانستان کے فارسی دان طبقہ کے لیے خصوصیت کے ساتھ طبع کروائی گئی ہے۔ الحمدللہ بہت عمدہ اور لاجواب کتاب ہے، صفحات ۱۶۸، سرورق درمیانی۔

(تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی۔ ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ نومبر ۲۰۰۳ء)

☆☆☆☆

والد کا پیغام اولاد کے نام

مولانا عبدالقیوم حقانی

پیش نظر کتاب مولانا عبدالقیوم حقانی کی تحریر کردہ ہے، اس کتاب کے شروع میں ماہ نامہ آب حیات کے مدیر شہیر مولانا طاہر محمود اطہر صاحب کا وقیع اور جامع

پیش لفظ موجود ہے، جس میں یا ثمرۃ قلبی کے عنوان سے انہوں نے دل وکلیجہ نکال کر سامنے رکھ دیا ہے، پھر مولانا حقانی نے خود بھی اس کتاب کی غرض وغایت بڑے احسن پیرائے میں ذکر فرمائی ہے، ڈھائی سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب دراصل مولانا کا وصیت نامہ ہے، جو انہوں نے اپنی اولاد نسبی اور روحانی کے لیے قلم بند کیا ہے، اس میں بہت ہی قیمتی نصائح موجود ہیں، جو پڑھنے والے کو ایک نہج پر لا کھڑا کرتی ہیں، میرے خیال میں یہ اردو دان تمام والدین کے لیے بہت ضروری ہے کہ وہ اس عظیم الشان وصیت نامے کا مطالعہ کریں اور اپنی اپنی اولادوں کے لیے اسی جیسا عظیم تحفہ پیش کریں۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

(مطبوعہ درماہنامہ آب حیات لاہور۔ جون ۲۰۱۳ء)

وفاشعار خواتین

مؤلف۔ جناب مشتاق احمد

جناب مشتاق احمد (سابق مترجم صوبائی اسمبلی سرحد پشاور نے وفاشعار خواتین کے موضوع پر تقریباً ۸۰ صفحات پر مشتمل کتاب تالیف فرمائی ہے، کتاب میں مؤلف نے عورتوں کے متعلق قدرے تفصیل سے تحریر فرمایا ہے، خصوصاً عورتوں کی اصلاح وتربیت کے اصول، نصائح، رخصتی کا طریقہ، شادی کا طریقہ مسنونہ اور جو شادی وبیاہ میں فضول اور قبیح قسم کی رسومات ہیں ان کا بائیکاٹ، حضرت مولانا تھانوی کے عورتوں کے متعلق ناصحانہ ملفوظات، دیندار اور اسلاف کی عورتوں کے ایمان افروز حالات اور اس کے علاوہ بھی بے شمار پند ونصائح جو کہ عورتوں کے لیے بے حد ضروری ہیں، کتاب خوبصورت ٹائٹل سے مزین ہے۔

ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

تبصرہ نگار۔ مولانا محمود الرشید حدوٹی

مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور۔ دسمبر ۲۰۰۶ء)

☆☆☆☆

یادگار روح پرور اجتماع

مرتب۔ مولانا عبد القیوم حقانی

ماہنامہ القاسم کے مدیر شہیر مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کی زیر سرپرستی قلم و قرطاس کو حرکت و نمو حاصل ہے، ان کی منشاء یہ ہے کہ کوئی شے احاطہ تحریر سے باہر ہو تو کیوں ہو؟ حال ہی میں زین المحافل شرح شمائل ترمذی کی تقریب رونمائی ہوئی، اس تقریب سعید میں جتنے اکابر علماء، مشائخ نے بیانات کیے وہ مولانا حقانی نے محفوظ کیے، اور رونق جاودانی عطا کر دی۔

صفحات ۸۲، کاغذ سفید، قیمت درج نہیں۔ ملنے کا پتا۔ القاسم اکیڈمی، نوشہرہ

(تبصرہ نگار۔ محمود الرشید حدوٹی۔ مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور۔ مئی ۲۰۰۸ء)

☆☆☆☆

مکاتیب

مولانا حقانی بنام مولانا حدوٹی

(مکتوب اول)

مکرمی و محترم المقام عالی جناب محمود الرشید حدوٹی صاحب زید مجد کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، مزاج شریف!

القاسم کی خصوصی اشاعت علامہ سید سلیمان ندوی نمبر کی وجہ سے نومبر تا جنوری ۲۰۰۴ کا رسالہ نہیں چھپ سکا، القاسم کا خصوصی نمبر ارسال خدمت کیا چکا ہے۔

سیرت النبی ﷺ نمبر کے ارادے مبارک ہوں، یقیناً مبارک موضوع پر شاندار نمبر شائع ہو گا، مضمون لکھنے کی کوشش کروں گا۔

مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ اشاعت فروری ۲۰۰۴ء)

☆☆☆☆

(مکتوب دوم)

مخدوم ومکرم مدیر محترم مولانا محمود الرشید حدوٹی زیدہ مجد کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف

استاذی الکریم المجاہد الکبیر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے معرکہ آراء انٹرویوز اور اعلاء کلمۃ الحق پر مبنی معرکہ صلیب وہلال کے سلسلہ میں نعرہ مستانہ، عالمی اور بین الاقوامی حالات کا حقیقت پسندانہ تجزیہ اور جرات رندانہ کے ساتھ دنیا کی ظالم اور بدمعاش قوت امریکہ اور مغربی میڈیا سے کھری کھری باتیں، دہشت گردی اور عالم اسلام کے نام سے بڑے سائز میں کتاب مرتب ہو کر منظر عام پر آرہی ہے، موجودہ حالات میں یہ عظیم جہاد اور گویا عزیمت کا مستحسن اقدام ہے۔

کتاب عنقریب آپ کی خدمت میں بھیجی جارہی ہے، یقیناً آپ کو پڑھ کر مسرت ہوگی اور اپنے مؤقر جریدہ آب حیات میں تبصرہ وتعارف سے سرفراز فرماویں گے، سردست اس سلسلہ میں اشتہار پیش خدمت ہے، اپنے مؤقر جریدہ میں نمایاں طور پر اہتمام سے شائع فرماویں، احسان ہو گا، اللہ کریم اجر عظیم سے نوازے۔

اس خط کے ساتھ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا خط بھی تھا، جس میں مولانا سمیع الحق صاحب نے لکھا کہ

مکرمی مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب مدیر ماہ نامہ آب حیات، سلام مسنون

از راہ کرم فوری اہمیت اور ترجیحی بنیاد پر کتاب کا اشتہار خصوصی توجہ و عنایت سے آپ شمارہ میں شائع فرمائیں اور ایک کاپی مستقلاً احقر کے نام بھی بھیج دیں، اللہ کریم اجر عظیم سے نوازے۔

☆☆☆☆

(مکتوب سوئم)

حدوٹی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف

آج کی ڈاک سے ماہ نامہ آب حیات کا تازہ شمارہ ملا ہے، دیکھ کر دلی مسرت ہوئی، ماشاء اللہ اپنی سابقہ شاندار روایات کے مطابق آب حیات نے اس بار بھی کمال کر دیا ہے، دل باغ باغ ہو گیا ہے، ظاہری او معنوی خوبیوں سے مزین ہے۔

ہم فقیروں کا آپ نے اس میگزین میں شکریہ ادا کیا، بھلا ہماری کیا حیثیت ؟

مگر پھر بھی اللہ آپ کو جزائے خیر دے، آپ کا بڑا پن ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو ترقیاں دے، علمی عملی میدان میں کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے، ان شاء اللہ ماہ نامہ القاسم میں اس پر شاندار تبصرہ بھی ہو گا۔

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ مئی ۲۰۱۵ء)

☆☆☆☆

(مکتوب چہارم)

مخدوم مکرم مدیر محترم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے ہم گناہ گاروں پر شفقت فرماتے ہوئے اپنے مؤقر جریدے میں شرح شمائل ترمذی پر تبصرہ فرمایا، ہم گناہ گار بے حد شکر گزار ہیں، شفقت، محبت، عنایت اور جاندار اور شاندار تبصروں پر دلی شکریہ قبول فرماویں،اللہ کریم اجر عظیم سے نوازیں۔

☆☆☆☆

(مکتوب پنجم)

حقانی بنام حدوٹی

گزشتہ ماہ ماہ نامہ آب حیات کے مدیر اعلیٰ اور جامعہ اشرفیہ لاہور کے استاذ مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب کی چند کتب جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ کے مہتمم اور ماہ نامہ القاسم کے سرپرست حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ کو موصول ہوئیں، جس پر مولانا حقانی نے فرط مسرت کا اظہار کیا اور کتابوں کی شایان شان تبصرہ کرنے کا وعدہ فرمایا، اسلام کا معاشی نظام پر مولانا نے مصنف موصوف کو ایک مختصر خط لکھا

برادر مکرم حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف

آپ کی عظیم علمی کاوش اسلام کا معاشی نظام ایک نشست میں پڑھ ڈالی اور پھر پڑھنے کو جی چاہتا ہے، آسان اور سلیس زبان، انداز تفہیم دلنشین، موجودہ معاشرہ، تہذیب اور مروج غیر شرعی اقدار پر مضبوط گرفت، ٹھوس دلائل اور فکروذہن کو اپیل کرنے والے مسائل، خود مجھ گنہ گار کو بہت نفع ہوا، بعض مسائل پر مختصر مگر

جامع تبصرہ بڑا چشم کشا ہے، ماہ مبارک ہے، دل سے دعائیں نکلیں، اللہ کریم علم، عمل، قلم اور قدم میں مزید برکتیں نصرتیں شامل حال فرمادیں، آمین ثم آمین

عبدالقیوم حقانی

(اشاعت در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ جنوری ۲۰۰۳ء)

☆☆☆☆

(مکتوب ششم)

مکرمی و محترم جناب مدیر صاحب ماہ نامہ آب حیات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی

ماہ نامہ آب حیات مئی ۲۰۰۸ء کا تازہ شمارہ آج موصول ہوا، شمارہ میں تمام سلسلے شاندار رہے ہیں، خاص طور پر حالات حاضرہ اور لال مسجد کے ایشو پر تو اس کی تحریریں چشم کشا ہیں، یہ مقبول ترین میگزین تاحال اپنے قارئین کو محظوظ کر رہا ہے، اللہ کریم مزید ہمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ جون ۲۰۰۸ء)

☆☆☆☆

(مکتوب ہفتم)

محترم جناب مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف

ماہ نامہ آب حیات کا تازہ شمارہ موصول ہوا، انتہائی خوشی اور مسرت ہوئی، تبصرہ مختصر، جامع اور جاذب نظر ہے، تبصرہ فرما کر عظیم احسان فرمایا، بے حد ممنون اور شکر گزار ہوں، اللہ کریم اجر عظیم سے نوازیں، ہم فقیر اور گناہ گار طالب علموں کی حوصلہ افزائی اور تشجیع فرمائی، ماہ نامہ آب حیات کے مضامین اور موضوعات قابل

تحسین ہیں، اللہ کریم مزید ترقی سے ہمکنار فرماویں، امید ہے آئندہ بھی اسی طرح تعلق خاطر و تعاون و سرپرستی فرماتے رہیں گے، اور ہم دیہاتیوں کی قلمی رفتار بڑھتی رہے گی، اللہ کریم بلند درجات اور ترقیات سے نوازے۔ آمین

(مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور۔ جولائی ۲۰۰۷ء)

☆☆☆☆

(مکتوب ہشتم)

برادر مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مرسلہ کتب ۴ عدد موصول ہوئیں، برائے تبصرہ اور وہ بھی ایک ایک دانہ، اس قدر رفعت شان، عظمت مقام، وسعت وسائل کے باوصف اس۔۔۔ کیوں؟

آپ کی عظمت شان، علمی مقام، مدرسانہ حیثیت، داعیانہ عظمتوں کے پیش نظر کتاب پر کارٹون کی اشاعت، آپ کی عفیف و عظیم رفعتوں پر ایک داغ ہے، اللہ کریم حفاظت فرمائے۔ (مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور)

☆☆☆☆

(مکتوب نہم)

مدیر مکرم ماہنامہ آب حیات زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف

آپ کا مؤقر جریدہ ماہ مئی ۲۰۰۴ کا شمارہ موصول ہوا، پرچہ باقاعدگی سے موصول ہوتا رہتا ہے، اور ہمیشہ اپنے مطالعہ میں رہتا ہے، ماشاء اللہ پرچہ کا ایک معیار اور علمی حلقوں میں ممتاز مقام حاصل کرتا جارہا ہے، اللّٰھم زد فزد، اللہ کریم اجر عظیم سے نوازے، ترقیات اور بلند درجات سے سرفراز فرمائے

(مطبوعہ در ماہنامہ آب حیات لاہور۔ جون ۲۰۰۴ء)

(مکتوب دہم)

ماہنامہ صدائے جمعیت لاہور کے اجراءپر مولانا حقانی کا مکتوب تہنیت

محترم المقام حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید واثق ہے کہ مزاج شریف بخیر ہوں گے۔

ماہنامہ صدائے جمعیت نظر نواز ہوا، مجلہ کے اس کامیاب اجراءپر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔اور القاسم اکیڈمی کی تین جدید کتب پر تبصرہ اس پرچے کی زینت ہے، تہہ دل سے شکر گزار اور سپاس گزار ہوں، جزاکم اللہ احسن الجزاء

آب حیات کافی وقت سے غیر حاضر ہے، خدا کرے کہ باعث بالخیر ہو، سیاسی عظمتیں اور بلند پروازی مبارک ہو، سیادت کی رفعتوں میں خاک پاکے ذروں پر بھی نظر عنایت ہے، جو روشن مستقبل کی بشارت ہے، تبریک قبول فرمائیں۔

والسلام۔عبدالقیوم حقانی

(مطبوعہ درماہنامہ صدائے جمعیت لاہور)

☆☆☆☆

(مکتوب یازدہم)

مکرمی ومحترم المقام عالی جناب

حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، مزاج شریف

آپ کا مؤقر جریدہ آب حیات ماہ جون کا تازہ شمارہ موصول ہوا، آپ کی گرانقدر تحریر اور دیگر اہل قلم حضرات کے مضامین ایک تاریخ ہے، ایک حقیقت

ہے، عروج وزوال کی داستان ہے، درووالم کی کہانی ہے، ماشاء اللہ آپ کی کاوش قابل تحسین ہے، ہدیہ تبریک قبول فرمایئے، اللہ کریم نظر بد سے بچائے اور مزید ترقیات اور بلند درجات سے سرفراز فرماوے۔(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور)

☆☆☆☆

(مکتوب دوازدہم)

مکرمی و محترم جناب مدیر صاحب ماہ نامہ آب حیات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے، گرانقدر مؤقر جریدہ ماہ نامہ آب حیات کا تازہ شمارہ ہاتھوں میں ہے، ماشاء اللہ تمام مضامین اپنے موضوعات کے اعتبار سے مواد سے بھرپور اور پرتاثیر ہیں، بالخصوص ہارا ہوا ظالم جیت رہا ہے، اور معمر قذافی صاحب کے بیان خفیہ ایجنسیاں کام کرتی ہیں تو ہر دل کی آواز ہے۔

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور)

☆☆☆☆

(مکتوب سیزدہم)

برادر مکرم! مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف

آب حیات کی تازہ اشاعت میں ہم فقیر طالب علموں کی ادنیٰ اور طالب علمانہ کاوش پر، آپ کا شاہانہ، عالمانہ، ادیبانہ تبصرہ تشجیع وحوصلہ افزائی کا باعث بنا، کلاہ دہقاں بہ آسمان رسید آپ نے تو ایک ذرہ بے مقدار کو آفتاب وماہتاب بنادیا۔

(مطبوعہ در آب حیات لاہور۔مارچ ۲۰۰۷ء)

☆☆☆☆

(مکتوب چہاردہم)

مکرم و محترم جناب مدیر اعلیٰ محترم مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب

گرامی قدر نے قدردانی کا حق ادا کرتے ہوئے اک دور افتادہ بستی میں طالب علموں و مسکینوں کے قائم کردہ مدرسہ جامعہ ابوہریرہ والقاسم اکیڈمی سے اشاعت پذیر ہونے والی علمی، ادبی، تحقیقی اور دینی کتب پر ہمیشہ تبصرہ کرکے جو عزت فزائی، علم پروری، ادب نوازی، تحقیق پسندی ودین سے محبت کا ثبوت دیا ہے، اس نے ہم طالب علموں، مسکینوں کا دل جیت لیا ہے، اللہ کریم آپ کو اجر عظیم سے نوازے، آپ کے ماہ نامہ کو پوری دنیامیں جریدہ عالم کا مقام نصیب فرمائے۔

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ تاریخ اشاعت جنوری ۲۰۰۷ء)

☆☆☆☆

(مکتوب پانزدہم)

مخدوم مکرم جناب مدیر صاحب ماہ نامہ آب حیات زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، مزاج شریف

آپ کا مؤقر جریدہ ماہ نامہ اب حیات باصرہ نواز ہوا، جس میں آپ نے کمال شفقت سے تعاون وسرپرستی فرماتے ہوئے القاسم اکیڈمی کی تین مطبوعات پر سیر حاصل تبصرہ شائع فرمایا ہے، جس کے لیے بے حد شکر گزار وممنون ہوں، اللہ کریم اجر عظیم سے نوازے، آمین

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور)

☆☆☆☆

(مکتوب شانزدہم)

محترم ومکرم حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر وعافیت ہوں گے، محبت نامہ موصول ہوا اور اشتہار بھی، اشتہار ان شاء اللہ القاسم کے صفحات کی زینت بنے گا، مگر حرف شکایت یہ ہے کہ آپ نے اپنے مکتوب گرامی کی سطر ۵ میں تحریر فرمایا ہے کہ اشتہار ارسال خدمت ہے، اور سطر ۷ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ آب حیات کے صفحات آپ کی گرانقدر اور قیمتی نگارشارت کے لیے ہمہ وقت حاضر ہیں، تو حضرت! عرض یہ ہے کہ آپ بھی تبادلہ میں ہمارا اشتہار شائع فرماکر تشکر وامتنان کا موقع عنایت فرمائیں۔

اللہ کریم ماہنامہ آب حیات کو مزید ترقی سے نوازے، اور اسے اصلاح امت کا ذریعہ ووسیلہ بنائے۔

(مطبوعہ درماہنامہ آب حیات لاہور۔ تاریخ اشاعت جنوری ۲۰۰۹ء)

(مکتوب ہیجدہم)

محترم ومکرم جناب مدیر اعلیٰ صاحب ماہنامہ آب حیات لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مقبول ترین ایوارڈ یافتہ میگزین ماہنامہ آب حیات باصرہ نواز ہوا، جس کا سرورق خون شہید کی سرخی کو چہار دانگ عالم میں پھیلا رہا ہے، شہید کے خون کی مہک سے اور خوشبو سے سماں معطر ہورہا ہے اور اندر کے صفحات بھی رشحات فکر ونظر سے مملو ہیں، یقیناً اعلیٰ مضامین مدیر کے ذوق اعلیٰ کا پتا دیتے ہیں۔

(مطبوعہ درماہنامہ آب حیات لاہور)

☆☆☆☆

(مکتوب ہشد ہم)

برادر مکرم، مخدوم معظم عالی جناب مولانا حدوٹی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

القاسم اکیڈمی کی کتب پر عالمانہ وفاضلانہ اور حقیقت پسندانہ تبصرہ سے بے حد مسرت ہوئی اس قدر وسعت ظرف، ہمارے طبقہ اہل اعلم میں بہت کم بلکہ کالعدم ہے، میری کتابوں کا اشتہار فل صفحہ میں ہفت روزہ ایشیا نے چھاپ دیا مگر الجمعیۃ کو توفیق نہیں ہوئی، بعض ہمارے بزرگوں کے قدیم پرچے بینکوں کے اشتہارات تو بڑے مزے سے چھاپتے ہیں مگر تبادلہ میں کتابوں کا اشتہار تو کجا تبصرہ بھی دوسطری، نام کتاب، ایڈریس دے کر جان خلاصی کر لیتے ہیں، جب کہ المنبر اور تکبیر وغیرہ دل دے کر بلکہ جاں کاری کر کے تبصرہ شائع کرتے ہیں۔

آپ کی حوصلہ افزائیوں سے ہم فقیروں کا حوصلہ بڑھ جاتا ہے، ہاں! کتابوں کے بھی مفت خورے بہت ہیں، رقم لے کر خریدنے والے نہیں، آپ نے تبصرہ لکھ دیا اور آٹھ دس خطوط موصول ہوگئے، سرکاری لائبریریوں والے، مدارس والے اور بعض لائبریریوں والے کہتے ہیں کہ مفت بھیج دو، چلو یہ بھی غنیمت ہے۔

بہر حال میں آپ کے تشکر واحسان کے لیے خط لکھ رہا ہوں، لیجیے، میری تازہ ترین قلمی کاوش بنیاد کا پتھر ارسال خدمت ہے، آغاز میں مولانا طاہر محمود اطہر کا مقالہ ضرور پڑھ لیں۔

مولانا عمادالدین محمود کی کتاب پر تبصرہ بھی آپ نے خوب دیکھ کر لکھا اور اصل کتاب، مشن اور اہداف کی روح نچوڑ کر رکھ دی، مجھے حیرت ہے کہ اس قدر مصروفیات کہ ہمہ وقتی مشاغل پھر کار جمعیۃ اور وہ بھی نظریاتی کی مصروفیات کے

باوجود آپ کتاب کے اصل حقیقت اور مؤلف کے تمام تر پس منظر کو سمجھ گئے اور لکھ بھی دیا۔ واجرکم علی اللہ۔ (مطبوعہ درماہنامہ آب حیات لاہور، اکتوبر ۲۰۱۲ء)

☆☆☆☆

(مکتوب نوزدہم)

محترم المقام جناب محمود الرشید حدوٹی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے، ماہنامہ آب حیات موصول ہوا ہے، بے حد شکر گزار وممنون احسان ہوں، ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی آپ نے القاسم اکیڈمی کی مطبوعات میں سے سوانح ابوالکلام آزاد اور نقوش زندگی پر تبصرہ فرمایا، تبصرے کا مطالعہ کیا، ماشاء اللہ تبصرہ علمی، ادبی، اور معیاری ہے، اللہ کریم اجر عظیم سے نوازیں، علم میں، عمل میں برکتیں عطا فرماویں۔

گل صد پارہ پر تبصرہ پڑھ کر مولانا حبیب اللہ بہت خوش ہوئے، شکریہ ادا کرتے ہیں اور سلام بھی عرض کرتے ہیں، آپ نے مجھے شیر بناڈالا اور شیر کی حکومت پنجاب میں ہے، آپ کے تبصرے دوبارہ پڑھے، تیسری بار پھر پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔

(مطبوعہ درماہنامہ آب حیات لاہور۔ مارچ ۲۰۱۴ء)

پسران مولانا عبدالقیوم حقانی کے مکتوبات

(مکتوب بست)

حضرت مولانا محمد قاسم حقانی صاحب

مکرمی ومحترم المقام، عالی جناب

محمود الرشید حدوٹی صاحب زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج شریف

آب حیات باقاعدگی سے موصول ہوتا رہتا ہے، واجرکم علی اللہ

سوانح قائد ملت حضرت مولانا مفتی محمود کے اشتہار کی اشاعت پر دلی شکریہ قبول فرماویں، اللہ کریم اجر عظیم سے نوازے۔ آپ نے ہمیشہ محبت وشفقت اور سرپرستی وحوصلہ افزائی فرمائی ہے، امید ہے آپ کی یہ عنایت آئندہ بھی جاری رہے گی، اور ادارہ القاسم والقاسم اکیڈمی کو آپ کی سرپرستی وتعاون حاصل رہے گا، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ سلام عرض کرتے ہیں اور دعاؤں کی درخواست ہے۔

(مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور)

(مکتوب بست ویک)

مولانا محمد طیب حقانی صاحب کا مکتوب گرامی

محترم ومکرم جناب مولانا محمود الرشید حدوٹی زید مجدکم

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے، اللہ کریم عافیت سے رکھے، آب حیات کے تازہ شمارے میں القاسم اکیڈمی کے کتب اسلامی معاشرہ اور الامام الکبیر پر تبصرہ پڑھا، نہایت خوشی ومسرت ہوئی، حوصلہ افزائی اور شفقت پر شکر گزار ہوں، امید ہے آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا ابا جی نے آپ کے مختصر مگر جامع کامل اور مکمل تبصرہ کو سر آنکھوں پر رکھا اور پورا دن آنے والے اضیاف (مہمانوں) کو سناتے رہے اور آپ کی ایجاز نویسی کو قاسم نانوتوی کی کرامت قرار دیا اور آپ کی وسعت ظرفی کو اکابر کی وراثت کہتے رہے۔

(مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور۔ دسمبر ۲۰۱۲ء)

(مکتوب بست و دو)

القاسم اکیڈمی کے رکن رکین

مولانا نوراللہ نوروزیرستانی صاحب

کا ایک مکتوب گرامی

محترم ومکرم جناب محمود الرشید حدوٹی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے مزاج شریف بخیر وخوبی ہوں گے۔

ماہ نامہ صدائے جمعیت کے تازہ شمارہ میں مرج البحرین فی تذکرۃ الشیخین، تذکرہ وسوانح مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا سمیع الحق حیات وخدمات، پر تعارف وتبصرہ پر تشکر وامتنان پیش خدمت ہے، آپ نے ہمارا حوصلہ بڑھایا ہے، تشجیعات سے سرفراز فرمایا ہے۔

آپ کی تحریریں ہمارے لیے اور ہمارے ادارے کے لیے ایک سند کا درجہ رکھتی ہیں، آپ نے ہمیشہ ہمارے ادارے کی سرپرستی کی ہے، آپ تبصرے کا حق ادا کر دیتے ہیں، آپ کے تبصرے وتنقید سے ہر ادارے کو ایک روشنی اور راہنمائی ملتی ہے۔

اس وقت ہمارے ادارے کے سربراہ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ العالی سفر حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے ہوئے ہیں، ہم نے ماہ نامہ صدائے جمعیت پر شائع ہونے والے بہترین اور خوبصورت تبصرے ان کی خدمت میں انٹرنیٹ کے ذریعے حرمین شریفین پہنچائے، جس پر حضرت حقانی صاحب نے حرمین شریفین کے مبارک سفر میں آپ اور آپ کے تمام اداروں کی کامیابی وکامرانی کے لیے دعائیں کی ہیں، حضرت حقانی صاحب ہی کے حکم پر میں یہ سطور لکھ کر ارسال کر رہا ہوں۔ والسلام نوراللہ نور

(مطبوعہ در ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور)

الجواب: جناب نوراللہ نور صاحب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے، حضرت مولانا حقانی ماشاء اللہ موفق من اللہ ہیں، جن کی تالیفات وتصنیفات اس زمانے میں قبول عام کا درجہ رکھتی ہیں، پھر دیگر اداروں کی حوصلہ افزائی اور تشجیع حضرت حقانی صاحب کی فیاض طبیعت کی عکاس ہے، وہ ہمیشہ ادارہ آب حیات اور اس کے خادم کی حوصلہ افزائی خطوط اور فون کے ذریعے فرماتے رہتے ہیں، اللہ انہیں صحت وعافیت نصیب فرمائے، میرا سلام پہنچے۔ والسلام حدوٹی کان اللہ لہ (مطبوعہ درماہنامہ صدائے جمعیت لاہور)

☆☆☆☆

حقانی تبصرے

مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کا ماہ نامہ آب حیات لاہور

کے سیرت النبی ﷺ نمبر پر القاسم میں تبصرہ

ماہ نامہ آب حیات ایک مقبول اور معروف دینی جریدہ ہے، جو گزشتہ چودہ سال سے حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب کی ادارت میں لاہور سے شائع ہو رہا ہے، اور اس کا شمار بہت زیادہ پڑھے جانے والے دینی جرائد میں ہوتا ہے۔

زیر نظر شمارہ جنوری ۲۰۱۴ء ماہ ربیع الاول کی نسبت سے سیرت النبی ﷺ کے لیے مختص ہوا ہے، جس کے مضامین کے انتخاب سے مدیر جریدہ کی مہارت اور نگاہ عقابی کا اندازہ ہوتا ہے۔

اس خصوصی اشاعت میں اداریہ کے علاوہ سات مضامین شامل اشاعت ہیں، جو عنوانات، موضوعات کے تنوع کے شاہد ہیں، آقائے دوجہاں ﷺ کی ۶۳ سالہ زندگی، سیرت النبی ﷺ میں سادگی کے نقوش، محسن کائنات اور اصلاح امت، نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی، رحمۃ للعالمین ﷺ اور اہل مکہ، روضہ رسول پاک ﷺ کی حفاظت کا حیرت انگیز واقعہ، برکات اسم محمد ﷺ اور فضائل مصطفے ﷺ کے عنوان سے تمام مقالے لائق مطالعہ ہیں۔

آب حیات کے مدیر شہیر مولانا حدوٹی مدظلہ کو اللہ تعالیٰ نے قلم وکتاب، مطالعہ و تحقیق اور اشاعت وفروغ علم کے حوالے سے بڑی صلاحیتوں سے نوازا ہے، انہوں نے نامساعد حالات میں بھی گزشتہ چودہ سال سے آب حیات بڑی باقاعدگی سے قائم رکھا، اس کے معیار میں پختگی، سنجیدگی اور شائستگی قائم رکھ کر علمی ودینی

حلقوں میں ایک عمدہ روایت قائم رکھی، ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ پاک اسے پورے عالم کے لیے مینارہ علم اور وسیلہ ہدایت بنائے، چونکہ مولانا حدوٹی کے مزاج و مذاق میں اعتدال و توازن کا عنصر نمایاں ہے، اخلاص وللّٰہیت اور حمیت حق کا غلبہ رہتا ہے، باطل کے لیے کھلی تلوار ہیں، اس لیے ان کی قلم تلوار کی دھار کا کام کر جاتی ہے، رسالہ اور ان کے دیگر قلمی کام دیکھ کر یہ کہنا بے جا نہیں کہ بلاشبہ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔

اس خصوصی اشاعت کی قیمت ۴۰۰روپے ہے۔

مطبوعہ ماہنامہ القاسم نوشہرہ

☆☆☆☆

ماہنامہ آب حیات کے صلاۃ وسلام نمبر پر

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کا لاجواب تبصرہ

ماہ نامہ "آب حیات "لاہور کی خصوصی اشاعت "صلاۃ وسلام "نمبر ملک بھر کے دینی جرائد ورسائل میں خصوصی امتیاز اور فضل وتفوق سے شائع ہوا ہے، مدیر اعلیٰ مولانا محمود الرشید حدوٹی کی جدت پسندی ،علمی ذوق ،عاشقانہ مزاج اور والہانہ انداز محبت نے اس میں علم کا نور بھر دیا ہے، حدوٹی صاحب کا تعلق اگرچہ ایک نظریاتی جماعت سے بھی ہے، مگر ان کا علمی افق، حزبی اور گروہی حدبندیوں سے بہت بلند ہے ،ان کی یہ تازہ علمی کاوش پڑھ کر اس کے اگلے حصے کی اشاعت کا انتظار بڑھ گیا ہے۔

مولانا حدوٹی اندر سے روشن ہیں، باہر بھی روشنی پھیلانے کی سعی کر رہے ہیں، اُجالے کی طرح اُجلے ہیں، ان کی طبعی افتاد میں گرمی زیادہ ہے، ان کی نرماہٹ میں

بھی گرماہٹ کی لذت ہے ،مجھے تو ان کی خفگی میں بھی خنکی محسوس ہوتی ہے، خصوصی اشاعت کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ مدیر دین کو دنیا کے ساتھ جوڑنے کے راز سے بھی خوب واقف ہیں، اپنے زمانے کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے کے ساتھ مربوط کرنے کی خواہش ان کے اندر لبالب بھری ہوتی ہے، بے قراری کو سرشاری کرنا انہیں خوب آتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ موصوف بڑے خوش نصیب ہیں، اس لیے کہ اپنے نصیب پر خوش ہیں، کہ ان کے نصیب میں "صلاۃ وسلام "نمبر آیا ہے ،اس قدر جامع خوبصورت نمبر کی اشاعت کا اعزاز انہیں اس لیے بھی حاصل ہورہاہے کہ وہ اپنی لگن میں مگن رہتے ہیں ،اس لیے قضاوقدر نے انہیں سربلند، سرخرو اور سرفراز کر دیا۔

(مطبوعہ در ماہ نامہ آب حیات لاہور۔ فروری ۲۰۱۵ء)

تفسیر حدوٹی یعنی مطالعہ قرآن پر

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ کا ایمان افروز تبصرہ

حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب کو آغاز کار ہی سے ادب سے جو لگاؤ پیدا ہوا اور انہیں اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے ماہ نامہ آب حیات کی صورت میں مستحکم پلیٹ فارم ملا، اس کی وجہ سے ان کے قلمی اور ادبی ذوق میں مزید والہانہ پن، قوت فہم میں گہرائی، الفاظ کی تہہ تک پہنچنے کی بے پناہ قدرت اور ان کے طرق ومقامات کے استعمال کے عرفان کی بھرپور استعداد پیدا ہوگئی، ان کی اردو میں بلا کی شوخی ورنگینی اور جاذبیت ورعنائی کے اوصاف پیدا ہوئے۔

یہی وجہ ہے کہ ان کے مبتکر اسلوب میں تازہ ترین قلمی کاوش اور خالص علمی، درسی اور تفسیری تحریر بھی ایک خاص قسم کی حلاوت ادبی اور قوتِ جذب سے مالا

مال ہے، جو قاری کی افزائش معلومات کا مستند وسیلہ ہونے کے ساتھ اسے خوش انداز طرز تحریر اور لطافت وطرب ناکی سے معمور الفاظ واستعارات کا بھی بہترین خزینہ عطا کرتی ہیں۔

حدوٹی صاحب کی ایک اور ممتاز خصوصیت یہ بھی ہے کہ جامعہ اشرفیہ لاہور جیسے عظیم مرکز علم میں پندرہ سال تک استاذ رہے، لہذا وہ علم کی وسعت اور قلم کی طاقت کے ساتھ فکری توازن اور دل کی کشادگی بھی رکھتے ہیں اور قدرت کی فیاضی سے انہیں عقدہ کشانا خن تدبیر بھی عطا ہوا ہے، چنانچہ انہوں نے عملی زندگی، تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، تذکرہ، سوانح، عالمی حالات، ہمہ جہتی موضوعات اور مختلف علمی، ادبی وصحافتی معرکوں کو بہ تمام کامیابی سر کیا، جس کی وجہ سے انہوں نے بڑے بڑے اساطین ادب اور مشاہیر مدیران جرائد کو اپنا قائل معقول کر رکھا ہے۔

انہوں نے اپنے سدا بہار قلم سے اپنی تصنیف کردہ ۶۷ کتابوں اور تین جرائد کی ادارت واشاعت کے بہ شمول "مطالعہ قرآن" جیسی وقیع اور محقق تصنیف سے بھی اسلامی اردو کتب خانے کو ثروت مند کر دیا، "مطالعہ قرآن" کی تمام جلدیں اور ان کی دیگر متعدد کتابیں دو ماہ سے میرے ساتھ شریک سفر وحضر ہیں اور میں وقتاً فوقتاً بھرپور استفادہ کر رہا ہوں، ان کی تمام تر نگارشات کا ایک وصف یہ ہے کہ اسلوب تحریر، بیان اور طرز ادا تحریر کے اعتبار سے اپنے جلو میں دل کشی، جاذبیت اور حسن وجمال کے جملہ اسباب سے بہ تمام وکمال لیس ہے۔

چنانچہ ان کا قاری جہاں متعلقہ موضوع پر پوری بصیرت حاصل کرلیتا ہے، وہاں ان کی تحریریں پڑھنے کے بعد اس کا ذہن ودماغ جدید معلومات کے ایک پورے جہاں کے روبہ رو ہوتے ہیں، اور ان کے دل کش جملوں، سحر انگیز تعبیرات

واستعارات، دلآویز تشبیہات وتمثیلات کی فردوس بہ داماں کائنات میں کھوسا جاتا ہے۔

میں نے حدوٹی بھائی کے مخلص قارئین کو سنا جو ان کے بلند صحافتی مرتبے کے اعتراف کے ساتھ ان کی ادبی برتری کو بھی تسلیم کرتے ہیں اور مجھے یہ اعتراف کرنا پڑ رہا ہے کہ موصوف اردو کے شگفتہ نگار صاحب طرز ادیب ہیں۔" مطالعہ قرآن" کے سوال وجواب اور خالص تدریسی انداز تحریر میں بھی ایک خطیبانہ آہنگ موجود ہے، قلبی سوز وگداز، شکوہ خسروانہ، عالمانہ لطافت ومٹھاس اس پر مستزاد، تصنیف وتالیف مولانا حدوٹی کی خدمات کا سب سے بڑا، زیادہ وسیع میدان ہے، اس میدان میں بھی ضلالت وگمراہی کی وادیوں میں بھٹکتی بے شمار روحوں کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے صراط مستقیم پر چلنا نصیب ہو رہا ہے۔

تصنیفات کے میدان میں موصوف کے موضوع اگرچہ مختلف رہے ہیں، لیکن ان سب کا قدر مشترک ایک ہی ہے، یعنی قرآن وحدیث کی تعلیمات کی نشرو اشاعت، ان کے اتباع اور ان پر عمل کی دعوت اور شرک وبدعات کا ازالہ، یا ان کے راستہ میں رکاوٹ بننے والے غیر مفید مضامین کے خلاف اعلان جنگ، اس میں ان کی ہر تصنیف تیر بہ ہدف ہے تاہم " مطالعہ قرآن" کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

حدوٹی صاحب نے اس اہم واقدم علمی اور دعوتی کام کو اپنی تمام تر صلاحیتوں اور سرگرمیوں کا اصل ہدف بنالیا ہے، وہ اپنی عظیم تفسیری کاوش " مطالعہ قرآن" میں قرآنی علوم ومعارف کے بحر بے کراں سے موقع ومحل کی مناسبت سے ضروری اور اہم تعلیمات کو سوال وجواب کی شکل میں پیش کر رہے ہیں، یہ سلسلہ تفسیر اگرچہ اپنی جلدوں، صفحات اور حجم کے اعتبار سے مختصر مگر اپنی افادیت اور اہمیت کے اعتبار

سے بہت بڑی، اہم علمی، ادبی، روحانی اور قرآنی خدمت ہے، بہ قامت کہتر اور بہ قیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے، چودہ پارے چار جلدوں میں مکمل ہو چکے ہیں، ہر جلد متوسط سائز اور تقریباً ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔

مؤلف ساری توجہ ادھر مبذول فرما کر بقیہ حصہ کی بھی تکمیل فرمادیں، کام کی تکمیل بھی ہو جائے گی اور ادنیٰ سے ادنیٰ اردو تعلیم والے حضرات وخواتین بھی اپنے گھروں میں بھرپور استفادہ کرتے رہیں گے، تعلیمی، تبلیغی اور تربیتی حلقوں کے لیے تیر بہ ہدف سوغات ہے، گھروں اور سکولوں میں درس قرآن کے شائقین بھی قرآنی علوم ومعارف کے فروغ میں مؤثر کردار ادا کرسکتے ہیں۔(ماہ نامہ القاسم نوشہرہ کے پی کے)

☆☆☆☆

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کا شاندار تبصرہ

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر

مصنف۔۔ حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی زید مجدہٗ

برادر گرامی قدر حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی کثر اللہ امثالھم ان چیدہ وچنیدہ شخصیات میں سے ہیں جن کے کام کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی اور دل کو تسکین ملتی ہے، سستی، بے ہمتی اور کام سے جی چرانے کی اس مسموم فضاء میں مولانا محمود الرشید حدوٹی تین ماہ نامے نکال رہے ہیں، ماہ نامہ آب حیات، ماہ نامہ صدائے جمعیت اور ماہ نامہ تحفہ خواتین حالانکہ ایک ماہ نامہ نکالنا بھی پتے کو پانی کر دیتا ہے، اس کے علاوہ وہ مختلف اخبارات میں وقت کے چبھتے ہوئے موضوعات پر علمی، ادبی اور فکری مضامین لکھتے ہیں، جو نہایت دلچسپی سے پڑھے جاتے ہیں۔

ماہ نامہ آب حیات میں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ مختلف الخیال حضرات کے منتشر اور بکھرے ہوئے مضامین کے بجائے ایک ہی قلم سے ایک ہی موضوع پر تحریر لکھ کر قارئین کے سامنے پیش کر دی جائے، زیر تبصرہ کتاب صدیق اکبر بھی دراصل ماہ نامہ آب حیات کا خصوصی شمارہ ہے۔

یار غار ومزار، محرم اسرار، جان نثار ووفادار سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوانح اور شخصیت پر اکابرین امت نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں، مگر درج ذیل خصوصیات کی بناء پر مولانا محمود الرشید حدوٹی کی کتاب "صدیق اکبر" ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں موصوف نے قریباً ساری اردو اور عربی تفاسیر کو سامنے رکھا، جہاں جس مفسر نے شان صدیق اکبر پر کچھ لکھا اس کو مولانا نے نگینے کی طرح اپنی کتاب میں سجا دیا ہے، اس سلسلے میں اہل علم کے ذوق کی خاطر عربی عبارات نقل کرتے ہوئے عوام کی آسانی کے لیے ان کا اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے، بعض اہل تحقیق نے دھوکہ بازوں، شاطروں اور مذہبی بہروپیوں کی دسیسہ کاریوں، مکر و دجل اور مغالطات کے دبیز پردوں کو چاک کیا ہے، اس کو بھی مصنف نے اپنی کتاب کی زینت بنایا ہے۔

محدثین کی کتابوں میں ابواب الفضائل اور کتاب المناقب تو ان کے خصوصی مراجع تھے، ساتھ ساتھ علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی الروض الانیق فی فضل الصدیق، ابو العباس محب الدین طبریؒ کی الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، ابو الحسن علاؤالدین حنفیؒ کی تحفۃ الصدیق فی فضائل الصدیق اور علامہ رضا کی ابو بکر الصدیق اول الخلفاء الراشدین سے خوب استفادہ کیا ہے۔

مطالعہ کی وسعت، معلومات کی کثرت، اسلوب کی ندرت، پیرایہ اظہار کی جدت نے اس کتاب کو ادب کا عظیم شاہکار اور عقیدت کا بے مثال مینار بنادیا ہے۔

کتاب ہاتھ لگی، تب رکھی جب مطالعہ بھی مکمل کرلیااور تبصرہ بھی لکھ دیا اور ایک بار پھر پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔کاغذ بہتر، طباعت عمدہ اور سرورق جاذب نظر ہے، صفحات کی تعداد ایک سو چھتر (۱۷۶) ہے۔برائے رابطہ۔جامعہ رشیدیہ غوث گارڈن ۲جی ٹی روڈ مناواں لاہور ۰۳۲۱۹۴۵۸۸۷۶ (تبصرہ شائع شدہ در ماہ نامہ القاسم نوشہرہ،اگست۲۰۱۷)

☆☆☆☆

سلطان القلم، علامہ زماں، حضرت العلام

مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ

کی جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور آمد

عصر حاضر کے عظیم عالم دین، عالم ربانی، مصنف کتب کثیرہ، حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی توفیق خاص سے تصنیف و تالیف کا ایک خاص فن عطا فرمایا ہے، وہ لکھتے ہیں تو لکھتے چلے جاتے ہیں، وہ بولتے ہیں تو رکنے کا نام نہیں لیتے، وہ بزلہ سنجی میں بھی ید طولیٰ رکھتے ہیں، ان کے تلامذہ اور مستفیدین کا بھی ایک حلقہ ہے، جو ان کے فیضان کو قریہ قریہ، شہر شہر عام کر رہے ہیں۔

گزشتہ ماہ وہ لاہور میں اپنے تبلیغی اور دعوتی مشن پر باغبانپورہ کی امن مسجد میں پہنچے جہاں انہوں نے خطبہ جمعہ دیا، اس کے بعد میری درخواست پر وہ مناواں لاہور میں قائم جامعہ رشیدیہ میں لائے گئے، حضرت حقانی مدظلہ العالی نے کمال شفقت فرماتے ہوئے، ذرہ نوازی اور اصاغر نوازی کی انتہاء کر دی، انہوں نے میری درخواست پر بخوشی جامعہ رشیدیہ مناواں میں آنے کی حامی بھری۔

حضرت حقانی کے ہمراہ ان کے قابل فخر شاگرد جناب مولانا گل رحمٰن (المعروف بنیاد کا پتھر) اور مولانا مفتی عبد الغنی صاحب بھی جامعہ رشیدیہ تشریف لائے، حضرت مولانا حقانی صاحب کا جامعہ میں پرتپاک استقبال کیا گیا، انہوں نے جامع مسجد عارفی میں نماز عصر ادا کی، جامعہ رشیدیہ کے طلباء نے حضرت سے مصافحہ کیا، حضرت جامعہ کے دفتر میں تشریف لائے، بندہ ناچیز کی تحریر کردہ کتابیں ایک ایک کر کے ملاحظہ کیں، ہر کتاب دیکھنے کے ساتھ ماشاء اللہ کہتے رہے، بندہ ناچیز

ساتھ ہی ساتھ ہر کتاب کی وجہ تالیف وتصنیف بھی عرض کرتا رہا، پیش لفظ بھی مختصر اًپنے الفاظ میں بیان کرتا رہا، اس پر حضرت حقانی زبان سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے رہے۔ بندہ ناچیز کی تالیف گاہ بھی حضرت نے ملاحظہ کی، ڈیجیٹل لائبریری بھی دیکھی، اردو، عربی کی ڈیجٹیل لائبریری دیکھنے کے بعد بہت ہی داد دی۔

میرے بچوں حافظ اسامہ محمود حدوٹی، عثمان محمود حدوٹی، زبیر محمود حدوٹی کے لیے ڈھیروں دعائیں کیں۔ اس موقع پر مرکز تحقیق وتصنیف میں زبیر محمود حدوٹی نے مولانا حقانی کو نعت شریف سنائی، جس پر حضرت نے اسے داد دی۔ اور سب بچوں اور گھر والوں کے لیے دعائیں کیں۔

حضرت حقانی صاحب تفصیلی آمد کا وعدہ فرمانے کے بعد روانہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا حقانی مدظلہ کی زندگی میں برکت عطا فرمائے۔ اس موقع پر جامعہ ابوہریرہ کی لائبریری اور حضرت کے لیے مرکز تحقیق وتصنیف سے شائع کردہ کتابیں پیش کی گئیں، ماہ نامہ آب حیات، ماہ نامہ تحفہ خواتین اور ماہ نامہ صدائے جمعیت بھی پیش کیا گیا۔

(مطبوعہ در ماہ نامہ صدائے جمعیت لاہور)

☆☆☆☆

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب اور ہمارا تعلق دو دہائیوں پر مشتمل ہے، ان دو دہائیوں میں ہماری باہمی محبت میں روز بروز اضافہ ہوا ہے، ہم دونوں ایک دوسرے کے قلمی کاموں کو بنظر تحسین دیکھتے ہیں، اللہ قبول فرمائے۔ آمین

خادم اسلام۔ **مَحمُودُالرَّشِیدحَدَوٹی**

۱۷ اگست ۲۰۱۷ء بوقت سوا پانچ بجے، عصر

منظوم کلام برائے آب حیات لاہور

ماہ نامہ آب حیات لاہور

الحاج نور محمد صابری شجاع آبادیؒ

ترجمان عالم اسلام ہے آب حیات ہو بہ ہو قرآن کا پیغام ہے آب حیات
اس کی تحریروں میں ہے سوز براہیمی کا رنگ جذبہ توحید کا اک جام ہے آب حیات
ہے صحافت میں بھی یہ حق و صداقت کا نقیب بے خطر اور حامل الہام ہے آب حیات
اس کے ہر اداریے میں قوت شبیر ہے دین مصفوی کا ہی خدام ہے آب حیات
کیفیات عالم اسلام کرتا ہے رقم بہترین آغاز اور انجام ہے آب حیات
خون دل خون جگر سے ہے عبارت باخدا غیر فانی منفرد حق، نام ہے آب حیات
عصر حاضر کے ستم گر حکمرانوں کے لیے روز و شب باضابطہ کہرام ہے آب حیات
سربراہوں کا قلم سے کرتا ہے یہ احتساب حق نمائی کا حسین اقدام ہے آب حیات
فقر و استغنا کی دولت سے ہے مالا مال یہ زر پرستو کب؟ اسیر دام ہے آب حیات
خون شہدا کی مقدس داستانوں کے سبب پر یقین پر کیف اور گلفام ہے آب حیات
بین الاقوامی سطح پر حاملان دین کا قابل صد رشک اعلیٰ کام ہے آب حیات
انبیاء اور اولیاء کے ذکر سے یہ تابناک پختہ تر افہام ہی افہام ہے آب حیات
ٹونی اور بش کے لیے اس کی عبارت زہر ہے تیغ فاروقی یہ اک گام ہے آب حیات
سب عیسائی اور یہودی قوتوں کے برخلاف دیکھ لیجیے حامی اسلام ہے آب حیات
یہ جہاد زندگانی میں شہادت کا امین بے نیاز گردشِ ایام ہے آب حیات
جس کی ہر ہر لو میں پوشیدہ اک سورج نیا ظلمتوں میں وہ چراغ شام ہے آب حیات

قصر استبداد پر برق تپاں اس کے حروف ظالموں کے واسطے حسام ہے آب حیات
تبصرے کرتا ہے یہ بے لاگ خوب نوؔریوں مقبول خاص وعام ہے آب حیات
شرک وبدعت کے محاذوں پر بھی یہ وقف جہاد اک یہی بالائے ہر الزام ہے آب حیات
ملک وملت کے لیے اس دور نفسا نفسی میں مومنو! اللہ کا انعام ہے آب حیات
ہے حدوٹی کے قلم میں زور حیدر کی جھلک اس لیے بھی واجب الکرام ہے آب حیات
بچ نہیں سکتے منافق اس کی زد سے مؤمنو اہل باطل تیغ خوں آشام ہے آب حیات

یہ رحیمی نے کہا ہے اعتماد اور شوق سے
نوؔر پیہم دافع آلام ہے آب حیات

☆☆☆☆

الحاج نور صابری رحمۃ اللہ علیہ شجاع آباد سے تعلق رکھتے تھے، ان کے دل میں مسلمانوں کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، علماء حق کے ساتھ ان کا گہرا تعلق تھا، ملتان سے قاری عبدالرحمٰن رحیمی کے ساتھ ان کا دوستانہ تھا، انہی کی وساطت سے وہ ماہ نامہ آب حیات لاہور کے قاری بنے، اسی تعلق میں گہرا پن آیا تو انہوں نے ماہ نامہ آب حیات لاہور کو اپنی ترجیحات میں شامل فرمایا، پھر ایک دن انہوں نے ماہ نامہ آب حیات لاہور کی تحریروں، اس کے اداریوں، اس کے تجزیوں سے متأثر ہو کر ایک نظم فی البدیہ تحریر کی، جسے انہوں نے ہمیں ارسال کیا، ہم نے اس وقت جب وہ حیات تھے آب حیات میں چھاپ دی، ان کی رحلت کو بھی اب کافی عرصہ گزر چکا ہے، ان کا آب حیات سے متعلق یہ پیغام بھی اس کتاب کا حصہ بنایا جارہا ہے۔

محمود الرشید حدوٹی

آب حیات

اسلامی صحافت کا ترجمان ہے آب حیات
اہل حق کا ترجمان ہے آب حیات
اس کی باتیں اس کے مضمون سب اچھے ہیں
پڑھتے اس کو شوق سے بوڑھے جواں بچے ہیں
سدا کرتا رہے یہ مسلمانوں کی ترجمانی
خدا بڑھادے اس کا دور جوانی
ہمارے اکابر کی فکر کا امین ہے آب حیات
ہے یقین ہم کو سب سے اچھا ہے آب حیات
اسلامی صحافت میں کر لیا ہے اس نے نام پیدا
ہر مسلمان کو پہنچ رہا ہے اس کا فائدہ
جو تم کو اچھا لگے اور تم پڑھو وہ ہے آب حیات
حضرت حدوٹی کی محنتوں کا نام ہے آب حیات

☆☆☆☆

((((مولانا پیر بابر خان عباسی، لورہ ضلع ایبٹ آباد))))

مولانا پیر بابر خان عباسی صاحب نوجوان عالم دین ہیں، آج کل فیضان اولیاء کے نام سے ایک خانقاہ کے مسند نشین ہیں، ماہ نامہ آب حیات کے پرانے قارئین میں سے ہیں، انہوں نے آب حیات کے مضامین و مقالات سے متاثر ہو کر ماہ نامہ آب حیات کے بارے میں چند منظوم باتیں پیش کی ہیں، جو اس سے پہلے آب حیات میں شائع ہو چکی ہیں، اب اس کتاب کا حصہ بنایا جا رہا ہے۔ محمود الرشید حدوٹی

آب حیات

ڈاکٹر محمد ادریس ارشاد

آبِ حیات نامہ وپیغام مصطفےٰ یہ سلسلہ اشاعت دین پر شروع ہوا
اخلاق مصطفےٰ کا پرچم لیے ہوئے یہ زندگی کا ضابطہ لے کر نکل پڑا
نورالہدیٰ ہے، آدمیت کی ہے زندگی یعنی جلا کے رکھ دے یہ مردہ ضمیر کا
تحریک ہے اشاعت تبلیغ دین ہے آب حیات اس سے بھی کچھ اور ہے سوا
مشعل ہے، روشنی ہے، ہدایت کا نور ہے دنیاودیں میں کامرانی کا ہے سلسلہ
آب حیات نغمۂ توحید کا سرور آب حیات تقویٰ وایمان کی انتہاء
خانۂ نمرود کے جتنے بھی ہیں صنم یہ بت شکن ہے ان کے لیے آج مرحبا
جتنے بھی سامراج کے رسم ورواج ہیں قدغن ہے ان کی راہ میں سنت کی ہے ندا
اسلاف کے طالب ہیں جتنے لوگ ان کے لیے قندیل ہے، رہبر ہے راہنما
اللہ! جو بھی مشعل حق تھام لے اسے
دنیا و آخرت میں بڑا نام دے اسے

((((مطبوعہ درماہ نامہ آب حیات لاہور، جنوری ۲۰۰۳ء))))

ڈاکٹر ادریس ارشاد میرے ان ابتدائی ساتھیوں میں سے تھے جو میری باتیں دھیان سے سنتے اور انہیں دل ودماغ میں جگہ دیتے تھے، یہ میری تحریروں اور شعلہ بار تقریروں سے بہت متاثر تھے، انہی تحریروں اور تقریروں کے باعث وہ میرے معتقد اور محب بن گئے تھے، وہ سمجھتے تھے کہ یہ شخص اندر سے بولتا ہے اور دل دردمند رکھتا ہے، ڈاکٹر ادریس کی عقیدت ومحبت میں ڈوبی ہوئی تحریریں اب بھی آب حیات کے پرانے ریکارڈ میں موجود ہیں، انہی کی ایک نظم پیش خدمت ہے۔ محمود الرشید حدوٹی

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا

مَحمُودُالرَّشِیدحَدَوٹی

کی چند شاہکار تصانیف

① اسلامی نظام حیات
② اسلام کا معاشی نظام
③ اسلامی عبادات
④ اسلامی عقائد
⑤ تقابل ادیان
⑥ اسلام اور مسیحیت
⑦ اسلام اور یہودیت
⑧ اسلام اور ہندومت
⑨ کلام ربانی کی کرنیں
⑩ سفید سمندر کے ساحل تک
⑪ تپتے صحرا (سفر نامہ ٹمبکٹو)
⑫ کاروان حرمین (سفر نامہ)
⑬ سلگتے ریگزار (سفر نامہ نیجر)
⑭ دریائے نیل کے ساحل تک
⑮ جزیروں کے دیس میں (سفر نامہ)
⑯ تاریخ عزیمت
⑰ فضائل مصطفےٰ ﷺ
⑱ کلام نبوی کی کرنیں
⑲ معارف الفرقان
⑳ شاتم رسول ﷺ کی شرعی سزا
(۲۱) خطبات دعوت
(۲۲) آخری دس سورتوں کی تفسیر
(۲۳) عبرت ناک زلزلہ
(۲۴) اسلام اور عورت
(۲۵) اسلام میں عورت کا مقام
(۲۶) اسلام اور نوجوان
(۲۷) دعوت و تبلیغ
(۲۸) مطالعہ اسلام
(۲۹) اہل سنت والجماعت
(۳۰) دیوار چمن سے زنداں تک
(۳۱) گستاخ دین صحافی
(۳۲) الاحادیث القدسیہ
(۳۳) حدیقۃ الحضارہ فی العربیۃ المختارہ
(۳۴) مصباح الصرف
(۳۵) مصباح النحو
(۳۶) رشوت ستانی
(۳۷) بت شکن
(۳۸) بسنت کا تہوار

(۳۹) موت کا سوداگر
(۴۰) ایمان کے ڈاکو
(۴۱) بحر ظلمات کے ساحل تک
(۴۲) اسلام اور پیغمبر اسلام
(۴۳) غازی عبد الرشید شہیدؒ
(۴۴) فضائل مسجد
(۴۵) بے غبار تحریریں (کالم)
(۴۶) مسلمان کون ہوتا ہے؟
(۴۷) امیر عزیمت کی داستان حیات
(۴۸) مولانا ایثار القاسمی شہید
(۴۹) دردِ دل (کالمز)
(۵۰) روزہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
(۵۱) زکوۃ، صدقات، خیرات
(۵۲) حج (قرآن وسنت کی روشنی میں)
(۵۳) حج کے بعد زندگی کیسے؟
(۵۴) عورت کی حکمرانی
(۵۵) دعائے انبیاء)
(۵۶) مناجات نبوی (نبوی دعائیں)
(۵۷) مطالعہ مذاہب
(۵۸) صلاۃ وسلام علی سید الانام
(۵۹) قرآن اور حاملین قرآن
(۶۰) مطالعہ قرآن (اول)
(۶۱) مطالعہ قرآن (دوم)
(۶۲) مطالعہ قرآن (سوم)
(۶۳) مطالعہ قران (پنجم)
(۶۴) مطالعہ قرآن (ششم)
(۶۵) مطالعہ قرآن (ہفتم)
(۶۶) حضرت سیدنا صدیق اکبر
(۶۷) حضرت سید عمر فاروق
(۶۸) حضرت سیدنا عثمان غنی
(۶۹) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ
(۷۰) حضرت سیدنا حسین
(۷۱) حضرت سیدنا امیر معاویہ
(۷۲) نغمہ زنداں (جیل کی تقریریں)
(۷۳) معارف الحدیث (مجلدات)
(۷۴) نماز کتاب
(۷۵) فیضان حقانی (تبصرے)
(۷۶) مجلس ذکر
(۷۷) شان امت محمدی
(۷۸) نقوش (اداریے)
(۷۹) رمضان المبارک
(۸۰) قربانی
(۸۱) معراج النبی ﷺ
(۸۲) چہار شنبہ کی شرعی حیثیت

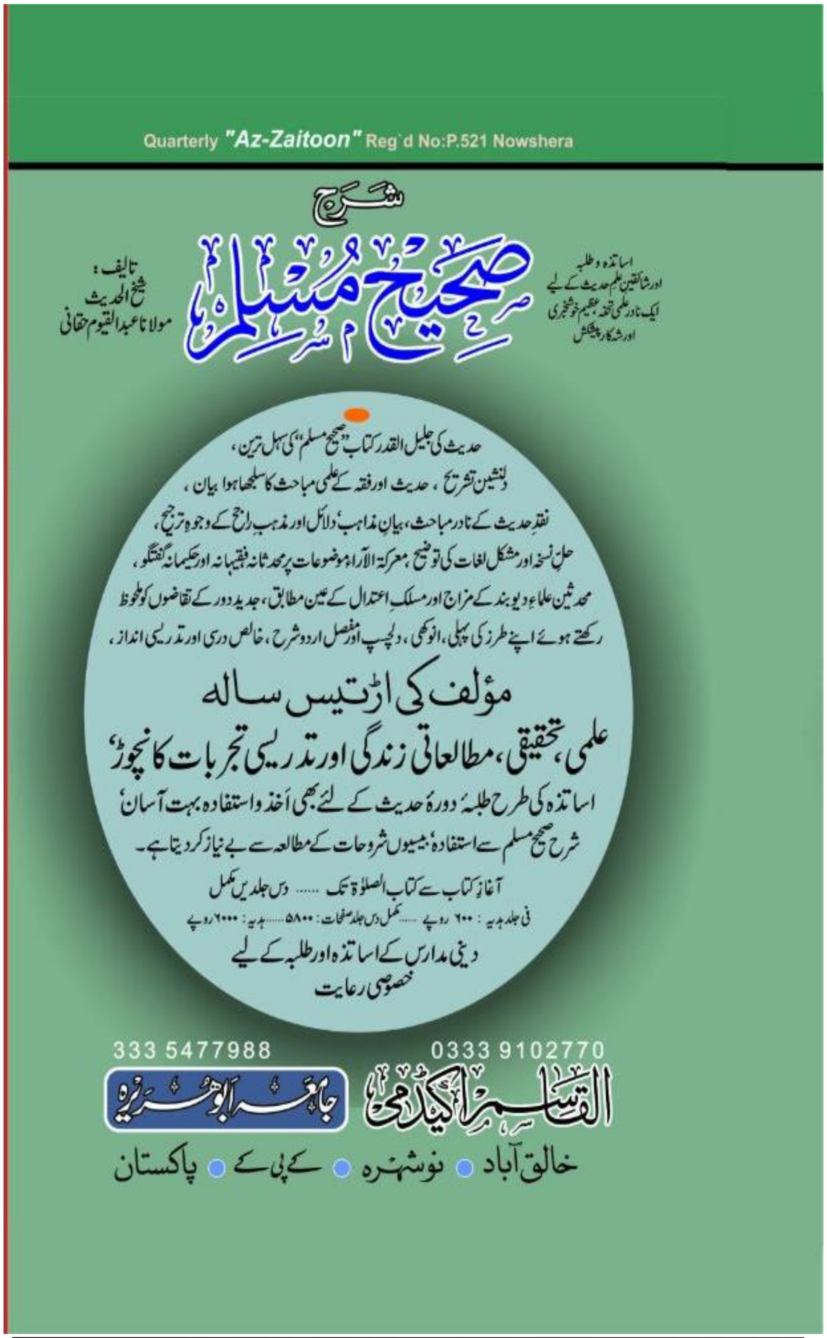
Quarterly "Az-Zaitoon" Reg`d No:P.521 Nowshera
شرح
صحیح مسلم
تالیف:
شیخ الحدیث
مولانا عبدالقیوم حقانی
اساتذہ و طلبہ
اور شائقین علم حدیث کے لیے
ایک نادر علمی تحفہ عظیم خوشخبری
اور شہکار پیشکش
حدیث کی جلیل القدر کتاب "صحیح مسلم" کی سہل ترین،
دلنشین تشریح ، حدیث اور فقہ کے علمی مباحث کا سلجھا ہوا بیان ،
نقدِ حدیث کے نادر مباحث، بیانِ مذاہب' دلائل اور مذہبِ راجح کے وجوہِ ترجیح،
حلِ نسخہ اور مشکل لغات کی توضیح ،معرکۃ الآراء موضوعات پر محدثانہ فقیہانہ اور حکیمانہ گفتگو ،
محدثین علماءِ دیوبند کے مزاج اور مسلکِ اعتدال کے عین مطابق ، جدید دور کے تقاضوں کو ملحوظ
رکھتے ہوئے اپنے طرز کی پہلی ، انوکھی ، دلچسپ اور مفصل اردو شرح ، خالص درسی اور تدریسی انداز ،
مؤلف کی اڑتیس سالہ
علمی، تحقیقی، مطالعاتی زندگی اور تدریسی تجربات کا نچوڑ'
اساتذہ کی طرح طلبۂ دورۂ حدیث کے لئے بھی اَخذ و استفادہ بہت آسان'
شرح صحیح مسلم سے استفادہ' بیسیوں شروحات کے مطالعہ سے بے نیاز کر دیتا ہے۔
آغازِ کتاب سے کتاب الصلوٰۃ تک ...... دس جلدیں مکمل
فی جلد ہدیہ : ٦٠٠ روپے ...... مکمل دس جلد صفحات : ٥٨٠٠ ...... ہدیہ : ٦٠٠٠ روپے
دینی مدارس کے اساتذہ اور طلبہ کے لیے
خصوصی رعایت
333 5477988
0333 9102770
القاسم اکیڈمی
جامعہ ابوہریرہ
خالق آباد • نوشہرہ • کے پی کے • پاکستان

قرآنی آیات، نبوی ارشادات، صحابہؓ و اولیاء اللہؒ کی حکایات، عبرت آموز و بصیرت افروز واقعات، دعوت و تبلیغ کا کام کرنے والے رضاکاروں کے لیے تحفۂ نایاب، تبلیغ کا مقامی و بیرونی کام کرنے والوں کے لیے مشعلِ راہ، تبلیغی جماعتوں کے لیے زادِ راہ
خطباتِ دعوت
تالیف
محمود الرشید حدوٹی
مدیر اعلیٰ آبِ حیات
مکتبہ آبِ حیات
0300-9458876 , 042-7580051